460

سلسلہ دائرہ ادبیہ نمبر ۱۱

تذکرہ

خواتین انگورہ

مؤلفہ

مُلّا توحیدی

دائرہ ادبیہ لکھنؤ نے

اپنے پریس

مطبع ادبیہ لکھنؤ میں چھپوا کر شائع کیا

سنہ ۱۹۲۳ء

نسخہ اول عہ

لوزان کانفرنس

135971

مشرق قریب کی یہ کانفرنس جس نے جولائی ۱۹۲۳ء میں ترکی عہدنامہ صلح مرتب کیا سیاسیات عالم کا عظیم الشان تاریخی ہنگامہ تھا جہاں دنیا جہان کے بلندپایہ سیاستین کامل چھ ماہ تک مصروف مذاکرہ رہے۔ اس کانفرنس کے اہم مباحث سیاسی لٹریچر کا نادر ذخیرہ ہیں چنانچہ سیاسی ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے عموماً اور ترکی سیاسیات کے دلدادہ حضرات کے لئے خصوصاً ہمارے دائرہ کے رکن ملا توحیدی نے اس کانفرنس کے اہم مباحث کو نہایت ترتیب کے ساتھ ایک کتاب کی صورت میں جمع کردیا ہے، اسکے آخر میں ترکی اور دول یورپ کا مفصل عہدنامہ ہی۔ اس کانفرنس کی تمام کارروائیوں کو یورپ کی ہر زبان نے کتابی شکل میں جمع کیا ہے، اب اردو زبان میں یہ گراں سیاسی ذخیرہ دائرہ ادبیہ پیش کرتا ہے، خواستگار حضرات جلد درخواستیں بھیجدیں

المشتہر

مینیجر دائرہ ادبیہ لکھنؤ

انتساب

ملک و ملت کیلئے جسطرح ترکی قوم کی قربانیان اور اُس کے حیرت زا کارنامے ایشیا کیلئے سرمایۂ عبرت ہین ایسطرح حامل خلافت ترکی قوم کے ہمدرد و غمگسار اور ملک و ملت کے سچے مونس عالیجناب ناصر الاسلام میان محمد حاجی جان محمد چھوٹانی صدر مجلس مرکزیہ خلافت ہند کا فداکارانہ جذبۂ ایثار و عمل کتاب ہذا کے موضوع سے ایک قریبی اور امتیازی نسبت رکھتا ہے اسلئے مین بکمال عقیدت اپنی اس ناچیز کتاب کو ناصر الاسلام سیٹھ صاحب ممدوح کے نام نامی پر معنون کرنے کی عزّت حاصل کرتا ہون

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

عقیدت کیش

"توحیدی"

ذخیرہ محمد اقبال لاہور

Marfat.com

مقدمہ

اللہ اکبر

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی دنیا کی گذشتہ تباہی اور مسلمانان عالم کی موجودہ ابتری کا اصل باعث اگر اون حروب صلیبیہ کو کہا جائے جو بعض متعصب مغربی افراد کی کج مج دماغی کا نتیجہ تھیں، تو میں کہونگا کہ یورپ کی تمام تر طاقت بھی اس مقصد مین کامیاب نہو سکی، اور مغرب کی مجموعی قوت مسلمانون کو دنیا سے ناپید کرنے مین آج بھی قاصر و ناکام ہے، لیکن مجھے اس امر کے اعتراف میں تامل نہیں کہ یورپ نے اسلامی دنیا پر جو سب سے نمایاں فتح حاصل کی وہ اسلامی اقوام کی اجتماعی روح فنا کر دینا اور اون میں افتراق و انتشار پیدا کرا دینا ہے۔ مسلمانوں پر یورپ کا یہ وہ تباہ کن حملہ تھا جس نے بالآخر آج مسلمان ایسی تابناک روایات کی حامل قوم کو ذلت و خواری کے تاریک غار میں ڈھکیل دیا، لیکن بجا... کر میں مسلمانوں کی واژگوں طالعی کے اسباب مغرب کے سر ... مجھے خود مسلمانوں میں اس قدر اہم اور شرمناک کوتا... اون کے سامنے یورپی اقوام کا بغض و عناد کوئی چیز...

Marfat.com

مسلمانان عالم کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کی تو خود مسلمانوں نے اس روح فرسا عمل کا کیا رد کیا؟ کچھ نہیں۔

میرے نزدیک بغداد و قرطبہ اور آج مصر کے عظیم الشان اسلامی جوامع کی شکست و برہمی نے عالم اسلام کو اسقدر نقصان نہیں پہونچایا جس قدر [illegible] جامعہ خلافت سے دوری نے مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا، مسلمانوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہمیشہ ایک مرکز و جامعہ سے متعلق رہ کر دین و دنیا کی سعادتیں حاصل کریں، اور یہ مرکز و جامعہ خلافت اسلامیہ تھی، لیکن قطع نظر خلافت راشدہ اور دیگر اسلامی خلافتوں کے جب یہ سعادت اندوز ورثہ آل عثمان میں منتقل ہوا تو معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مسلمانان عالم کا نصیب ہی اولٹ دیا گیا، اور ان میں اس مسعود و مبارک جامعہ سے بُعد و جدائی کے اسباب پیدا ہونے شروع ہو گئے

تاریخی اعتبارات گو ابتداً خلافت عثمانیہ سے سلاطین اسلام کو گونہ ربط و علاقہ رہا لیکن اس آخری صدی میں مسلمانان ہند نے خصوصیت سے مرکز خلافت کو جس قدر فراموش کیا اوس کا اندازہ مسلمانان ہند کی تاریخ کے اون صفحات سے ہو سکتا ہے جو اون کی بدنصیبی سے سیاہ ہو رہے ہیں تم دور نہ جاؤ صرف ۱۹۰۵ء کے زمانہ سے قبل پر نظر ڈالو اور غور کرو کہ کتنے ہندی مسلمان تھے جو خلافت عثمانیہ کی عظمت و برگزیدگی اور اوس کے احکام و فرامین کو اپنی نجات و سربلندی کا باعث سمجھتے تھے اور اس دینی مرکز سے ربط و تعلق کیلئے بیقرار تھے، شاید کہا جائے کہ

Marfat.com

آج سے بیس برس قبل خود خلفاے عثمانیہ نے ہمیں بھلا دیا تھا اور انہوں نے ہمیں اس مرکز سے وابستگی کے لئے مخصوص دعوت نہیں دی، اس کے جواب میں تمام سیاسی اسباب سے قطع نظر میرے پاس ۱۹۰۶ء سے لیکر ۱۹۱۲ء تک کے وہ "سفر نامے" ہیں جو مسلمانان ہند کے ذمہ دار افراد نے مرکز خلافت میں حاضر ہو کر لکھے ہیں، ان سفر ناموں سے مسلمانان ہند اور خلیفۂ عثمانی کے تعلقات پر جو روشنی پڑتی ہے اوس سے یہ اندازہ ہوگا کہ عثمانی خلیفہ اسلامی ہند کی فلاح و بہبودی کا کہاں تک دلدادہ تھا، اور مسلمانان ہند کو اپنے اس مرکز و جامع اور اس آسمانی امانت کی حامل قوم سے کہاں تک عشق و شیفتگی حاصل تھی؟

میں نے کتاب ہذا میں ترکی خواتین کے قدیم دور ترقی کے حالات معلوم کرنے کے لئے کوئی ۲۰ سفر نامے پڑھے اور کوشش کی کہ مجھے اردو زبان ہی میں ایسا سفر نامہ مل جائے جس میں ترکی خواتین کے حالات وضاحت سے جمع کئے گئے ہوں مگر آہ کہ میں اس مقصد میں ناکام رہا، اور ان اردو سفر ناموں کے مطالعہ سے مجھے جو دماغ سوز تکلیف پہونچی اوسکی شرح یہ ہے۔

۱۔ کسی ہندوستانی سیاح نے ترکی ممالک اور ترکی قوم کے حالات کو اوس عقیدت و شیفتگی سے نہیں لکھا جیسا کہ ایک پکے موحد کو درسعادت کے حالات لکھنا چاہئے۔

۲۔ ان مسلمان سیاحین نے ترکی حالات کو اسقدر سرسری اور سطحی انداز

میں بیان کیا ہے گویا وہ ایک وحشی اور غیر متمدن ملک میں پھونچکر اپنے روزنامچے اصولاً بھر رہے ہیں۔

۳- بہ اعتبار جامعیت اگرچہ بعض سفرنامے اچھے لکھے گئے ہیں لیکن پھر بھی اصولی اور قومی نقطۂ نظر سے یہ ناکافی ہیں، ایسے سفرنامے جن کا مقصد درسعادت کے حالات کو بخوبی بیان کر کے خلافت عثمانیہ کی محبت اور اوسکی حکمران حیثیت کو نمایاں کر کے عالم اسلام کو اوسکی طرف مخاطب کرنا ہو بہت کم ہیں، البتہ "بیگم صاحبہ جنجیرہ" کا سفرنامہ ایسا دیکھا گیا جسکی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ سیاح کو اس قوم اور اوسکی تمدنی اور کاروباری زندگی کے تمام شعبوں سے ایک خاص شغف ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ یہ قوم میری سفرنامہ کے ذریعہ دنیا میں ایک ممتاز حیثیت کے ساتھ نمایاں ہو۔

۴- اس کے خلاف ان مسلمان سیاحین نے یورپی ممالک اور یورپی نظام حکومت پر جس وضاحت سے قلم اوٹھایا ہے اور جس ثنا و مدحت کی ساتھ یورپی حالات جمع کئے ہیں اون سے اون کی یورپ پسندی کا واثق اور کامل ثبوت ملتا ہے جو شاید ایک پکے عیسائی کو بھی حاصل نہو گا۔

مذکورہ حالات اور جغرافی روکاوٹوں کے ساتھ ساتھ ہمارے ذرائع معلومات کی ان خرابیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہم ایشیا کی اس بلند مرتبہ اور ترقی یافتہ قوم کی رہنمائی سے محروم ہو گئے۔

Marfat.com

اب مذہب و قومیت کو تھوڑی دیر کے لئے بالائے طاق رکھ کر اگر منصفانہ حیثیت سے دیکھا جائے تو بھی میں کہوں گا کہ تمام ایشیا میں ترک ہی وہ عملی قوم ہے جس نے عروج و کمال اور تہذیب و ترقی کے ایسے نمونے پیش کئے ہیں جن میں ایشیائی اقوام کی بیداری اور اون کی تہذیب و ترقی کے ان گنت ذرائع مضمر تھے، آج ایشیا خصوصاً ہندوستان اپنے ہم وطن جاپان کی جس حیرت خیز ترقی کی تقلید کے لئے بےچین و مضطرب ہے، ترکی اس سے کئی صدی پہلے عروج و کامرانی کی ایسی شاہ راہیں پیش کر چکا ہے مگر ایشیا نے کبھی اوس کی طرف توجہ نہ کی مجھے اس سے بحث نہیں کہ ترکی سیاسیات میں مسلمانوں کو کیا کچھ کرنا چاہئے تھا بلکہ مجھے تو یہ کہنا ہے کہ بہ اعتبار "تہذیب و تمدن اور داخلی اصلاحات" میں اگر کوئی ایشیائی قوم ہمیں عروج و ترقی کا راستہ بتلا سکتی ہے تو وہ قوم ترک ہے جو صدیوں سے "علوم و معارف حرف و صنائع اور معاش و معاد" کے تمام شعبوں میں حیرت ناک اصلاحیں کر چکی ہے۔

اس طویل تمہید سے میرا یہ منشا ہے کہ اگر گذشتہ غفلت نے تمہیں اس متمدن اور شاہنشاہی اقتدار رکھنے والی ایشیائی قوم کی تقلید پیروی سے دور رکھا تو آؤ کہ آج پھر یہ ذی حوصلہ قوم اٹھی ہے اور اوس نے نہ صرف ذاتی معاملات بلکہ تمام ایشیائی برادری کے لئے "ایثار و عمل" اور "تہذیب و ترقی" کا ایک قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے، اور ترکی کے قائد جلیل اور مصلح محترم فیلڈ مارشل

مصطفےٰ کمال پاشا کی زیر نگرانی اس بلند ہمت قوم نے جو جد وجہد شروع کی ہے اوس میں ایشیا بالخصوص اسلامی ہند کی لاکھوں اندرونی اور تمدنی کامگاریاں پوشیدہ ہیں پس اگر ترکوں کی اس جدید تحریک سے تمام سیاسی حصے نکالکر صرف اندرونی اور داخلی ترقی کے پہلو ہی کو سامنے رکھا جائے تو ترکوں کے حسب ذیل مدارج زندگی اس قابل ہیں کہ اون کی کامل اتباع کیجائے۔

۱- ترکوں کی مذہبی شیفتگی جس کا ثبوت اونہوں نے اس جدید تحریک میں متعدد بار پیش کیا ہے۔

۲- ترکوں کی علمی ترقی اور دلدادگی جس کے نمونے تھیں، سمرنا، انگورا، الطنہ، بالسکر اور۔ اورنجان کے اون علمی و اقتصادی مدارس میں ملیں گے جن کی بنیادیں ترکوں نے اس نہایت کٹھن آزمائش اور ہولناک جنگ کے زمانہ میں رکھی ہے اور اس نسبت سے ترکوں نے موجودہ جد وجہد کے سلسلہ میں اپنی عورتوں کو دنیاوی امور اور ترقی میں جس حیرت افزا انداز میں شریک عمل کیا ہے وہ اسلامی ہند کے لئے عبرت و بصیرت کا ایک قابل عمل نمونہ ہے۔

میں نے روزنامہ اتفاق کے زمانہ ایڈیٹری میں ایک ایڈیٹوریل مضمون میں کہیں یہ لکھدیا تھا کہ۔

"مستقبل قریب میں ترکی خواتین ہندی خواتین کی اوستاد بنیں گی"

اسپر ایک مقامی ہندو اخبار نے یہ جلا بھنا آوازہ کسا تھا کہ "

"اخبار" اتفاق" کے نوجوان ایڈیٹر کو ہندوستان
میں ترکی کے خواب نظر آتے ہیں"

لیکن آج جو لوگ مصری خواتین کی تازہ بتازہ جد وجہد کے اہم پہلوؤنکو جانچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح ترکان انگورہ کی تحریک نے سارے ایشیا کو بیدار کردیا اوسی طرح مصری خواتین کا مردوں کے دوش بدوش جد وجہد میں حصہ لینا محض اون ترکی خواتین کی تقلید ہے جنہوں نے اناطولیہ کے میدانوں میں ایثار و عمل کے وہ نادر نمونے پیش کئے ہیں جنپر ترکی تاریخ کے صفحات ابدالآباد تک جگمگاتے رہیں گے،

میں کہتا ہوں اور بہ دلائل کہتا ہوں کہ ترکی خواتین کے موجودہ کارناموں اور خدمات نے ہندی خواتین خصوصاً مسلمان عورتوں کے لئے ایک شاہراہ ترقی پیش کی ہے اور قطع نظر اون کی سیاسی جد وجہد کے اگر تم اون کی علمی و معاشی خدمات ہی کو معلوم کروگے تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ ترکی خواتین نے نہ صرف ایک طریق عمل ہی پیش کیا ہے بلکہ اونہوں نے اپنے اعمال و کارناموں سے اسلامی ہند کے اوس نہایت ہی قدیم اور ناقابل انفصال مسئلہ کا فیصلہ کردیا ہے جسپر اسلامی ہند میں آج تک اختلاف و تذکرہ قائم ہے اور وہ مسئلہ پردہ ہے جس کے رواج و عدم رواج پر اسوقت تک علمائے ہندوستان میں بحث و مکالمہ ہو رہا ہے، لیکن ترکوں نے جس مذہبی احترام و پابندی کے ساتھ اپنی عورتونکو

دنیا کے تمام شعبوں میں شریک و داخل کیا اوس کے کامیاب نمونے تمھیں کتاب
ہذا کے آنے والے صفحات میں ملیں گے۔ ترکی عورتوں نے موجودہ جدوجہد میں
جس جوش و قابلیت سے حصہ لیا ہے اوس کا ایک حوصلہ فزا ثبوت یہ ہے
کہ اونھوں نے اسی ہزار کی تعداد میں میدان جنگ کی آتش فشانیوں میں
اپنے مردوں کے ہدوش ملک و مذہب کی حفاظت کا مقدس فرض ادا کیا،
اور دوسرا ثبوت یہ ہے کہ جب فتح ایشیاے کوچک کے بعد ترکان انگورہ
اندرونی اصلاحات میں مصروف ہوے اور ۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۳ء کو سمرنا
میں زیر صدارت فاتح ازمینہ مارشل کاظم قرہ بکر پاشا ترکی اقتصادی کانفرنس
ہوئی تو اوس میں پانچ سو ترکی عورتیں بطریق ڈیلیگیٹ شریک ہوئی تھیں
مطلع انگورہ گورنمنٹ کے دوسرے شعبوں میں جسقدر عورتیں کام کر رہی ہیں
اون کی فہرست یہ ہے۔

۱۔ محکمہ تعلیمات عامہ	۷۳۵
۲۔ محکمہ ٹیلیگراف	۳۰۱
۳۔ شفاخانے	۱۴۷۹۳
۴۔ باربرداری	۹۵۹
۵۔ متفرق دفاتر	۵۰۴۳ ؁

ے المقطم مصر۔ بحوالہ بنی گون انگورہ

گویا ترکی عورتوں نے جس طرح میدان جہاد میں عہد سعادت کی مجاہد خوانین کے ایثار و عمل کو زندہ رکھا اوسی طرح وہ آج تمدنی و معاشی معاملات میں مردوں کے شانہ بہ شانہ شریک عمل ہیں۔ لہذا ہندی خواتین خصوصاً مسلم عورتوں کے لئے میں نے اس کتاب میں جن ترکی عورتوں کے حالات فراہم کئے ہیں اون میں عروج و ترقی اور کسب علوم و معارف کے ایسے درخشاں نمونے ملیں گے جو ہندی عورتوں کی تقلید عمل کے قابل ہیں اور یہی سبب ہے کتاب ہذا کی تالیف کا۔

ماخذ جن ارباب علم کو غلام ہندوستان کے علمی ذوق کی موجودہ حالت کا اندازہ ہے اون کے نزدیک اردو مصنفین کی مشکلات بھی مسلم ہیں، ظاہر ہے کہ کسی تالیف کیلئے بغیر کسی اقتباس و التقاط کے کام نہیں چلتا، خصوصاً ترکی کے تازہ انقلاب کے لئے سوائے اخبارات کے کوئی ایسی مستند کتاب نہیں جس سے کوئی مولف فائدہ اوٹھا سکے لہذا میرے لئے بھی چارہ کار یہی تھا کہ کتاب زیر بحث کے لئے میں بھی اخبارات ہی سے استفادہ کروں، چنانچہ ایسا ہی کیا اگرچہ میرا عقیدہ ہے کہ اخبارات کی فراہم کردہ معلومات غلط نہیں ہوتیں لیکن میں طبعاً ،، کامل تحقیق ،، اور ،، صحیح استناد ،، کا عادی ہوں لہذا اسی لئے مجھے کتاب ہذا کی تالیف میں دماغ سوز تکالیف برداشت

Marfat.com

کرنی پڑیں، اور میں نے جب خالدہ ادیب خانم اور آپ کی بہن نگار آدیب خانم اور رضیہ خانم کے حالات مرتب کرنے تو مجھے ان حالات میں بعض امور کے متعلق شک تھا لیکن ہندوستان میں رہ کر کسی ترکی خاتون کے متعلق صحیح اطلاع حاصل کرنا جسقدر ناممکن ہے وہ ظاہر ہے اس لئے مذکورہ خواتین کے متعلق میں نے اپنے بعض ایسے دوستوں کو تکلیف دی جن کا علم ترکی معاملات میں مسلم و مستند ہے میں نے اپنے محترم بھائی مولوی سید سلیمان ندوی ایڈیٹر معارف سے رضیہ خانم مقیم سوئیٹزرلینڈ کے حالات طلب کئے کیونکہ مولوی صاحب ممدوح بذات خود سوئیٹزرلینڈ میں ترکی مبلغین سے ملکر آئے ہیں اور ممدوح نے براہ عنایت شفقت میری دوسری کتاب "تاریخ انگورہ" کیلئے جسقدر کثیر مواد عطا فرمایا ہے اوسپر میں ممدوح کا شکر گذار ہوں، آپکے ذریعہ رضیہ خانم کے متعلق میرا شک رفع ہو گیا، محترمہ خالدہ ادیب خانم اور آپ کی بہن نگار آدیب خانم کیلئے میں نے اپنے قدیم کرم فرما مولوی سید سجاد حیدر یلدرم، بی۔ اے، رجسٹرار انگلو مسلم یونیورسٹی علیگڈہ کو لکھا کہ مولوی صاحب ممدوح کو ترکی لٹریچر خصوصاً خالدہ محترمہ کے ادبی کارناموں سے جسقدر واقفیت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں مذکورالصدر حضرات کے بعد میں نے اپنے اون علم پسند دوستوں کو بھی لکھا جن کے ساتھ مجھے اخباری لائن میں کام کرنے کا اتفاق ہوا ہے، میں ممنون ہوں کہ ان دوستوں نے بھی مجھے کافی امداد بہم پہونچائی خصوصاً شفیقی ہاشمی بی۔ اے چیف ایڈیٹر اخبار "اخوت"

Marfat.com

یہ استقلال،، نے مجھے مشورہ دیا کہ میں اپنی کتاب کے لئے ایڈیٹر صاحب "مسلم
اسٹنڈرڈ"، لنڈن کو لکھوں چنانچہ میں نے نومبر ۱۹۲۲ء میں ایڈیٹر صاحب
"مسلم اسٹنڈرڈ لنڈن،، سے ترکی خواتین کے حالات دریافت کئے، جب
لنڈن خط روانہ کر چکا تو مجھے اپنے ایک اور فاضل دوست یاد آئے جو کسی وقت
میرے ساتھ دہلی کے ایک اخبار میں کام کرتے تھے اور آج کل وہ جرمنی میں مقیم
ہیں میں نے انہیں بھی خط لکھا اور انہوں نے مجھے ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء کو مقام
ہیمبرگ سے مفصل خط لکھا جو مجھے یکم فروری ۱۹۲۳ء کو ملا، اسی طرح میں خوش
ہوں کہ سوائے میرے ایک باضابطہ کاہل دوست مولوی محمد احمد خان صاحب
ایڈیٹر اخبار زمیندار کے باقی تمام احباب نے نہایت حوصلہ افزا جواب دیئے
خاصکر لنڈن و جرمنی سے جو معلومات مجھے حاصل ہوئیں وہ اسقدر مفصل اور
دلچسپ ہیں کہ میں نے خواتین انگورہ کا دوسرا حصہ لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اب میں محترم
بھائی مولوی سید سلیمان ندوی اور مولوی سید سجاد حیدر یلدرم، بی۔ اے، کے
خطوط درج کرتا ہوں جو ممدوحین نے کتاب زیر بحث کے متعلق مجھے لکھے ہیں ان
خطوط سے، میری تحقیق اور فراہم کردہ حالات کیلئے میری محنت و کوشش کا اندازہ
ہوسکتا ہے، خطوط یہ ہیں۔

(از دار المصنفین اعظم گڈھ)

محترم السلام علیکم

خواتین اتراک کا حال تو مجھے نہیں معلوم، فاطمہ رضیہ خانم سے میں،،

واقف نہیں پیرس میں ڈاکٹر بہزاد آفندی کی ایک بھتیجی مجھے ملی نہیں
وہ وہاں پڑھتی تھیں،،

والسلام
سید سلیمان ۱۲؍ فروری ۱۹۳۶ء

(از مسلم یونیورسٹی علیگڈھ)

مکرمی، تسلیم عرض ہے

خالدہ خانم کے مفصل حالات بمبئی کرانیکل میں کوئی ایک ماہ سے زائد ہوا چھپے ہیں اوس سے بہتر مضمون ان کے متعلق میری نظر سے نہیں گذرا اس کے بعد وہ مضمون ہے جو سالک صاحب نے ایک سال ہوا مخزن میں چھپوایا تھا۔

میرے پاس خالدہ خانم کی دو تصنیفیں ہیں "خراب معبدلر" "سویہ طالب" "خراب معبدلر" (یعنی ویران صنمخانے) یہ مختصر حکایات اور مضامین کا مجموعہ ہے۔ "سویہ طالب"، ایک ناول ہے جس میں اوس زمانہ کا ذکر ہے جبکہ نوجوان ترکوں نے سلطان عبدالحمید خاں مرحوم کو تخت سے اوتارا تھا،

میں جب ۱۹۱۱ء میں قسطنطنیہ گیا تھا تب یہ دونوں کتابیں (مجملہ اور کتابوں کے) خریدی تھیں، ہاں علاوہ ان حالات کے جو اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں یہ میں بتا سکتا ہوں کہ خالدہ خانم کی

دوسری شوہر ڈاکٹر عدنان بے ہیں جو حکومت انگورہ کی طرف سے
قسطنطینیہ کے گورنر مقرر ہو کر حال ہی میں قسطنطنیہ پہونچے ہیں۔
نگار خانم کے متعلق مجھے کچھ حالات معلوم نہیں۔ ہمایوں میں جو
مضامین خالدہ خانم کے میں نے شائع کرائے ہیں اون کا ماخذ
خراب معبد لرہے ،،

۲۰ فروری ۱۹۲۳ء خاکسار

سید سجاد حیدر

مذکورہ خطوط ہندوستان میں میری آخری تحقیق ہیں، ان کے بعد
میرے بعض اور دوستوں نے اس کتاب کے متعلق جو امداد عطا فرمائی اُن میں اوستاد
حضرت مولوی محمد حسین محوی صدیقی صدر دائرہ ادبیہ لکھنؤ کا شکر گذار ہوں جن کی
شفقت و حوصلہ افزائی کے ذریعہ آج یہ کتاب ناظرین کے ملاحظہ میں پھونچ رہی ہے حقیقتہً
مولوی صاحب کی ذات اُردو زبان کے لئے کہاں تک مفید ہے اس کا جواب
لکھنؤ کا دائرہ ادبیہ کانپور کا حلقہ ادبیہ اور اس کا مجلہ ماہی الادب، کافی ہے جو مولوی صاحب
ممدوح ہی کی نتائج فکر ہیں آپ کے بعد میرے بہنوئی ڈاکٹر ادریس فاروقی کے لئے دعائے
مغفرت ہے کہ مرحوم نے اپنی وفات سے چند دن پہلے مجھے اس کتاب کے لئے
ولائتی اخبارات کا کافی ذخیرہ عطا فرمایا تھا، آہ کہ آج ادریس نہیں ہیں
جو اپنی محبوب کتاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔

Marfat.com

اور جس کی موت نے میرے دماغ کو جو صدمہ پہونچایا اوس کا اثر یہ ہے کہ میں
کتاب ہذا کو اون کی فرمائش کے موافق مکمل نہ کر سکا ۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں
تھیں مرنے والے میں!!

آخر میں مجھے اپنی کتاب کے بعض اسقام کا اعتراف کرنا ہو جن کی تلافی بشرط
زندگی آئندہ ایڈیشن میں ہو گی۔

خاکسار

توحیدی عرف ملا رموزی (بھوپالی)

یکم اگست ۱۹۲۳ء

Marfat.com

ترکی خواتین کا دورِ ترقی

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ " ترکی خواتین کی عہد حاضر میں حیرت افزا
قربانیاں اون کے کسی فوری اشتعال و ولولہ کا نتیجہ نہیں ہیں اون
کے اوس دور کا مختصر سا ذکر کرنا چاہتا ہوں جسے ترکی خواتین کے صحیح
نشو و ارتقا، اور تہذیب و ترقی کا اصل زمانہ کہا جا سکتا ہے، اور
اور حقیقت میں یہی وہ اگلا دور ہے جس میں ترکی قوم و حکومت اپنی
عورتوں کو تہذیب و تمدن میں مساوی حصہ لینے کا موقع دیا، گویا موجودہ
جدید ترکی "جد وجہد میں جو گرانبہا یہ خدمات ترکی عورتوں نے انجام دیں
وہ اس کے لئے آج سے کئی سال پہلے تیار کی گئی تھیں،

مخالفین ترکی تو بجاے خود پوری ترکی قوم پر الزام دھرتے ہیں
کہ "وہ یورپ میں متمدن اقوام کے دوش بدوش حکمرانی کے قابل نہیں"
لیکن ذیل کے حالات بتلائیں گے کہ جس قوم نے اپنی عورتوں کے ارتقا
اور دماغی علوم تبت کے لیے بکمال فراخ حوصلگی وسائل فراہم کیے ہوں

Marfat.com

وہ دنیا میں متمدن اقوام کے ہم پلہ کن شاہنشاہی امور میں مساوی نہیں ہو سکتی۔

اگر آج سے پچیس برس پہلے ترکی اور اسلامی ہند کے ربط و تعلق کی تاریخ پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی ہند میں مشکل سے پچیس فیصدی بھی ایسے مسلمان ملیں گے جو ترکی حکومت اور ترکی قوم کو اس عظمت و محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے جس طرح وہ آج ترکی پر جان و مال سے فدا ہیں، گویا اسلامی ہند اور ترکوں کے باہمی پرخلوص تعارف کا زمانہ طویل نہیں بلکہ یوں کہئے کہ جب ترک ہلاکت و بربادی کی آخری حدود پر پہونچ گئے خصوصاً مقام خلافت کے سقوط نے ہو طے مسلمانان ہند کو ترکوں سے روشناس کرایا پس اس مناسبت سے مسلمانان ہند نے ترکوں کو سب سے پہلے اوس وقت پہچانا جب ترکوں میں دور عہد دستوریت کا آغاز و افتتاح ہوا جسے آج تقریباً ۱۵ برس کا عرصہ ہوتا ہے، اور ٹھیک اسی طرح ترکوں کے عہد ترقی اور اون کی دماغی عروج و کمال کا زمانہ بھی اگرچہ مختلف تباہ کن دور اختیار کرتا رہا لیکن اصل میں اون کے قومی عروج و ارتقاء اور نشو و اصلاح کا زمانہ بھی یہی "عہد دستوریت" ہے، گویا ترکوں نے بھی اپنی ذلت و مسکنت کو اسی زمانہ میں محسوس کیا، اگرچہ ترکوں کو ترقی کی طرف مائل کرنے والا سبب کوئی غیر معمولی حادثہ

نہ تھا بلکہ وہی "دائمی ارتقار" تھا جو انسانی علو و بلندی کا رہبر ہوا کرتا ہے تاہم
اُن کے ان ترقی کن خیالات سے مسلمانان ہند اوس وقت واقف
ہوئے جب وہ انہی اصلاحی جذبات کی بنا پر جنگ بلقان و طرابلس میں الجھا
دیئے گئے یہ حقیقت ہے کہ جنگ بلقان سے پہلے بھی ترکوں میں طبعاً اپنی داخلی
و خارجی اصلاح کے خیالات پیدا ہوگئی تھی اور اون کی ایک "نوجوان جماعت"
تھی جو طریق حکومت کو جدید اصول پر بدل دینے کی موید و حامی تھی اور
یہ اسی جماعت کا اثر تھا جس نے بالآخر ایک خونریز جد و جہد کے بعد ترکی
حکومت کے شخصی تفوق کے تباہ کن اور مستبدانہ اثرات سے قوم کو بچالیا،
اور اب وقت آگیا کہ ترک بھی اقوام عالم کے دوش بدوش اپنی اصلاح
کریں، لیکن قطع نظر اون تمام روکاوٹوں سے جو ترکوں کے اوس اندرونی
اور قومی اصلاح و ترقی کے راستہ میں یورپ نے پیدا کیں۔ وہ حقیقۃً نہایت
بلند حوصلگی سے اپنی داخلی اصلاح میں مصروف ہو گئے تھے، اور یہ اسی
جذبہ کا نتیجہ ہے کہ ترکی کے جس دور کو "عہد جہالت" کہا جاتا ہے وہ اسی
دور ہی میں اپنے قوائے عملی کو کارآمد بنانے میں محو و منہمک تھے،

ترکوں کا یہ وہی عہد جاہلیت ہے جبکہ اونہوں نے اپنی عورتوں کو
عظیم الشان پیمانہ پر ترقی و تمدن اور علوم و معارف کے حصول کے لئے
آزادی عطا کی، یہ وہی دور جاہلیت تھا جب ترکی عورتیں ترکی مردوں کی

ہمدوش اپنی دماغی تربیت میں شریک و منہمک ہوگئی تھیں، اور بربنا ے دلائل و واقعات میں نہایت بلند آہنگی سے کہ سکتا ہوں کہ جن ترکی عورتوں نے موجودہ جدوجہد میں عدیم النظیر خدمات انجام دیں یہ تمام تر اثر اسی دور اصلاح کا ہے جبکہ ترک نسوانی مراعات میں بخیل کہے جاتے تھے، اب میں بعض ایسے حوالے نقل کرتا ہوں جن سے ترکی خواتین کی بیداری اور اون کی ترقی کے ابتدائی حالات کا اندازہ ہوگا اور صرف اسی حوالہ سے ترکی خواتین کے دور بیداری اور ترکوں کے اصلاحی خیالات کی تاریخ معلوم ہوگی یہ مضمون ایک عیسائی عورت مس بلزنٹ کا لکھا ہوا ہے جسے پیرس کے نامور رسالہ ”ایشیا“ سے نقل کیا جاتا ہے،

مس بلزنٹ وہ انصاف پسند عیسائی عورت ہے جو عرصہ تک قسطنطنیہ کے سرکاری کالج میں پروفیسرہ چکی ہے اور ترکی تہذیب و ترقی اور معاشرت سے بخوبی واقف ہونے کے ساتھ ساتھ ترکوں کے اون ترقی کن خیالات سے کامل طور پر واقف ہے جو اون کے دماغ میں نسوانی اصلاح و آزادی کے لیے برسوں پہلے پیدا ہو چکے تھے، ذیل کے مضمون میں خاتون مذکور نے ترکی خواتین کی علمی سرگرمیوں پر ایک جامع نظر ڈالی ہے جس کے دو حصے ہوسکتے ہیں،

حصہ اول اس امر سے متعلق ہے کہ خود ترکی حکومت نے خواتین

Marfat.com

کی تعلیم و ترقی کے لئے کیا کچھ کیا؟

حصہ دوم میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ عوام ترکی نے اپنی عورتوں کو تہذیب جدید کے اصول پر تعلیم دلانے میں کس دلچسپی کا اظہار کیا؟ یہی وہ دو حصے ہیں جنپر خاتون مذکور نے بکمال جامعیت مضمون لکھا ہے۔ اس مضمون سے ترکوں کی معارف پسند طبائع کا صحیح اندازہ ہوگا مضمون یہ ہے،،

فرقہ اناث کی تحریک دنیائے اسلام میں گذشتہ صدی کے تقریباً وسط میں پہلے مصر میں اور پھر کوہ قاف کے دامن میں شروع ہوئی یہ تحریک چند مہذب شخصوں کی مخالفت اور ہجو کے پیرایہ میں اس اصول کے متعلق تھی کہ ترقی اسوقت تک ناممکن ہے جب تک کہ عورتیں قعر مذلت اور جہالت میں پڑی ہوئی ہیں، یہی تحریک کچھ مدت بعد ترکی میں بھی شروع ہوئی اور وہاں اس نے بڑی ترقی کی ہے کیونکہ جب سے سنہ ۱۹۰۹ء کی دستوری حکومت برسرکار ہے عورتیں اپنے حقوق کے لئے برابر جدوجہد کر رہی ہیں مس بلکنزنٹ نے مندرجہ ذیل فقرات اخبار "منسر ورلڈ"، کے حال کے ایک نمبر سے لئے ہیں اور جن سے اس جانبازانہ روح کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے جس نے ترکی عورتوں کو اپنی آزادی کیلئے

امادہ سعی وجہد کردیا، یہ اخبار "انجمن تحفظ" حقوق نسواں ٹرکی کا ترجمان ہے،" اس میں لکھا ہے کہ

اگر حقیقی خوشی حاصل نہ کرسکیں تو اس میں قسمت کا کیا قصور ہے، قصور تو ہمارا ہے، مرد آج صاف طور پر دیکھ رہے ہیں اور ایسا پیشتر شاید ہی ہوا ہو کہ آئندہ سالوں میں ہماری قوم کی کامیابی اور فلاح و بہبود کا انحصار زیادہ تر ہم پر یعنی اپنی نسل کی ماؤں اور لڑکیوں پر ہے آزادی تعلیم و ترقی، عملی اور اخلاقی پہلوؤں سے یہی ہماری دلی خواہش ہے اور یہی اپنا مقصد ہے، سوال یہ نہیں ہے کہ کون ہمکو خوش کرسکتا ہے،" بلکہ سوال یہ ہے کہ، ہمکو کسطرح اپنے وطن اور اہل وطن کے لئے مفید ثابت ہونا چاہئے؟

سنہ ۱۹۰۹ء سے لیکر ٹرکی عورتوں نے اخبارات کی بنیاد ڈالی ہے اور جن کی ایڈیٹری اور نامہ نگاری بھی عورتیں ہی کررہی ہیں تاکہ وہ اشتراکی اور اقتصادی معاملات پہ بحث کریں،" اور یہ ایک ایسے ملک میں جہاں پہلے عورتوں کا محض نام لینا بھی حیاتِ عامہ میں ممنوع تھا، اور جہاں قانونی دستاویزوں میں بھی ان کا نام نہیں لیا جاتا تھا، اس

Marfat.com

حالت میں اتنی تبدیلی ہوئی ہے کہ آج یہ معمولی بات سمجھی جاتی ہے کہ استنبول کے اخباروں میں ایک شاہزادی کا نام کسی فیاضی کی ذیل میں یا کسی مشہور عورت کا نام پڑھا جائے جو برکن سے چلی ہے اور برونسہ آپہونچی ہے، عورتوں نے کلب اور انجمنیں قائم کی ہیں جنھوں نے گذشتہ ۹ سال کی جنگوں میں بڑی پبلک خدمات سرانجام دی ہیں اور جن کے عوض اونھوں نے اپنے فرقے کے لئے خاص مراعات حاصل کی ہیں، انھوں نے قدامت پسندوں کی مخالفانہ کوششوں کے باوجود مستقل اور پائیدار ترقی کی ہے، ترکی عورتوں کے پلیٹ فارم سے چند سابق نورانی مراسم اور سابق اسلامی حقوق کا مطالبہ باواز بلند کیا جارہا ہے جن کے ماتحت عورتوں کو پہلے سے زیادہ آزادی اور امتیازی حیثیت حاصل تھی وہ تعلیم و اقتصادی آزادی کے لئے مردوں کے برابر مواقع چاہتی ہیں، مثلاً شادی اور طلاق کے معاملہ میں منصفانہ سلوک وغیرہ،

گذشتہ زمانہ میں عورتوں کو زیادہ تر حرم کے حقوق سکھائے جاتے تھے، مسجد کی ابتدائی درس گاہوں میں

13597

Marfat.com

چند ایک کو قرآن مکرم کے کچھ سیپارے تھوڑا سا جغرافیہ اور کچھ حساب وغیرہ سکھایا جاتا تھا،

البتہ ۱۸۷۰ء میں مشہور و معروف ترکی مورخ علامہ جاوید پاشا نے اس رائے کا اظہار کیا کہ "عورتوں کو وہی تعلیم دی جائے جو مردوں کو دی جاتی ہے"

علامہ جاوید پاشا کی دو صاحبزادیوں، فاطمہ عالیہ خانم اور آمنہ خانم نے فارسی طہران کے ایک شیخ سے پڑھی، عربی ایک درویش سے اور ترکی ترکی نارمل اسکول کے پہلے گراجویٹ سے اور موسیقی ایک فرانسیسی خاتون سے اور فرانسیسی فلاسفی اور فلسفہ جذبات ایک دوسری خاتون سے جبر و مقابلہ علم و مثلث اور ہیئت و جغرافیہ اپنے بھائی سے اور مذہب و تاریخ اپنے باپ سے، فاطمہ عالیہ خانم مشہور ناول نویس خاتون ہیں، اور دارالخلافت کی علمی زندگی میں کئی سال تک معتد بہ حصہ لیتی رہیں،

۱۸۷۰ء سے دیسی عورتوں کے لئے غیر مکمل درسگاہیں قسطنطنیہ میں قائم کی گئی ہیں، لیکن جب تک سلطان عبدالحمید خان معزول نہیں ہوئے ترکی طالبات بی کھٹکے

Marfat.com

ان میں داخل نہیں ہو سکتی تھیں، نوجوان ترکوں نے خواہ
دیگر معاملات میں وہ کتنے ہی قصور وار ہوں عورتوں کی
تعلیم کے لئے صاف طور پر ترقی کی راہیں کھول دی ہیں
ان کے نظام عمل میں لڑکیوں کے لئے چھ سال کا نصاب
شامل ہے، یعنی تین سال کنڈر گارٹن اور ابتدائی
حصہ کے لئے اور تین سال تعلیم ثانوی کے لئے، گذشتہ
نو سالوں میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ تقریباً ۵ لاکھ نے
اس نصاب سے فائدہ اوٹھایا ہے، قسطنطنیہ میں عورتوں
کے لئے ایک ہائی اسکول، ایک نارمل اسکول اور ایک
صنعتی اسکول ہے سابق وزیر تعلیم نے طلعت پاشا کی
وزارت میں بیان کیا کہ وہ عورتوں کے صنعتی اسکولوں کو
ٹرکی کی سب سے بڑی تعلیمی ضرورت گردانتے ہیں لیکن
بدقسمتی سے اپنے اس خیال کو عمل میں لانے کے لئے
انکو ... ذرائع نہیں ہیں، پانچ سال کا زمانہ ہوا کہ شاہی
عثمانی یونیورسٹی نے عورتوں کے لئے حفظ صحت اور
ادبیات کے متعلق لیکچروں کا متحدہ انتظام کیا، پانچ
سال ہوئے یونیورسٹی نے ایک ڈاکٹری کا نصاب

جاری کیا جس میں کئی سو عورتیں داخل ہوئیں، اگرچہ گورنمنٹ کی آہستہ روی جو ڈاکٹری پیشہ کو بڑے بڑے لائسنس دینے میں برتی جاتی تھی اس پیشہ کے لئے سدِ راہ ہے۔

ابھی حال ہی میں حکومت عثمانیہ نے یورپی علم و ادب کی پروفیسری کا سلسلہ قائم کیا ہے جس کے لئے خالدہ ادیب خانم مقرر کی گئی ہیں، چند سالوں تک گورنمنٹ نے اقرار نامہ کے تحت قسطنطنیہ اور سوئٹزرلینڈ کے زنانہ امریکن کالج میں طالبات کو اوستاد بنانے کی شرط پر تعلیم دی ۱۹۱۴ء سے تقریباً ایک سو عورتیں جرمنی اور آسٹریا تعلیم کے لئے بھیجی گئیں،

اس طویل مضمون کا خلاصہ حسب ذیل نمبر ہیں

(۱) ترکوں میں اپنی عورتوں کو مردوں کے برابر ترقی دینے کا خیال نہایت وسیع اور قدیم ہے۔

(۲) ترکی حکومت نے اپنی نسوانی رعایا کے لئے ترقی اور کمالات کے تمام دروازے کھول دیے تھے۔

(۳) ترکی حکومت نے اپنی عورتوں کو تہذیب جدید اور علوم و معارف کے حصول کے لئے خود اپنے صرف سے غیر ممالک میں

بھیجا تھا،

(۴) ترکی حکومت نے اپنی عورتوں کے جدید طرز تعلیم کیلئے خود اپنے ملک میں وسائل و ذرائع بہم پہونچائے تھے،

(۵) ترکی عورتوں نے بجائے خود ان جدید اصول کے ساتھ کمال دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔

(۶) بطریق حاصل، ترکی نے اوس زمانہ میں بھی ایسی مستعداء کامل عورتیں پیدا کی تھیں جس طرح وہ آج دنیا کے سامنے خالدہ وغیرہا کو بطریق تمثیل پیش کر رہی ہے

(۷) ترکی خواتین کی موجودہ جدوجہد اس گذشتہ دور ترقی و تعلیم کے عملی نتائج ہیں۔

یہ تو وہ امور تھے جن کی وجہ سے ترکی خواتین یوروپین عورتوں کے ہمدوش و ہمپلہ ہو جاتی ہیں لیکن یہ وصف ترکی خواتین ہی کے لئے خاص کیا گیا ہے کہ انہوں نے ہر وقت اور ہر عہد میں میدان جنگ کی عقل سوز تکالیف کو مردانہ وار برداشت کر کے اپنے ملک و مذہب کو دشمن سے بچا لیا، اور ترکی خواتین کا یہی وہ وصف ہے جس کے مقابل مغربی طبقہ نسواں سرنگوں نظر آتا ہے، اور ان کے اس مخصوص عملی ایثار کے ہیں جنگ طرابلس و جنگ بلقان میں ایسے ممتاز نمونے ملتے ہیں جنپر ترکی تاریخ ہمیشہ ناز کریگی، پس اسقدر حالات معلوم ہو جانیکے

Marfat.com

بعد دیکھنا یہ ہے کہ ان تعلیم پذیرفتہ اور مستعد ترکی خواتین نے جنگ یورپ اور جنگ ترکی و یونان میں کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے؟
لیکن قبل اس کے کہ میں "خواتین انگورہ" کے کارنامے بیان کروں کتاب کی جامعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آغاز تحریک کے مختصر اسباب بیان کردینا ضروری سمجھتا ہوں،

سنہ ۱۹۱۵ء کا وہ زمانہ ہے جبکہ ترکی حکومت ایک اضطرابی حالت میں گھری ہوئی ہے، جنگ یورپ شروع ہونے ایک سال کا عرصہ گذر گیا ہے جرمنی حکومت برابر اس کوشش میں مصروف ہے کہ کسی طرح ترکی حکومت اوس کے ساتھ اوس کے دشمنوں سے نبرد آزما ہو، آخرکار سیاسی ادلجھنوں اور ضروریات نے ترکی حکومت کو مجبور کردیا کہ وہ جرمنی کے ساتھ شریک جنگ ہوکر فرانس و برطانیہ جاپان و اٹلی اور روس سے جرمنی کی معاونت میں جنگ آزما ہوجائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ترکی حکومت شریک جنگ فرنگ ہوگئی اور کامل تین سال تک جنگ آزما رہی۔
لیکن گذشتہ جنگ ہائے بلقان و طرابلس میں جہاں اوسے تن تنہا مقابلہ کرنا پڑا تھا اسوقت اوسکی جنگی طاقت اپنے مقابل دشمنوں کے مقابل نہ تھی، تاہم وہ بکمال مردانگی روس ایسی قہار قوت سے نبرد آزمائی

Marfat.com

گرتی رہی، اوس نے ۱۹۱۵ء میں دردانیال پر اتحادیوں کی تین لاکھ
بحری فوج کو ایسی تباہ کن شکست دی کہ اتحادیوں کے حوصلے پست
ہوگئے، لیکن بدقسمتی سے ترکی کی شریک و معاون جرمن پر خدا کا قہر و غضب
نازل ہوا، اور جرمنی رعایا نے اپنی فتحیاب فوجوں سے میدان جنگ چھوڑنے کا
مطالبہ کیا، لیکن جب جرمنی کے جنگی اسٹاف نے اس سے انکار کر دیا
تو مقہور و بزدل جرمن قوم نے اندرون ملک بغاوتیں شروع کر دیں اور
اس طرح اوس نے ۱۹۱۸ء میں اپنے بہادر و جنگجو بادشاہ قیصر ولیم کو مجبور
کر دیا کہ وہ تخت و تاج چھوڑ کر تمام جرمنی فوجوں کو واپس بلا لے چنانچہ
اس کمزوری کے بعد جب جرمنی فوجیں میدان جنگ چھوڑ چکیں تو ترکی
حکومت بھی جنگ و پیکار ختم کر دینے پر قدرتاً مجبور ہوگئی اور اکتوبر ۱۹۱۸ء
میں ترکی حکومت اور اتحادیوں کے درمیان التوائے جنگ ہوگیا لیکن
اس التوا میں اتحادیوں نے قبل معاہدہ صلح ترکی حکومت کے تمام
جنگی مقامات پر قبضہ کر لیا اور دردانیال میں بحری بیڑہ داخل کر کے
۱۹۱۹ء میں ترکی کے دار السلطنت قسطنطنیہ کو بھی اپنی کامل نگرانی
میں لے لیا، لہذا ایسی صورت میں اون ترکی مدبرین کی حیات و زندگی
خطرہ میں تھی جنہوں نے جنگ یورپ میں ترکی حکومت کو شریک جنگ
ہونے کا مشورہ دیا تھا یا جو شریک جنگ رہ چکے تھے پس اس خطرہ سے

محفوظ رہنے کے لئے تمام ترکی مدبرین اور جنگی اسٹاف مع وزیراعظم وزیر جنگ طلعت و انور قسطنطنیہ سے فرار ہو گیا، یہ لوگ یورپ و ترکی کے مختلف مقامات میں پناہ گیر ہوئے جن میں سے انور و طلعت تو جرمنی چلے گئے، اور خلیل و جمال نے حلب میں پناہ لی ان لوگوں کے فرار ہو جانے کے بعد قسطنطنیہ میں اتحادی اثرات روز بروز قوی ہوتے گئے یہاں تک کہ سنہ ۱۹۱۹ء میں اتحادیوں نے ترکی ممالک کی باقاعدہ تقسیم شروع کردی اور ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۹ء کو ترکی کے زبردست و زرخیز صوبے سمرنا و تھریس یونان کے سپرد کر دیئے اور ان صوبوں میں فوجیں بھی داخل ہو گئیں تمام مدبرین گرفتار و نظر بند ہونے لگے قسطنطنیہ کے جنگی و سیاسی مقامات پر اتحادی فوجیں قابض ہو گئیں غرض ترکی حکومت کا کوئی حصہ ایسا نہ بچا جو اتحادیوں کے اثر میں نہ آ گیا ادھر ترکی علاقوں میں جہاں یونانی قابض ہوئے انھوں نے ترکی آبادی پر وہ قیامت خیز مظالم شروع کر دیے جن کے تصور سے کلیجے منہ کو آتے ہیں پس اس عام تباہی نے غیور و شجاع ترکوں کو از سر نو آگ و خون سے کھیلنے کی جرات آزما دعوت دی اور مقام حلب میں پہلی مرتبہ قائد محترم سکندر ظہور آثار حضور گرامی عالی جاہ مصطفےٰ کمال پاشا کی قیادت میں اتحادیوں سے اپنے تمام ممالک مع دار الخلافت آزاد کرانے کے لئے

اوٹھ کھڑے ہوتے ، اور اون کے شجاعت نشان دستے غدار و غاصب یونانی فوجوں پر حملہ آور ہونے لگے۔ اونہوں نے از سر نو ترکی ممالک فتح کرنے کے لئے ایشیائے کوچک کے مقام انگورہ کو اپنا فوجی و سیاسی مرکز قرار دیا، انگورہ میں ان احرار نے اپریل ۱۹۲۰ء میں ایک قومی مجلس کی بنیاد ڈالی جو اصل میں ترکوں کی "جدید حکومت" تھی، اس مجلس کے تحت احرار ترک ایشیائے کوچک میں جد و جہد کے لئے آمادہ کار ہو گئے اور وہ گروہا گروہ یونانی فوجوں پر تاخت میں مصروف ہو گئے، بس یہ وہ تحریکِ آزادی تھی جس کے دیکھتے ہوئے ترکوں کی غیرت پسند اور شجیع عورتیں بھی اپنے مردوں کے دوش بدوش حفظ وطن اور حصول استقلال کے لیے کھڑی ہو گئیں، اب ذیل میں اون عورتوں کے کارنامے درج کیے جاتے ہیں، جنہوں نے اپنے ملک و مذہب اور اپنی فطری آزادی کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے عدیم النظیر خدمات انجام دیں۔

Marfat.com

ہز ایکسلنسی خالدہ خانم

وزیر تعلیمات دولتِ عظمٰی انگورہ

خالدہ خانم کا وطنی سلسلہ سرکیشا سے ملتا ہے، آپ کی عمر ۳۵ سال ہے آپ کے والد کا نام نامی عثمان ادیب پاشا ہے، ادیب پاشا نائب مناب نبی سرکار شریعت مدار خلافت پناہی حضرت اقدس واعلیٰ حضور سلطان عبدالحمید خاں انار اللہ برہانہ کے وزیر خزانہ تھے۔ آپ کی تین بیبیاں تھیں جن سے تین ہی لڑکیاں پیدا ہوئیں، ان کے نام علی الترتیب یہ ہیں، خالدہ ادیب خانم، نگار ادیب خانم، بلقیس ادیب خانم، ادیب پاشا ایک نہایت بیدار مغز اور روشن خیال آدمی تھے، اور خلافت پناہی حضور مرحوم و مغفور سلطان عبدالحمید خاں کے زبردست معتمد اور امین تھے، شاہی محل میں آپ کو "امین" کے قابل قدر لفظ سے پکارا جاتا تھا، اور وزرائے خلافت میں آپ سے بڑھ کر کسی دوسرے شخص پر اعتماد نہ تھا،

کیا جاتا تھا، یہ ادیب پاشاہی کی بیدار مغزی اور روشن خیالی تھی کہ اپنے
اوسوقت جبکہ ترکی قوم میں یوروپین تعلیم سے نفرت کیجاتی تھی اپنی تینوں
صاحبزادیوں کو "جدید تعلیم" دلانے کا فیصلہ کیا، اور خالدہ، ونگار خانم،
دونوں قسطنطنیہ کے مشہور رابرٹسن کالج میں داخل ہوئیں، ان نوجوان لڑکیوں
نے خداداد ذہن پایا تھا چنانچہ دونوں بہنیں نہایت مکمل حیثیت سے
کالج سے فارغ ہو کر نکلیں۔

خالدہ خانم کی تعلیم کا آغاز ۱۸۹۵ء میں ہوا اور اس ذہین عورت
نے بکمال مستعدی ۱۹۰۱ء میں امریکن کالج واقع باسفورس سے، بی، اے
آنرز کا امتحان پاس کیا، جسوقت خالدہ کالج میں داخل ہوئیں اوس وقت
خالدہ کے اوستاد ایک ترکی پروفیسر احمد صالح بے تھے، احمد صالح ریاضیات
کے ممتاز و مستند ماہر تھے، اسی کے ساتھ وہ ایک زبردست اور کامیاب
اخبار نویس بھی تھے جنکا علمی و ادبی، اور سیاسی مضامین کا ترکی میں شہرہ
تھا، احمد صالح بے کو خالدہ کی حد سے بڑھی ہوئی ذکاوت اور خداداد
ذہانت اپنا گرویدہ بنا چکی تھی، اسی لئے احمد صالح بے خالدہ کی ساتھ
بہت محبت کرتے تھے، جسوقت خالدہ نے، بی، اے، کا امتحان پاس
کر لیا تو انھوں نے احمد صالح بے کے ساتھ شادی کر لی، صالح بے
سے دو تین بچے بھی پیدا ہوئے لیکن اس عرصہ میں صالح بے نے

Marfat.com

ایک اور شادی کر لی جو خالدہ ایسی آزاد خیال عورت کی مرضی کے خلاف تھی لہٰذا وہ مجبور ہوئیں کہ ایسے خاوند سے علٰحدہ ہو جائیں، اونہوں نے فوراً صاحب تجربے سے خلع کر لیا اس خلع کے بعد خالدہ کا دوسرا نکاح ڈاکٹر خالد بے کے ساتھ ہوا جو ترکی شاہی فوج میں ممتاز ڈاکٹر تھے[1] خالدہ خانم علاوہ ایک کامیاب طالب علم کے ایک روشن خیال مضمون نگار بھی تھیں اونہوں نے زمانہ طالب علمی ہی سے مضمون نگاری شروع کر دی تھی چنانچہ ۱۶ برس کی عمر میں آپ نے "ترکی پردہ" پر ایک معرکتہ الآرا کتاب لکھی تھی جس کے ذریعہ وہ ترکی نسوانی حلقوں میں روشناس ہو گئی تھیں، خالدہ محترمہ نے ایک کافی زمانہ مغربی لٹریچر اور مشرقی کتب کے مطالعہ میں صرف کیا، اور کافی مطالعہ کے بعد آپ نے فسانہ نگاری شروع کی جس کا اسلوب بیان اور طرز پرداز اچھوتا اور نہایت دل آویز تھا خالدہ کے ان بہار آفریں فسانوں کی رنگینیاں اور سحر طرازیاں اپنے دامن میں علم و ادب کے وہ درخشاں جواہر رکھتی ہیں جن پر ترکی لٹریچر اور ترکی ادبی تاریخ ہمیشہ فخر و ناز کریگی، یہ فسانے اپنے موضوع کی اعتبار سے مختلف ہیں مگر خالدہ کے قلم کی آتش زبانیاں سب میں

---

[1] ملاحظہ ہو عربی اخبار: اللطائف المصورہ مصر القاہرہ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء

Marfat.com

یکساں ہیں ان فسانوں میں سے خالدہ کا ایک فسانہ خراب معبد ر
ہے جس کا دلاویز ترجمہ "ویران صنم خانے" ہے دوسرا ناول،
"سوبیہ طی کپ" ہے جسے سلطان عبدالحمید خاں مرحوم کے عہد انقلاب
میں لکھا تھا،

ان فسانوں کی گلدستہ یاں اگر دیکھنا چاہتے ہو تو لاہور کی مشہور
مجلۂ علمیہ ادبیہ "ہمایوں" کے صفحات پڑھو جن میں "ویران صنم خانے"
کا ترجمہ برادرم یلدرم، بی، اے، نے شائع کرایا ہے، ان فسانوں
میں بعض فسانے اصلاح معاشرت، اور تہذیب جدید پر لکھے
گئے ہیں، جسوقت خالدہ کے یہ فسانے یورپ میں پہونچے تو انکی
بلند پائیگی اور عدیم النظیر نوعیت نے قبول عام حاصل کیا، او
روسی، جرمنی، فرنچ، اور عربی میں بہ تعداد کثیر ان کے تراجم شائع
ہوئے، ان رسائل نے خالدہ کو جس طرح یورپ میں روشناس
کرایا اوسی طرح اب وہ ترکی میں بھی نہایت عزت و احترام کی نظر
سے دیکھی جانے لگیں انھوں نے شعر و شاعری کی طرف بھی توجہ کی او
تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ماہر فن کی حیثیت سے شعر کہنے لگیں، خالدہ
محترمہ اگرچہ ان گران پایہ علمی اشتغال میں اپنا وقت صرف کرتی
مگر ان کا جھکاؤ اور طبعی میلان سیاسیات کی طرف تھا، اب وہ عملاً چاہتی

کہ ترکی کے نسوانی طبقہ میں جدید خیالات کو فروغ دیا جائے اور ترکی عورتیں ان جدید اصول پر گامزن نظر آئیں، اس مقصد کے لئے آپ کو بہت محنت سے کام لینا پڑا، وہ ترکی عورتوں کے علاوہ سب سے پہلے ترکی مردوں کو اپنے گھر کی اصلاح کے لئے آمادہ و تیار کرتی رہیں وہ تحریر و تقریر کے ذریعہ ترکی کے ذمہ دار افراد کو عورتوں کی اصلاح و ترقی کی طرف مائل کرتی رہیں اونہوں نے ترکی میں چھوٹی چھوٹی نسوانی جماعتیں بھی بنائیں جنکا واحد مقصد "نسوانی تمدن و معاشرت" کی اصلاح تھا، وہ ترکی عورتوں کو یورپ میں تعلیم دلانے کی سب سے پہلی محرک تھیں، اونہوں نے اسی زمانہ میں ترکی وزارت تعلیمات پر زور ڈالا کہ وہ ترکی عورتوں میں جدید تعلیم کو فروغ دے اور ترکی عورتوں کو تمام تعلیمی آسانیاں بہم پہونچائی جائیں۔ خالدہ خانم کے یہ وہ ابتدائی مشاغل تھے جنہوں نے ترکی حلقوں میں اون کا کافی وقار پیدا کرا دیا۔ اور تمام ترکی خالدہ کو ایک محترم لیڈر و قائد تسلیم کرنے لگی،

عہد دستوریت کا آغاز ہوا، سرکار شہ بیت مدار حضور پر نور سلطان عبدالحمید خاں تخت سے اوتار دئے گئے۔ ترکی حکومت اور ترکی قوم کی از نو تعمیر و ترقی کے ذرائع اور وسائل بہم پہونچائے جانے لگے، اور ترکی نوجوان فضلا و ارباب علم و تدبر مصروف عمل ہو گئے تو خالدہ خانم نے بھی کھلم کھلا سیاسیات میں حصہ

Marfat.com

لینا شروع کر دیا۔ گویا خالدہ محترمہ کی سیاسی زندگی کا زمانہ عہد دستوریت سے شروع ہوتا ہے، یہ وہ وقت تھا جبکہ ترکی کا ہر فرد اپنی حالت کی اصلاح و درستی میں کوشاں تھا اور سب سے زیادہ انہماک حکومت کے آئینی وسائل کی ترتیب و تہذیب کے لئے تھا خالدہ کے دور رس دماغ نے اس وقت بھی ترکی خواتین کے لئے میدان ترقی میں آسانیاں بہم پہونچانے کے لئے جد وجہد کی اور دستور پسند جماعت کی مقتدر ارکان کو خالدہ نے محض اپنے قلم کے ذریعہ اپنا ہمنوا بنالیا، خالدہ خانم نے ترکی نسوانی حقوق کے تحفظ کے لئے اسوقت ایک پر زور ایجی ٹیشن شروع کیا، جس کے سلسلہ میں ترکی طبقۂ اعلیٰ کی خواتین خالدہ کی شریک عمل ہوگئیں، اس عرصہ میں خالدہ نے قسطنطنیہ میں متعدد انجمنیں قائم کرائیں اور حقوق طلب عورتوں کی سب سے پہلی تحریک اسی ایجی ٹیشن کا نتیجہ ہے، خالدہ کی اس تحریک اور زبردست جد وجہد نے آخرکار ترکی عمال حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ نظام جہانبانی اور آئین حکومت میں ترکی عورتوں کے لئے تمام دروازے کشادہ کر دیں ترکی نسوانی حقوق کے تحفظ میں خالدہ خانم نے جو خدمات، انجام دیں اُنھوں نے خالدہ کے اقتدار و اثر کو مزید قوت بہم پہونچائیں، اس جد وجہد میں خالدہ کے معرکۃ الآرا مضامین سے ترکی اخبارات بھرے رہتے تھے اور وہ اس وقت تک برابر سرگرم

ہیں جبتک کہ حکومت نے دستور کتاب آئین، میں حقوق نسواں کے لئے
آئین درج و منضبط نکر لئے۔ جب آپ کو ترکی عورتوں کے حقوق اوران
کی تمام دینی و دنیاوی ترقیوں کے متعلق اطمینان ہوگیا تو آپ نے اپنے
دائرہ عمل کو وسعت دی؛ اور اب آپ نے یورپ کے اخبارات
میں دستور پسند جماعت کی حمایت اور دفاع میں مضامین لکھنے
شروع کر دیئے ان مضامین کا مقصد نظام دستوریت کو استحکام اور
اس کی مخالفین کو ساکت کرنا تھا، یہ وہ ہنگامہ آرا مضامین تھے جنہوں نے
یوروپین سیاست داں حلقوں میں ہل چل پیدا کر دی، اور بڑے
بڑے یوروپین مدبرین خالدہ کے حکمت آمیز زور قلم اور پختگی پر
عش عش کرنے لگے، مضمون نگاری کے اس دور میں امریکہ کے
اخبارات نے خالدہ کے مضامین کو بہت شہرت بخشی اونھوں نے
بڑی خوشی سے خالدہ کے مضامین کو شائع کیا، امریکن اخبارات
میں جب خالدہ کوئی مضمون لکھتی تھیں تو ایڈیٹر بڑے فخر سے نوٹ میں
لکھتا تھا کہ امریکن کالج کی ایک اولڈ بوائے آج ہمارے اخبار میں
ایک ساتر کی مدبر کی شان سے جلوہ گر ہے خالدہ کے ان مضامین نے
یورپ کے اوس تنگ دل طبقہ کی آنکھیں کھولدیں جو ترکی شاہنشاہی
حقوق میں ہمیشہ سے ترکوں کا دشمن اور مخالف رہا کرتا تھا، یہ وہ دیکھ

جبکہ خالدہ کسی سیاسی انجمن کی رکن یا صدر نہیں ہیں بلکہ وہ تمام خدمات محض ایک قومی خادم کی حیثیت سے انجام دے رہی ہیں، اور گو خالدہ کا قلم یورپ اور تمام علمی دنیا میں کسی مزید شرح و تعارف کا محتاج نہیں تھا تاہم وسیع العمل خالدہ اس عرصہ میں بھی بعض قیمتی سیاسی کتابیں لکھتی رہیں جن کے ذریعہ خالدہ محترمہ کی علمی و سیاسی پوزیشن روز بروز وقیع تر ہوتی گئی اور اس غیر معمولی جد و جہد نے ترکی مدبرین کے دلو نپر خالدہ کا پورا پورا سکہ بٹھا دیا۔

سنہ ۱۹۱۳ء کا زمانہ خالدہ خانم کی تہلکہ انداز سیاسی خدمات کا زمانہ ہے، ترکی کے مایۂ نازش مدبرین انور و طلعت کا عہد وزارت ہے جسمیں ترکی قوم ایک خونچکاں قربانی کے بعد اپنی اندرونی تہذیب و اصلاح میں مصروف و منہمک ہے، ترکی وزارت کے لئے اس وقت سب سے زیادہ نازک مسئلہ بیرونی نظام اور خصوصاً مسئلہ بلقان کی پیچیدگیاں ہیں ترکی مدبرین چاہتے ہیں کہ اون کے مقبوضہ ممالک میں ایک بالکل ہی جدید اسکیم کا نفاذ ہو اور تمام منتشر اجزا باہم متحد و مربوط ہو جائیں۔ نوجوان ترکوں پر اس وقت یورپ کا متعصب طبقہ جس بری طرح الزام عائد کر رہا تھا، اور اُن کے مجموعی ہیئت حکمرانی کو جس انتشار و پراگندگی کی طرف ڈھکیل رہا تھا اوس کا تقاضہ یہ تھا کہ ترکی مدبرین

Marfat.com

ایک ایسی حکومت ترتیب دیں جس میں محکوم افراد کے لئے عدل ومساوات
اور اخوۃ وحریت کے اصول مساوی ہوں۔ گویا ترکی سیاسیات کا
یہ نازک ترین انقلاب تھا جس میں باکمال ومبصر مدبرین کی امداد و
اعانت اشد ضروری تھی، پس اس اہم اور مشکل ترین دور سیاست
میں انور وطلعت ایسے دانشن آگاہ وزراء نے خالدہ خانم کو امداد
واعانت کے لئے طلب کیا، اور خالدہ بھی بڑی مستعدی سے نظم
حکومت اور اندرونی اصلاحات کی ترتیب وتسوید میں شریک
ومصروف ہوگئیں، خالدہ خانم نے اپنے خداداد تدبر سے ترکی
وزارت میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ خود ترکی مدبرین ان
کے دانش پژوہ دماغ پر حیران وششدر رہتے ترکی وزارت میں
جہاں ایک طرف انور وطلعت خلیل وجمال ایسے فہیم وعظیم الشان
مدبر کام کر رہے تھے وہاں دوسری طرف خالدہ خانم بکمال سکون بعض
اہم ترین سیاسی ضوابط وآئین کی ترتیب میں مصروف تھیں،
آخر کار جب ارکان انجمن اتحاد وترقی نے خالدہ کے فقید النظیر تدبر
اور اُن کی لاجواب فراست کا کافی اندازہ کرلیا، ادھر جب بعض اندرونی
مسائل سے فرصت ملی تو شام کے گورنر جنرل ہز ایکسیلنسی حضور جمال پاشا
نے ترکی وزارات سے اپنی معاونت کے لئے خالدہ خانم کو طلب کیا،

Marfat.com

ہز اکسلنسی جمال پاشا اسوقت ملک شام کے گورنر جنرل تھے اور آپ اپنے علاقہ میں جدید تعلیم و تہذیب کی اشاعت کے خواہش مند تھے آپ اپنی رعایا میں علوم و معارف صنعت و حرفت اور تجارت و زراعت کو بڑے پیمانہ پر فروغ دینا چاہتے تھے خصوصاً مملکت شام میں جدید زراعتی اور صنعتی تعلیم سے عرب کے منتشر اور بکھرے ہوئے طبقوں میں جو عرصہ سے پرانی لکیر کے فقیر بنے چلے آتے تھے ایک منفعت بخش بیداری پیدا کرنی چاہتے تھے، ادھر عربوں کے وحشت اندوز اور تاریک دماغوں میں جدید تعلیم اور جدید اصول کی روشنی پہونچانا مقصود تھا، لیکن انجمن اتحاد و ترقی کے دور سے قبل مملکت شام کی حالت کچھ اسدرجہ ابتر ہوچکی تھی جس کی اصلاح و ترتیب ایک زبردست اور نہایت وسیع جدوجہد کی محتاج تھی لہذا مملکت شام میں علمی و صنعتی وغیرہ اہم امور کی انجام دہی کے لئے پختہ کار و مدبر حضور جمال پاشا نے خالدہ خانم ایسی مدبرہ اور فاضلہ ہی کو منتخب کیا، جب خالدہ خانم شام میں پہونچیں تو حضور ہز اکسلنسی جمال پاشا نے آپ کو شام کا وزیر تعلیمات مقرر فرمایا، اور خالدہ خانم اس اہم فرض کی انجام دہی میں بڑی محنت سے مصروف ہوگئیں۔

خالدہ خانم نے شامی وزارت تعلیمات کا چارج لیتے ہی تمام شامی علاقوں میں تعلیمی و صنعتی وسائل بہم پہونچانے کے لئے ایک لائحہ عمل مرتب کیا

Marfat.com

جس میں شام کے ہر قصبہ میں ابتدائی مدارس اور صدر مقام میں ہائی اسکول
کھولے جانے کا انتظام کیا گیا تھا آپ کا مستقر دمشق تھا اور ارباب
علم و فضل کا ایک ممتاز طبقہ آپ کے عملۂ وزارت میں کام کرتا تھا،
خالدہ خانم نے علاقہ شام میں تعلیم کو جو فروغ دیا، وہ حیطۂ تحریر میں
نہیں لایا جا سکتا، شامی عربوں میں جو فطرتی جمود و بے حسی پائی
جاتی ہے خصوصاً شام کا بدوی طبقہ جس درجہ جنگجو واقع ہوا ہے
اوسے دیکھتے ہوئے شام میں کسی تعلیمی اسکیم کا مقبول ہونا اور عوام کا
تعلیمات اور فنون و حرف سے دلچسپی لینا ایک مشکل اور بعید از قیاس
امر تھا لیکن خالدہ محترمہ نے اس مشکل کو اپنے آتش بیان وعظ اور
تقریر سے اس درجہ آسان بنا دیا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں تمام شام
میں ابتدائی تعلیم کے لیے مدارس قائم ہو گئے خالدہ خانم جب دورہ
کرتی تھیں تو وہ عام جلسوں میں تقریر کے ذریعہ تعلیم اور تہذیب جدید کے
فوائد عوام کے ذہن نشین کراتی تھیں، خالدہ خانم کو خدا نے بزرگ
و برتر نے وہ زور تقریر عطا فرمایا ہے کہ کوئی شخص اون کی تقریر
سن لینے کے بعد اون کے خیالات کا مخالف نہیں ہو سکتا، غرض
خالدہ محترمہ نے اپنی تقریروں کے ذریعہ تمام علاقہ شام میں تعلیمات
عامہ کو جو فروغ دیا، اوس کی تفصیل ایک دوسری کتاب کو چاہتا ہے

Marfat.com

البتہ انھوں نے اس دور میں جو سب سے نمایاں اور قابل تعریف کام کیا وہ ،، مذہبی تبلیغ ہے آپ نے اس تبلیغ کو اپنے تعلیمی دوروں کے ساتھ ساتھ جاری رکھا، ابتدائی تعلیمی مدارس کے بعد آپ نے شامی اور کرد یتیم بچوں کے لئے حکومت کے صرف سے متعدد یتیم خانے کھولے، اور ان میں ان کی پرورش اور تربیت کے ساتھ ہی ان کی تعلیم کا انتظام بھی کر دیا، آپ کی مذہبی تبلیغ میں وہ ہزار ہا آرمن و کرد بچے تھے جو کسی نہ کسی وجہ سے تعلیم و تربیت سے بے بہرہ رہے جاتے تھے، آپ نے اصولِ اسلام کی تلقین جس خوش اسلوبی سے کی اُس کا یہ اثر ہوا کہ سیکڑوں آرمن دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، خالدہ خانم نے ان نومسلموں کی تعلیم و ترتیب پر حکومت کی طرف سے بڑی فراخ حوصلگی سے کام لیا، آپ کی ان حسن خدمات کا سلسلہ جب ترقی پذیر ہوا تو یورپ کا متعصب طبقہ چیخ اوٹھا کہ،

"شام میں خالدہ خانم ارمن بچوں کو جبراً داخل"

"اسلام کر رہی ہیں"

لیکن یورپ کی اس چیخ پکار نے خالدہ خانم ایسی پختہ کار خاتون پر کوئی اثر نہ کیا اور وہ برابر اپنے کام میں مصروف رہیں، انھوں نے کچھ دن بعد یتامی بچوں اور نادار طلبہ کے لئے تعلیم کو مفت اور لازمی کر

خالدہ خانم مملکت شام میں تنہا وزارت تعلیمات کے فرائض انجام نہیں دیتی تھیں۔ بلکہ وہ گورنر جنرل ہز اکسیلنسی جمال پاشا کی مشیر کار بھی تھیں چنانچہ اکثر مواقع پر حضور جمال پاشا آپ سے انتظامی مسائل میں مشورہ لیتے تھے ادھر شامی علاقوں میں خالدہ خانم نے جو اثر اور وقار پیدا کر لیا تھا اوس کے نتیجہ میں ایکمرتبہ خالدہ خانم حلب سے ایک سیاسی مشن لیکر نکلی تھیں، اور بعض اون بدیونکو آپ نے حکومت عثمانیہ کا مطیع و منقاد بنایا تھا جو محصول کی ادائگی میں تساہل سے کام لیتے تھے آپ نے شام میں بھی اپنے ہم جنس طبقہ کی خدمات سے دریغ نہ کیا اور اکثر وہ فرصت کے اوقات میں لڑکیوں کو خود پڑھایا لکھایا کرتی تھیں جیسا کہ وہ انگورہ میں بھی کرتی رہیں، غرض شام میں خالدہ خانم نے محکمہ تعلیمات عامہ میں جو گران قدر خدمات و اصلاحات کیں انہوں نے ارکان انجمن اتحاد و ترقی کے دلوں میں خالدہ کی وقعت کو دوبالا کر دیا۔

خالدہ خانم ابھی حلب ہی میں تھیں، کہ جنگ یورپ کا آغاز ہوا، اور اب ترکی حکومت کے لئے پیچیدگیوں کے دل بادل اُمنڈ نے لگے، خالدہ خانم نے شام کو چھوڑ دیا اور وہ قسطنطنیہ آگئیں اس اقامت کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ بالآخر ترکی حکومت کو بھی جنگ فرنگ

Marfat.com

میں شریک ہونا پڑا اسوقت حضور محترم فاتح مشرق مارشل مصطفےٰ کمال پاشا
کی طرح خالدہ خانم بھی جنگ کی مخالف تھیں لیکن ارکان حکومت کی
کثرت راے کے سامنے آپ نے فوراً اپنی راے کو جماعت کا تابع
کردیا، لیکن مدبرہ خالدہ کا دماغ اون مصائب سے ضرور متاثر تھا جو
ترکی حکومت کو آئندہ چلکر برداشت کرنے پڑے، چنانچہ اس تشویش
کی حالت میں آپ نے قسطنطنیہ میں ایک سوسائٹی قائم کی جس کا نام
"ولسن سوسائٹی،، تھا، اس سوسائٹی کا مقصد یہ تھا کہ حکومت امریکہ کو ترکی کا
دوست اور ہمدرد بنایا جاے، آپ نے ارکان حکومت سے اپنا یہ ارادہ
ظاہر کیا کہ وہ ایک طاقتور مشن لیکر امریکہ جانا چاہتی ہیں، لیکن بوجوہ چند
آپ کا یہ مقصد پورا نہوا، اور آپ نے قسطنطنیہ ہی میں رہکر خدمات کا سلسلہ
شروع کردیا، آپ نے ترکی طاقت فراہم کرنے میں بھی وزارت جنگ کی
کافی امداد کی، اور آپ نے امریکن اخبارات میں پھر سلسلہ مضامین شروع
کردیا، اور اون مجبوریوں کو پوری قابلیت سے بیان کیا جن کی وجہ سے ترکی
حکومت کو جنگ فرنگ میں شریک ہونا پڑا، وہ ان اخبارات میں اون
الزامون کی تردید کرتی رہیں جو ترکی حکومت پر عائد کیے جاتے تھے اسوقت
ترکی حکومت کی مشکلات اور خالدہ خانم کی مصروفیت اپنی حد کو پہونچی ہوئی
تھی، لیکن باوجود اس کے خالدہ خانم کا مضمون "سیاست،، دیکھنے کاری

Marfat.com

استدلال، ہواصابت رائے کاایک نظرفریب گلدستہ ہواکرتا تھا چنانچہ آپ کا ایک طویل سیاسی مضمون شائع کرتے ہوئے امریکہ کے مشہور اخبار "نیو یارک ٹائمز" نے ایک لیڈر میں یہ فقرے لکھے تھے ،،

ہم اس سے قبل بھی اس ترکی خاتون کے مضامین شائع کرچکے ہیں اور آج بھی اون کا ایک معرکتہ الارا مضمون شائع کرتی ہیں جو امریکن قوم کو اپنی ہمدردی کے لئے ایک نہایت ہی منصفانہ اپیل کے ہم معنی ہے، ہم حیران ہیں کہ یہ نہایت ہی مصروف ترکی خاتون اسقدر روزنداراور مدلل مضامین کے لئے کس طرح وقت نکال لیتی ہے ،،

میں نے اوپر لکھا ہے کہ خالدہ خانم نے جنگ فرنگ کے زمانہ میں ترکی وزارت جنگ کو کافی امداد بہم پہونچائی چنانچہ یہ امداد بھی قلمی تھی اور آپ نے اوسی زمانہ میں ایک مبسوط کتاب "پان توران رم" کے نام سے لکھی تھی، یہ کتاب خالدہ محترمہ کی تمام کتابون میں زبردست ترین کتاب ہے اس میں خالدہ نے کمال سیاست صرف کیا ہے۔ آپ نے اس میں ترکوں کے جذبات کو اوبھارنے کی جو کوشش کی تھی وہ امید و قیاس سے زیادہ کامیاب ہوئی، اس کتاب میں، طلعت پاشا مرحوم کو ہیرو مقرر کیا تھا اور اس کے آتش فشاں طرزبیان کا یہ عالم تھا کہ کوئی ترک

Marfat.com

اس کے مطالعہ کے بعد اپنے جذبات مردانگی اور شجاعت کو قابو میں نہیں رکھ سکتا تھا، اسی لیے ترکی وزارت جنگ نے اس کتاب کے لاکھوں نسخے فوج میں تقسیم کرائے تھے تاکہ نوجوان ترکوں کا میدان جنگ میں ولولۂ جہاد قائم وتازہ رہے، چنانچہ جسوقت برطانی فوجوں نے مقام عآزہ پر حملہ کیا تھا تو وہاں ترکی خندقوں میں اس کتاب کے کثیر نسخے پائے گئے تھے، غرض جنگ فرنگ کے زمانہ میں خالدہ خانم کی مصروفیت اپنی انتہائی حد کو پھونچی ہوئی تھی، وہ جس طرح مضمون نگاری اور تالیف وتصنیف میں منہمک رہتی تھیں، وہ اسی انہماک کے زمانہ میں ترکی یتیموں اور بیواؤں کی خدمت میں بھی مصروف تھیں، وہ اکثر اوقات اون ترکی یتیموں اور بیواؤں کے پاس پھونچتی تھیں جو جنگ کے مصائب سے درماندہ ہوکر قسطنطنیہ کی سراؤں اور مسجدوں میں پناہ گزیں تھیں، ایک عینی شاہد نے لکھا تھا کہ

"میں نے قسطنطنیہ میں خالدہ خانم کو ایک ایسے مقام پر"
"دیکھا تھا جہاں چند بیوہ عورتیں آگ جلا کر اپنے کمسن"
"بچوں کو لئے بیٹھی تھیں۔ اونھوں نے پردہ کے لئے اپنے"
"کپڑے تان لئے تھے اون میں میں نے خالدہ کو دیکھا"
"مگر یہ بیٹھی ہوئی اونہیں صبر وتحمل کی تلقین کر رہی تھیں، یہ جگہ"

Marfat.com

اس قدر غلیظ اور غیر محفوظ تھی کہ کوئی مہذب آدمی بیٹا ایک لمحہ بھی ٹھہر نہیں سکتا تھا مگر خالدہ خانم نہایت بشاش بیاں بیٹھی ہوئی تقریر کر رہی تھیں، اور وہ اپنی تقریر میں اسدرجہ منہمک اور مستغرق تھیں کہ او نہیں کسی دوسری طرف توجہ بھی نہیں ہوتی تھی،

غرض خالدہ محترمہ اس وقت قسطنطنیہ میں ایک ممتاز لیڈر کی حیثیت سے کام کر رہی تھیں،

جب ۱۹۱۶ء میں خالدہ محترمہ کو قسطنطنیہ میں مستقل طور پر رہنا پڑا تو اونہوں نے ڈاکٹر عدنان بے کے ساتھ شادی کرلی، ڈاکٹر عدنان بے کو عالم اسلام عموماً اور اسلامی ہند خصوصیت سے جانتا ہے، وہ اس وقت قسطنطنیہ میں ترکی یتیم خانوں کے آنریری سپرنٹنڈنٹ تھے ڈاکٹر ممدوح کا تدبر اون کی فراست اور سیاست دانی ترکی میں شہرہ ہے، وہ ایک غیور اور قوم پرست مدبر ہیں اور ارکان انجمن اتحاد و ترقی کے بلند مرتبہ رکن ہیں، وہ سنہ ۱۹۲۰ء میں قسطنطنیہ سے دشمنی مدافعت کے لیے جب انگورہ پہونچے تو آپ کی مسلمہ قابلیت کی بنا پر آپ دولت عثمانی انگورہ کے وائیس پریذیڈنٹ بنائے گئے وہ عرصہ تک بحیثیت لا اوقاف چیف جسٹس کام کرتے رہے، وہ انگورہ گورنمنٹ کے

آئین جہاں بانی کی اصلاح میں تین، سال تک سرگرم خدمت رہے،
اور جب سنہ ۱۹۲۲ء میں ترکان انگورہ نے اپنی جنگی و سیاسی قوت کے
ذریعہ قسطنطنیہ پر قبضہ کرلیا تو آپ منجانب دولت ملی انگورہ قسطنطنیہ کے گورنر
جنرل مقرر کرکے قسطنطنیہ بھیجدیے گئے، لہٰذا مذکورہ خصوصیات کے اعتبار سے
ڈاکٹر عدنان بے کے ساتھ خالدہ ادیبی فاضلہ کا نکاح کرلینا ایک قسم کا
قران السعدین تھا، جس کے ذریعہ یہ دونوں فاضل روزگار ہستیاں
ملک و مذہب کی مدافعت میں شریک و سرگرم ہوگئیں،

خالدہ ممدوحہ کی علمی و سیاسی، خدمات اور آپ کی خداداد قابلیت
کے یہ وہ حالات تھے جو ابھی تک ہندوستان میں اشاعت پذیر
نہیں ہوئے تھے، لیکن اب وقت آگیا کہ خالدہ خانم ادیبی فاضل
عصر خاتون کے کارناموں سے دنیائے اسلام روشناس ہو، ترکی حکومت
کے زوال کا وہ الم اندوز زمانہ آگیا جبکہ ترکی حکومت نے اپنی حلیف
طاقت جرمنی کی اندرونی کمزوریوں اور میدان جنگ میں شکست کھانے
کی وجہ سے ہتیار رکھدیئے، اور برطانیہ و فرانس وغیرہ سے صلح کی درخواست
کی، یہی وہ زمانہ تھا جسے صحیح معنی میں ترکی قوم کے ابتلاء و آزمائش کا دل
سوز زمانہ کہہ سکتے ہیں، آخر سنہ ۱۹۱۹ء میں فرانس و برطانیہ اور اٹلی و جاپان

Marfat.com

اور امریکہ کی زبردست جنگی جہاز دردانیال میں داخل ہو گئے، قسطنطنیہ پر
اتحادی قبضہ ہو گیا، تمام سرکاری وغیر سرکاری اہم مقامات خصوصاً فوجی
چھاونیوں، تار گھروں عدالتوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر اتحادی فوجیں
قابض ہو گئیں، بڑے بڑے مدبرین قید و نظر بند کر دیئے گئے دردانیال
کی ناکہ بندی نے تھریس وایڈریانوپل اور خود قسطنطنیہ کو ایشیائے کوچک
سے جدا کر دیا، بوڑھے سلطان وحید الدین کے بوڑھے وزرار اتحادی اثر سے
مغلوب تھے، داماد فرید پاشا جو ایک بزدل اور کافر ماغ وزیر اعظم تھا،
اتحادیوں سے مل گیا تھا، اوس نے تمام شاہی مقامات اور قلعوں پر
اتحادیوں کو قبضہ دیدیا تھا۔ ادھر اتحادیوں نے ترکی حکومت کو تقسیم کرنا
شروع کر دیا تھا، اور تھریس وسمرنا ایسے زرخیز ترکی صوبے یونان کو دیدائی
تھے، جنپر قابض ہوتے ہی یونان نے وہ مظالم شروع کر دیئے جنکے تصور سے
روح لرزاں ہے، غرض ان مظالم کے دفاع ورد کے لئے احرار ترکوں نے
اناطولیہ میں جد و جہد شروع کر دی، اونھوں نے کل ترکی حکومت کو اتحادیون
سے آزاد کرانے کی قسم کھائی اور اپریل ۱۹۲۰ء سے یہ تحریک زیر سر گردگی
حضور محترم تدبیر پناہ مارشل مصطفےٰ کمال پاشا، دنما ہوئی اناطولیہ میں ترکان
احرار کی اس تحریک نے قسطنطنیہ کے غیور وملت پسند ترکوں کے لئے
ہلاکت وبربادی کا ایک نیا دروازہ کھولدیا، اور اب اتحادیوں نے اون

Marfat.com

تمام ترکوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائیاں شروع کردیں جو
قسطنطنیہ میں رہ کر ترکان اناطولیہ کی تائید چاہتے تھے، پھر بھی ترکان
قسطنطنیہ نے غلامی و ماتحتی کی زندگی اختیار کرنے سے انکار کردیا اور
وہ ہر طرح ترکان اناطولیہ کے ہمنوا بن گئے، ادھر تھریس وسمرنا میں جو
قیامت خیز مصائب ترکی آبادی پر ڈہائے گئے اونہوں نے قسطنطنیہ
کی آبادی کو اور بھی آتش زیر پا کردیا، اور اب ہر ترک نے تہیہ کیا کہ
وہ اپنی جان دیکر ملک وملت کو آزادی کی نعمت دلائیگا، پس ان حالات
کے ماتحت کیسے ہوسکتا تھا کہ ترکی قوم کی مایہ نازمشن خاتون محترمہ
خالدہ خانم کے فضیلت نشان اور قوم پسند دل میں کوئی تڑپ پیدا
نہوتی آخر کار خالدہ خانم اوٹھیں اور انہوں نے ٹھیک اوس وقت
جبکہ قسطنطنیہ کے احرار مجاہدین انگورہ کی تائید وتحریک کے جرم میں
قید و نظربند کئے جارہے تھے کھلم کھلا ترکان انگورہ کی اعانت کیلئے
ملک و قوم کو بیدار و آمادہ کرنا شروع کردیا اپنے شوہر ڈاکٹر عدنان کو
اونہوں نے قسطنطنیہ سے انگورہ بھیجکر وطنی مدافعت پر آمادہ کیا،
غرض خالدہ خانم قسطنطنیہ میں تمام ترکی قوم کی رہبری کے لئے ایک
سیاسی لیڈر کی حیثیت سے سرگرم عمل ہوگئیں، اونہوں نے تقریروں
اور جلسوں کے ذریعہ ترکان قسطنطنیہ میں حب وطن اور مدرفعت وطن کی

Marfat.com

جذبات برانگیختہ کرنا شروع کر دیا، وہ نہایت بے باکی سے مصروف
عمل ہو گئیں، اور داماد فرید کی گورنمنٹ پر بھی اونہوں نے "ترکی
شاہی حقوق" کی حفاظت کے لئے زور دیا، اور روز بروز ان کے
عمل کا پیمانہ ترقی کرتا گیا،[1] اونہوں نے علاوہ ترکی قوم کی مدافعت
کے بعض تورانی و تاتاری اقوام کے اتحاد و آزادی کے لئے بھی
جد وجہد کی، اونہوں نے جمہوریہ آذر بائیجان کی آزادی کے موقع پر
قسطنطنیہ میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا تھا جس میں وہ خود صدر جلسہ
تھیں، اس جلسہ میں اونہوں نے "کمزور اقوام خصوصاً اسلامی افراد کی
عام آزادی" پر اظہار خیالات کرتے ہوئے ذیل کے الفاظ ارشاد فرمائے،

ممکن ہے کہ میں ترکی حکومت کے اثرات و اقتدار کو تجارا و تاشقند تک
پھیلتا دیکھنے کے لئے زندہ ہوں، لیکن اگر میں اوس سلطان
ترکی کے دور حکومت میں ہوتی جنہوں نے وائینا دار السلطنت
آسٹریا کو محاصرہ کی دھمکی دی تھی تو شاید میرے دل کو قدرے
تسکین ہوتی، لیکن مغرب کی کسی کامیابی اور فتح سے میرے
دل کو یہ مسرت و خوشنودی حاصل ہوئی جو حکومت اسلامیہ
آذر بائیجان کی خودمختاری کی روح افزا خبر نے میرے دل میں پیدا کر دی ہے

---

[1] سیاست ۲۵ ر اپریل ۱۹۲۳ء

Marfat.com

خالدہ محترمہ کی ان تمام سیاسی مصروفیتوں میں جو بات سب سے
زیادہ تعجب انگیز ہوسکتی ہے وہ یہ تھی کہ اتحادیوں نے اونہیں گرفتار
نہ کیا اس کے جواب میں رپورٹر نے لکھا تھا کہ وہ پہلے پہل اسوجہ سے
گرفتار نہیں کی گئیں، کہ وہ عورت تھیں۔ اور انہوں نے اسوقت تک
اتحادیوں کے خلاف کوئی نفرت وحقارت نہیں پھیلائی تھی اور نہ انہوں نے
کسی اہم سازش میں حصہ لیا تھا، لیکن جب ۵ رمئی ۱۹۱۹ء میں بزدل
یونانیوں نے سمرنا میں حشر انگیز مظالم شروع کردیئے ترکی آبادی
آگ وخون میں جھونکنا شروع کردیا، لاکھوں ترک بچے بوڑھے عورتیں
اور نوجوان تلوار کے گھاٹ اتارے جانے لگے تو خالدہ ممدوحہ کے جذبۂ
ہمت میں ایک ولولہ انگیز تڑپ پیدا ہوگئی اور وہ ان ہولناک مظالم پر
بےچین ہوگئیں۔ اُنہوں نے ان مظالم کے انسداد کے لئے قسطنطنیہ پر
زبردست ایجی ٹیشن شروع کردیا، گویا اب تک وہ نہایت آئینی طریق پر
کام کررہی تھیں مگر اب اونہوں نے اتحادی منصوبوں کے خلاف سخت
سے سخت تدابیر اختیار کیں، اونہوں نے انسداد مظالم کے لئے عظیم الشان
جلسے منعقد کئے اور بڑے بڑے ترکی مدبرین کو ان جلسوں میں مدعو کیا
اسوقت خالدہ خانم کے ساتھ تمام قسطنطنیہ تھا لاکھوں ترک اُٹھ کھڑے
ہوئے اور اُنہوں نے خالدہ کی آواز کو لبیک کہا خالدہ خانم

Marfat.com

خداداد فضل و کمال کا یہ اثر تھا کہ ہر بڑے سے بڑے جلسہ کی وہی صدر بنائی جاتی تھیں، خالدہ خانم کے ان جلسوں نے اتحادیوں کا ناطقہ بند کر دیا تھا خصوصاً انگلستانی جرائد چیخ اوٹھے تھے اور انہوں نے خالدہ خانم کے اثر کو محسوس کرتے ہوئے سمجھ لیا تھا کہ اگر آتش بیاں خالدہ کو قسطنطنیہ میں اسی طرح جلسوں میں تقریر کا موقع دیا گیا تو وہ ایک دن ضرور اتحادیوں کا سنگھاسن ہلا کر ادہیں گی

مذکورہ حالات بھی ایک حد تک نہایت آئینی تھے، اور گو قسطنطنیہ میں خالدہ خانم نے پوری قابلیت سے اتحادیوں کے خلاف پروپگنڈا کیا لیکن ان تمام کارروائیوں نے اتحادیوں کے طرز عمل کو نہ بدلا، اسکی ظاہر وجہ یہی تھی قسطنطنیہ کی گورنمنٹ کا صدر رکن داماد فرید اتحادیوں کا دوست تھا، پس جب خالدہ خانم نے اتحادیوں کے طرز عمل کو ناقابل اطمینان پایا تو بہادر و دی حوصلہ خالدہ نے نہایت اہم ذرائع مدافعت اختیار کئے، انہوں نے قسطنطنیہ کی ترکی عورتوں کو ترکان انگورہ اور حفظ وطن کے لئے تیار و آمادہ کیا، انہوں نے پوری جرات و بیباکی سے ترکی عورتوں کو اس خونچکاں جد و جہد کے لئے ابھارنا شروع کیا اور بکمال فراست ان جوان ہمت عورتوں کی اندرون قسطنطنیہ متعدد انجمنیں قائم کیں، جنکا واحد مقصد "حفظ وطن" اور ترکان انگورہ کی

اعانت، تھا، میں نے ابتدائے کتاب میں ترکی خواتین، کی بیدار
سکے جو اسباب بیان کئے ہیں یہ انہیں کا نتیجہ تھا کہ خالدہ کی اپیل تر
خواتین میں بہت جلد مقبول و کامیاب ہو گئی، اور بیدار مغز قوم پر
ترکی خواتین خالدہ کے ساتھ ہو گئیں، قسطنطنیہ کی تقریباً ۹۵ فیصد
ترکی خواتین نے خالدہ کے ساتھ کام کرنے کا ارادہ ظاہر کیا، او
وہ عملاً اس اہم خدمت کے لئے تیار ہو گئیں، جب خالدہ خانم نے
ترکی خواتین کے ولولۂ عمل کو محسوس کر لیا تو انہوں نے بطریق عمل ا
خواتین کی تین انجمنیں بنائیں۔

۱) ترکی خواتین مقیم قسطنطنیہ کی پہلی جماعت جو امراء و تعلیم یافتہ طبقہ
سے متعلق تھی ترکی مظلومیت اور انتزاع حقوق کی مدافعت میں
تحریر و تقریر کے ذریعہ دنیائے انصاف کو اپنی ہمدردی اور اعا
کے لئے متوجہ کرتی تھی،

۲) ترکی خواتین کی دوسری جماعت اتحادیوں اور ترکی گورنمنٹ
کی خفیہ سازشوں اور معاہدوں وغیرہ کی اطلاع انگورہ گورنمنٹ
دیتی تھی، چنانچہ سنہ ۱۹۲۰ء میں ہندوستان کے مشہور دو رخی صحف
صغیر کو انگورہ میں جس ترکی خاتون نے گرفتار کرایا وہ اسی مجلس
رکن اور خالدہ خانم کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والی مخبر

تھی جس کا نام جناآن ہے،

(۳) ترکی خواتین کی تیسری جماعت میں نہایت جری اور بہادر خواتین کام کرتی تھیں ان کا کام مجاہدین انگورہ کو خفیہ طریق پر قسطنطنیہ سے ہتھیار اور سامان حرب بہم پہونچانا تھا ترکی خواتین کی یہ وہ بہادر وذی حوصلہ جماعتیں تھیں جنہیں۔ جو ان ہمت خالدہ نے مرتب کیا تھا اور ان جماعتوں نے ترکان انگورہ اور حفظ وطن کے لئے جو گراں پایہ خدمات انجام دیں اونہیں میں آگے چلکر تفصیل کے ساتھ بیان کروں گا، لیکن مذکورہ تہلکہ انداز اور عظیم الشان انہماک عمل میں خالدہ محترمہ کی ایک ایسی کارروائی کا اظہار ضروری ہے جو مذہب پسند طبقہ کی دلچسپی اور مذہب ناشناس مسلمانوں کی عبرت کے لئے اپنے اندر سیکڑوں بصیرتیں رکھتی ہے

خالدہ محترمہ نے جب قسطنطنیہ میں آغاز عمل کیا تو انہوں نے عام جلسوں میں تقریر کے لئے تمام مذہبی اعتبارات کو ملحوظ رکھتے ہوے تقدس پناہ حضور شیخ الاسلام سے حسب ذیل الفاظ میں درخواست کی تھی،

"میں مذہب وملت اور ترکی کے جائز حقوق کی حفاظت"

"کے لئے جس جد وجہد کا آغاز کرنا چاہتی ہوں اوسمیں"

جب مجھے عام جلسوں میں مردوں کے سامنے تقریر کرنا پڑیگی،
لہذا میں تقدس پناہ سے ملتجی ہوں کہ مجھے دستور مذہبی
کے تحت ان عام جلسوں میں تقریر کی اجازت دیجائے۔

ملاحظہ ہو ڈیلی میل لندن
مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۲۱ء

اس عبارت سے خالدہ خانم کی مذہب پرست طبیعت کا اندازہ ہوگا اور یہ سمجھا جاسکیگا کہ خالدہ محترمہ باوصف ایک جدید فیشن ایبل اور مغربی تعلیمیافتہ عورت کی حیثیت سے کس درجہ مذہبی احترام کی دلدادہ ہے، خالدہ محترمہ ہمیشہ برقعہ پوش رہتی ہیں، اونہوں نے سوائے میدان جنگ کے کبھی اپنے چہرہ کو بے محابا نہیں کھولا، گویا وہ ایک پکی مسلمان اور مذہب کے جزئی سے جزئی حکم و شعار کی پابند عورت ہیں کاش خالدہ محترمہ کے اس طرز عمل کو مولانا حسرت موہانی پڑھ لیں۔

الغرض خالدہ محترمہ نے جب قسطنطنیہ میں مذکورہ جماعتوں کی بنیادیں استوار کیں اور خود بھی نہایت بے باکی سے میدان عمل میں سرگرم کار ہوگئیں تو اب اتحادیوں کے لیے مشکل ہوگیا کہ وہ خالدہ کو آزاد چھوڑ دیں لہذا اتحادی ممبروں نے خالدہ کی نگرانی شروع کردی اور اب وقت آگیا کہ خالدہ قسطنطنیہ میں اتحادیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوجائیں

بس اس حالت کے پیدا ہوتے ہی خالدہ محترمہ نے بجائے ترکِ عمل کے
اناطولیہ فرار ہو جانے کا خطرناک ارادہ کر لیا، اور عین اُسی رات کو
جب کہ اتحادیوں نے خالدہ کی گرفتاری کے احکام صادر کر دیئے تھے
خالدہ قسطنطنیہ سے روپوش ہو گئیں اور وہ اپنے محبوب مامن یعنی رابرٹسن
کالج میں چھپ گئیں خالدہ محترمہ کی اس روپوشی کے لئے مختلف اطلاعیں
شائع ہوئی ہیں، کسی میں بیان کیا گیا ہے کہ خالدہ رابرٹسن کالج میں کافی
عرصہ تک پوشیدہ رہیں کسی میں لکھا ہے کہ خالدہ نے ارکان کالج سے
بھی اپنی پوشیدگی کے اسباب بیان نہیں کئے بہر کیف یہ صحیح ہے
کہ وہ رابرٹسن کالج میں پناہ گزیں ضرور ہوئیں، اور جب اناطولیہ جانے
کے اسباب مکمل ہو گئے تو وہ شب کی تاریکیوں میں ایک کشتی کے
ذریعہ قسطنطنیہ کو خیرباد کہکر اناطولیہ روانہ ہو گئیں، اور بحری سفر کے بعد
وہ خچر پر سوار ہو کر دشوار گذار راستوں سے انگورہ پہونچ گئیں،

خالدہ محترمہ کی اس فراری کے متعلق ایک انگریزی نامہ نگار نے
لکھا تھا کہ خالدہ خانم اور اُن کے فاضل شوہر ڈاکٹر عدنان بے قسطنطنیہ
سے گرفتار کر کے مالٹا بھیجدیئے گئے تھے اور وہاں سے یہ دونوں میاں
بیوی فرار ہو کر انگورہ پہونچ گئے، لیکن کثیر اطلاعیں اس خبر کی تردید
میں ہیں اور خالدہ محترمہ کا انگورہ اسی طرح پہونچنا صحیح ہے جس طرح:-

Marfat.com

میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ خالدہ کے اس عزم اور سفر کی پریشانیاں کوئی غیور دماغ محسوس کر سکتا ہے؟ کیا یہ کوئی معمولی واقعہ ہے کہ خالدہ نے محض ملک و قوم اور دین حنیف کی حفاظت و خدمت کے لئے خود کو ہلاکت بار سفر میں چھوڑ دیا۔ وہ جب باسفورس سے شب کو سیاہ لباس پہنکر بحری سفر کے لئے نکلیں تو اسوقت اتحادی جنگی جہاز بندرگاہوں پر اپنی آتش فشاں توپوں کے دہانے سیدھے کئے کھڑے تھے، شب کی ڈراونی تاریکیاں فضائے ارض کو اس طرح گھیر چکی تھیں کہ خالدہ کو اپنے مقررکردہ بندرگاہ کا راستہ بھی نہ مل سکا اور وہ اسی بے راہ روی میں ایک ایسے بندر پر پہونچ گئیں جہاں قریب تھا کہ وہ یونانی نگہبانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو جائیں مگر اُن کے ایک رفیق کی آواز نے اُنہیں عین وقت پر اس خطرہ سے بچالیا اونھوں نے دریا میں بجائے کسی محفوظ جہاز کے ایک ہلکی کشتی پر سفر کیا جو بحری خطروں سے ہمیشہ گھری رہتی ہے، اونھوں نے ساحل اناطولیہ پر پہونچکر بری راستہ ایک خچر پر طے کیا جسکی تکالیف کا اس نسبت سے اندازہ کیجئے کہ خالدہ کوئی مشتاق جفاکش سپاہی تو نہ تھیں جو راستہ کی تمام مشکلات اور سواری کی تکالیف کو آسانی سے قبول کرلیتیں

Marfat.com

وہ تو ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ناز پروردہ خاتون تھیں وہ ترکی قوم کی لیڈر و سردار تھیں جو بڑے بڑے مدبرین کے دماغوں پر حکومت کرتی تھیں کیا خالدہ کو بھوک و پیاس کی عقل سوز تکالیف نے نہ گھبرا ہوگا؟ کیا وہ راستہ کی درازی اور تنہائی سے گھبرا نہ گئی ہوں گی؟ کیا انہیں تنہائی اور اس غربت نے نہ ستایا ہوگا جبکہ وہ بے یار و مددگار آناطولیہ کے وسیع جنگلوں اور ریگزاروں سے گذر رہی تھیں؟ کیا انہیں وطن عزیز کی راحتیں اور سکون بخش نیند یاد نہ آتی ہوگی؟ ہاں یہ سب کچھ تھا مگر ان تمام حوصلہ شکن اور صبر آزما تکالیف کو جس جوہر نے اطمینان و مسرت سے بدل دیا تھا افسوس کہ وہ ہم میں تو نہیں مگر ہاں خالدہ خانم میں بدرجہ اتم موجود تھا، اور وہ حُبِ وطن حُبِ مذہب جذب آزادی، ایثار و فدویت، عمل و پیہم عمل اور سب سے آخر یہ کہ خدائے قدیر و قادر پر پختہ اعتماد و ایمان تھا جس نے دل و دماغ کو امید و کامرانی کے حوصلہ فزا جذبات سے معمور کر دیا تھا، وہ ملک و مذہب کی خدمت کے لئے تیار ہوئی تھیں، وہ بے کسوں کو استقلال و آزادی کی نعمت سے شادکام بنانے نکلی تھیں، وہ ابنائے ملک و ملت کے تحفظ اور بقائے دین متین کے لئے چلی تھیں، اور یہی وہ

آخری مگر مقدس جذبہ عمل تھا جس کی وجہ سے خدائے رحیم و رحمٰن نے انکے لئے زمین کو لپیٹ دیا اور سفر کی تمام دلگداز و دل شکن مصیبتیں اون کے لئے آسان ہو گئیں، اور وہ بخیر و خوبی انگورہ پہونچ گئیں کہ یہی بدلہ ملتا ہے خدائے قدیر قدوس کی طرف سے مخلصین کو،

———— (*) ————

دار السلام انگورہ میں خالدہ کا داخلہ اوس وقت ہوا جبکہ دانایان انگورہ اناطولیہ میں ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھ رہے تھے جس کے اصول حکمرانی اسلام کے صحیح اور عدالت نواز معیار پر مبنی ہیں ظاہر ہے کہ اسوقت ترکان انگورہ کے سامنے اگرچہ حفظ وطن اور دشمن کو ملک سے مار بھگانے کا نہایت اہم و اقدم مسئلہ پیش تھا، مگر جس قوم کے عروج و کمال کا زمانہ آتا ہے تو خدائے حکیم و فیاض اوس کے افراد کے تمام قوائے عملی کو ایک ما فوق الفطرت قوت کے ساتھ بیدار کر دیتا ہے، چنانچہ اس نازک وقت میں جبکہ احرار انگورہ کو میدان جنگ کی مصروفیتیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں اون کا انگورہ میں بیٹھ کر ایک بدیع المثال حکومت کی اندرونی اصلاح و تنظیم کا نتیجہ مبداء فیاض کی اوس بخشش و موہبت کی دلیل ہے جو محض کسی ترقی پانے والی جماعت ہی کا نصیب ہو سکتی ہے غرض

اسوقت ترکان انگورہ کو حکومت کی داخلی اصلاح و ترتیب کے لئے جن متجر دماغوں کی ضرورت تھی اوسے خالدہ کی آمد نے ایک حد تک پورا کردیا، اور اسی لئے خالدہ خانم کا انگورہ میں وہ شاندار استقبال کیا گیا کہ بیان سے باہر ہے، آپ کو فوراً انگورہ کی سیاسی جماعت میں شریک کرلیا گیا،

انگورہ میں ابتدأً خالدہ خانم بحیثیت رکن پارلیمنٹ کے شریک عمل ہوئیں، اور اون قوانین کی ترتیب میں بیش از بیش اور نہایت قیمتی امداد دی جو جمہوریہ انگورہ کے لئے مرتب کئے جارہے تھے، خالدہ محترمہ کے یہ سیاسی مشورے ایوان حکومت میں بلا کسی مخالفت کے منظور کئے جاتے تھے، اور یہ اسی سیاسی انہماک اور خالدہ کے غیر معمولی تبحر کا نتیجہ تھا کہ جب ۱۹۲۰ء کے آخری ایام میں انگورہ گورنمنٹ کا نیا کابینہ منتخب ہوا تو خالدہ خانم کو بالاتفاق انگورہ کیبنیٹ میں دولت علیہ انگورہ کا وزیر تعلیمات مقرر کیا گیا، اور خالدہ اب بحیثیت وزیر کے ایک عظیم الشان حکومت کے ایوان سیاسی میں داخل ہوگئیں جس وقت خالدہ خانم کو انگورہ گورنمنٹ نے وزیر تعلیمات مقرر کیا تو اُس وقت نہ صرف دنیائے اسلام بلکہ یورپ کے منصب علمی و سیاسی طبقات میں ہل چل مچ گئی، اور یورپین اخبارات وار باب

نے صاف صاف کہدیا کہ جس طرح دنیا میں ترکوں نے حکومت کے شعبہ انتظامی میں خالدہ کو وزیر تعلیمات مقرر کرکے اپنی بیدار قومیت کا ثبوت دیا ہے اوسی طرح خالدہ خانم سب سے پہلی وہ صاحب کمال عورت ہے جس نے کسی زبردست حکومت میں اسقدر اہم اور جلیل القدر عہدہ حاصل کیا ہے۔

الغرض جسوقت خالدہ خانم کو عہدۂ وزارت سپرد کیا گیا یہ وقت حکومت انگورہ اور اناطولیہ کے لئے نہایت کرب واضطراب کا وقت تھا، کیونکہ قسطنطنیہ پر اتحادی جنگی جہازون کی موجودگی اور ناکہ بندی نے اناطولیہ پر ہر قسم کی امداد واعانت کا راستہ بند کردیا تھا، یونانی فوجیں اندرون اناطولیہ بڑہی چلی آرہی تھیں، اور ملک میں سکون واطمینان کا نشان بہی نہ تھا یونانی افواج کی تباہ کن پیشقدمی کے باعث اناطولی باشندے گوناگون اور بربادکن مصایب میں مبتلا تھے اور یہ اضطراب اس درجہ بڑہا ہوا تھا کہ خود دانایان انگورہ مدافعت کے اسباب ووسائل میں منہمک تھے، اس وقت ہر شخص کے نزدیک سب سے اہم خدمت دشمن کا ملک سے قطعی استیصال ومقابلہ تھا۔ کیونکہ اندرون اناطولیہ یونانی افواج کی غارت گر پیشقدمی اور اسکی شہر وغیرہ جنگی مقامات کے چہن جانے سے اناطولی باشندوں

میں عام تشویش پھیل گئی تھی، پس مذکورہ خطرناک حالات میں ظاہر ہے
کہ کوئی علمی و تعلیمی تجویز یا اسکیم کس طرح ملک میں نفاذ پذیر ہو سکتی ہے؟
اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ جب کوئی حکومت خطرات جنگ میں گھر جاتی ہے
تو وہ اپنی تمام تر اندرونی اصلاحات، تجارت، اور درآمد و برآمد کی
سلسلوں کو روکدینے پر مجبور ہوتی ہے، اور جبتک ملک کو داخلی سکون
و اطمینان حاصل نہیں ہو جاتا اوس وقت تک حکومت کسی دوسرے
شعبہ کی اصلاح نہیں کرتی، بلکہ وہ سب سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو
ایک مرکز پر جمع کر کے دشمن کو ملک سے باہر نکالتی ہے، پھر زمان امن و
امان میں وہ کسی دوسری طرف متوجہ ہوتی ہے، لیکین یہ خالدہ خانم کی
انتہائی حوصلہ مندی تھی کہ آپ نے اناطولیہ کی ان خوننابہ فشانیوں
اور حالت جنگ ہی میں اناطولیہ اور ممالک محروسہ انگورہ کی تمام آبادی
کے لئے ایک زبردست تعلیمی لائحہ عمل تیار کیا جسکی وسعت و اہمیت کا
اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی اسکیم میں اناطولیہ کے بڑے
بڑے شہروں، قصبوں سے لیکر گاؤں گاؤں میں ابتدائی مدارس کا
افتتاح تجویز کیا گیا تھا۔ لیکن قبل اس کے کہ خالدہ خانم کی یہ جامع اسکیم
ملک میں نفاذ پذیر ہوتی آپ کو ایک زبردست مقابلہ انگورہ پارلیمنٹ
سے کرنا باقی تھا، اور یہ اہم مقابلہ اپنی وسیع تعلیمی اسکیم کے مصارف

منظور کرانا تھا، لیکن یہ منظوری اس لئے دشوار تھی کہ اسوقت انگورہ پارلیمنٹ میں ایسے وزرار کام کر رہے تھے جو "ضروریات جنگ" کو تمام لوازم پر مقدم رکھتے تھے انگورہ کے ہوس آف لارڈس میں حضور ذی جاہ تہور پناہ مارشل مصطفےٰ فوزی پاشا چیف آف دی اسٹاف کی ذات ہی تنہا ایسی تجاویز کی مخالف تھی اور ان کی تمام جنگی پارٹی اس وقت مقاصد جنگ کی موئد وطرفدار تھی، لہذا ایسی صورت میں کہ جنگی پارٹی اور تمام دوسرے وزرار ضروریات جنگ کے تکفل وسربراہی کے موئید ہوں کسی تعلیمی لائحہ عمل کے لئے وزارت مال سے کوئی گراں قدر بجٹ منظور کرالینا آسان نہ تھا، لیکن یہ خالدہ خانم ہی کی خداساز اہلیت اور پوزیشن کا اثر تھا کہ آپ نے جسوقت انگورہ پارلیمنٹ میں یہ بجٹ پیش کیا تو وہ بہت قلیل مخالفت کے بعد منظور ہو گیا، صرف وزیر مال دانش پژوہ ہز اکسلنسی حسین جمیل بے نے یہ ترمیم پیش کی تھی کہ شہر وقصبات کے بعد "گاؤں" میں ابتدائی مدارس کا افتتاح فی الحال جنگی ضروریات کی وجہ سے ملتوی کر دیا جائے لیکن جسوقت فاضل خالدہ خانم نے اس ترمیم کے خلاف تقریر کی اور بہ دلایل اس ضرورت کو واضح کیا اور صدر پارلیمنٹ ڈاکٹر عدنان بے نے آراء کا شمار کیا تو ۴۶ میں سے ۳ رائیں خالدہ کے

Marfat.com

خلاف تھیں باقی تمام ارکان نے خالدہ کی موافقت کی جیسے جنیر ہال کی ترمیم رد کر دی گئی
خالدہ خانم کا مکمل بجٹ منظور کرا لیا، وزیر ہال کی ترمیم کو رد کرتی ہوئے
تقریر کی تھی اوس میں اونہوں نے علاوہ تعلیمی ضروریات و فوائد کو ثابت
کرتے ہوئے یہ نہایت دانشمندانہ مقصد ظاہر کیا گیا کہ
اسوقت جبکہ ہم آگ و خون کے دریا میں دھکیل دیے گئے ہیں اور
ہم پر مصیبت کی دل بادل امنڈ رہے ہیں دشمن چاہتا ہے کہ
ہمیں کسی نہ کسی طرح دنیا میں ذلیل ثابت کرے آرمن و یونانی
پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، یورپ کہتا ہے کہ ہم بربریت اور جہل
کے حامی ہیں لہذا ہمارا کامیاب احساس یہ ہوگا کہ ہم ان
مصائب و آلام میں گھر کر بھی اپنی ماتحت رعایا کی دماغی و ذہنی
اصلاح کر کے دشمنوں کو دکھلا دیں کہ ترک کس طرح
علوم و معارف تہذیب و ترقی کے دلدادہ ہیں۔
خالدہ محترمہ کا یہ و بلند پایہ مقصد و منشا تھا جسے بیدار مغز ترکوں نے
قبول کر لیا، گویا خالدہ نے اس اسکیم کے ذریعہ ترکوں کی اوس پہلو کو روشن
کر دیا جسے متعصب یورپ کی پروپیگنڈا نے عرصہ سے تاریک بنا رکھا تھا
خالدہ خانم کی اس نازک وقت میں تعلیم کو فروغ دینے والی اسکیم نے جو
تبلیغی اثر یورپ میں پیدا کیا اوسے یوروپین دماغوں نے کس نسبت سے

محسوس کیا؟ اس کا جواب فرانس کی مشہور ترک دوست سیاست دال خاتون مس گالف نے تفریحات القرہ، میں اس طرح لکھا ہے

مجھے حدود اناطولیہ میں جس چیز نے سب سے زیادہ خوش کیا وہ پہلا گانوں گانوں اور قصبہ قصبہ میں ابتدائی مدارس کا افتتاح ہے جو اوس زبردست تعلیمی لائحہ عمل کا نتیجہ ہے جو خالدہ خانم وزیر تعلیمات نے مرتب کیا ہے، اور جسے منظور کرانے میں او نہیں اپنی لاثانی قوت استدلال صرف کرنا پڑی تھی اناطولیہ میں تنہا مدارس کی کثرت اون یورپین متعصب مبلغین کا کافی اور دندان شکن جواب ہے جو وہ ترکوں کی جہل دوستی کے متعلق بیان کرتے رہتے ہیں،،

غرض ان حالات کے تحت خالدہ خانم نے جب اسکیم منظور کرالی تو اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے اونہوں نے تدابیر اختیار کیں، لیکن یہ وقت اور کام خالدہ کے لئے پارلیمنٹ کی مخالفت سے بھی زیادہ سخت تھا، کیونکہ اس وقت اناطولیہ اور انگورہ میں اسقدر وسیع پیمانہ والی تعلیمی اسکیم کے اجراء وعمل کے لئے جو ضروری چیزیں درکار تھیں، وہ خاطر خواہ میسر نہ تھیں مثلاً سب سے پہلے بہ تعداد کثیر اساتذہ، پروفیسرز، اور معلمات کی ضرورت تھی لیکن اناطولیہ اسقدر تعداد بہم پہونچانے سے قاصر تھا، دوسری ضرورت مدارس اور کالجوں کے لئے عمارتوں کی فراہمی تھی سو ضروریات جنگ نے انہیں بھی

کمیاب بنا دیا تھا، لہذا ایسی صورت میں خالدہ خانم کی یہ وسیع تعلیمی تجاویز بیکار تھیں، لیکن یہ ذی حوصلہ عورت اس کمی سے مطلق نہ گھبرائی، بلکہ آپ نے قسطنطنیہ کے اساتذہ، اور معلمات کو اس خدمت کی طرف توجہ دلائی اور ان کو اُنہیں، قومیت کے جذبات سے متاثر کر کے انگورہ پہونچنے کی دعوت دی، اُنہوں نے مدارس کی عمارتوں کے لئے اندرون اناطولیہ وہاں کے تجار و متمولین سے درخواست کی جنہوں نے فوراً اپنی عمارتیں تعلیمی ضروریات کے لئے خالدہ کے سپرد کر دیں، اور اسطرح یہ وسیع تعلیمی اسکیم نفاذ پذیر ہوگی خالدہ محترمہ نے ماہرین اور اساتذہ قسطنطنیہ سے انگورہ میں خدمات انجام دینے کے لئے جو اپیل کئے تھے وہ منجانب صدارت انگورہ حضور مصطفےٰ کمال پاشا کے نام سے ہندوستانی جرائد میں بھی شائع ہو چکی ہیں یہ اپیل ہوائی جہازوں کے ذریعہ پہونچائے گئے تھے، چنانچہ قسطنطنیہ کی بیدار مغز اور آزاد آبادی سے ارباب علم و کمال جوق جوق انگورہ پہونچ گئے اور اسطرح یہ وسیع تعلیمی اسکیم عملی صورت میں کامیاب ہو گئی، ملک میں متعدد اسکول و کالج کھولے گئے، اور خاص دار السلام انگورہ میں شاہی جامع مسجد کے مقابل انگورہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا گیا، اور یہی وہ عظیم الشان یونیورسٹی ہے جو ایشائے کوچک کا مرکزی دار العلوم کہا جا سکتا ہے - ان ابتدائی تعلیمی امور کے بعد خالدہ محترمہ نے اپنی اسکیم کو اور وسعت دی اور

اونھوں نے ترکی تیم بچوں اور لڑکیوں کے لئے تعلیم کو مفت ولازم ،، کر دیا اس کے بعد آپ علوم و معارف کے دوسرے شعبوں کی طرف متوجہ ہوئیں اور آپ نے ممالک محروسہ انگورہ کا ایک طویل دورہ کیا جس میں علاوہ تعلیمی امور کی جانچ کے ساتھ آپ نے خواتین اناطولیہ کو کسب علوم و فنون کی طرف متوجہ کیا اور اونھیں علمی فوائد ذہن نشین کرائے۔ پھر انگورہ واپس ہو کر اونھوں نے جدید اصول پر ایک ،، زنانہ کالج ،، کھولدیا جس میں اناطولیہ عورتوں کو سائنس ڈاکٹری قانون اور صنعت و حرفت کی تعلیم دیجاتی ہے اس زبردست زنانہ کالج کے متعلق مس گالآف لکھتی ہیں کہ

،، اناطولیہ کا زنانہ کالج خصوصیت سے قابل ذکر ہے اس میں ترکی عورتوں ،، کو ،، ڈاکٹری ۔ سائنس ،، اور ،، انجینیری ،، کی تعلیم دیجاتی ہے ڈاکٹری کی تعلیم کیلئے اسلحہ اور اوزار بھی فراہم کئے گئے ہیں ،،

،، خالدہ خانم کے نزدیک چونکہ عورتیں بھی مردوں کے مانند توائے عمل رکھتی تھی اس لئے آپ نے خصوصیت سے تعلیمات نسواں کے ہر شعبہ کی تکمیل کو ملحوظ رکھا اونھوں نے عورتوں کی تعلیم میں جہاں ڈاکٹری ، سائنس ، انجینیری دینیات ، اور قانون ایسے فنون عالیہ کی تعلیم کو عام کیا وہاں اونھوں نے فنون لطیفہ سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے بھی درسگاہیں قایم کیں چنانچہ اوائل ۱۹۲۱ء میں اونھوں نے عورتوں کے لئے موسیقی کا ایک اسکول

Marfat.com

کھولدیا جس میں اناطولیہ کی عورتیں تعلیم پاتی ہیں، اس اسکول نے تھوڑی ہی
مدت میں خاصی ترقی حاصل کرلی اور اسکی کامیاب طالبات آج اس فن
کے ذریعہ ملک وقوم کی خدمت میں مصروف ہیں، آپکو حیرت ہوگی کہ ماہرین
موسیقی کو ملک وقوم کی خدمت سے کیا تعلق ہے؟ اس کے جواب کے لئے
احمد امین بے ایڈیٹر اخبار وقت،، اور اخبار مارننگ پوسٹ لندن کے
نامہ نگار نے اپنے سفر انگورہ کے حالات میں لکھا ہے۔ کہ

"انگورہ پارلیمنٹ کے ایوان کے سامنے ایک چھوٹا سا خوشنما تھیٹر
دو ہے۔ اس میں انگورہ کی خوش الحان لڑکیاں اپنے قومی ترانون
دو سے ادن ارکان پارلیمنٹ کے تھکے ہوے دماغوں کو مسرور بناتی"

"وہیں جو دن بھر ایوان پارلیمنٹ میں مصروف عمل رہتے ہیں،
ان کے ترانے اسقدر اثر انداز ہوتے ہیں کہ سامعین کے آنسو جاری ہوجاتے ہین

میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ خالدہ محترمہ نے بحیثیت وزیر تعلیمات خاصہ اندرون
اناطولیہ ایک طویل دورہ کیا تھا۔ اونکی واپسی پر آپ نے ایک مبسوط
رپورٹ پارلیمنٹ کو پیش کی تھی جس میں نہایت مدلل طریق پر اناطولیہ کی
آبادی کے اعداد وشمار اور ضروریات کا اظہار کیا تھا، اسی رپورٹ میں
آپ نے بتلایا تھا کہ اناطولیہ میں پچاس ہزار دیہات ایسے ہیں جن میں تیس ہزار

Marfat.com

مدارس کھولنا چاہئے، یہ تجویز اگرچہ اوس وقت جنگی ضروریات کے تحت ملتوی کردی گئی تھی لیکن ۱۵؍جنوری ۱۹۲۳ء کے اخبار نجات بجنور نے اخبار "شکاگو ٹریبون" کے حوالہ سے اس تجویز کی منظوری کی اطلاع دی ہے گویا خالدہ خانم کا بنایا ہوا تعلیمی لائحہ عمل اسقدر اہم اور مفید تھا جو ضروریات جنگ کے معتدل صورت اختیار کرتے ہی منظور کرلیا گیا، خالدہ خانم کا یہ تعلیمی دور کوئی سال ڈیڑھ سال رہا، اور اس عرصہ میں آپنے جو گراں قدر علمی وعملی خدمات انجام دیں وہ ظاہر ہے کہ ان حد سے زیادہ مختصر اور غیر مسلسل حاصل شدہ خبروں کے ذریعہ پوری نہیں ہوسکتی ہیں، پھر بھی اسقدر حالات آپ کی فقید المثال علمی سرگرمیوں اور آپکے غیر معمولی علمی تجر کے اندازہ کے لئے بہت زیادہ کافی ہیں۔

اب میں خالدہ خانم محترمہ کے خالص وقار اور اون کی مقبول عام علمی خدمات کے متعلق بعض نہایت ممتاز اہل الرائے اصحاب کے خیالات درج کرتا ہون جس سے خالدہ کی بلند پایہ حیثیت کا اندازہ ہوگا مشہور اور معروف ترکی سیاح جناب مولانا محمد مارڈیوک پکھتال چیف ایڈیٹر بمبئی کرانیکل لکھتے ہیں کہ۔

خالدہ خانم ترکان احرار کے علمی وسیاسی ڈپانج میں بمنزلہ روح کے کام کرتی ہیں۔

مشہور فرانسیسی اخبار نویس و سیاست دان خاتون مس گالف جو خود عرصہ تک انگورہ میں مارشل مصطفٰے کمال پاشا کی مہمان رہ چکی ہیں لکھتی ہیں کہ

"میں نے بذات خود خالدہ خانم کو انگورہ کے ایوان پارلیمنٹ"
"میں دیکھا ہے جس وقت مجھ سے اول مرتبہ ملیں وہ خالص ترکی"
"لباس پہنے تھیں، وہ دوسری مرتبہ مجھ سے اسوقت ملیں جب"
"وہ ترکی یتیم خاتون کے معائنہ سے فارغ ہو کر اپنے سکونتی گاہ میں"
"چند عورتوں کو املا لکھا رہی تھیں، یہ ترکی عورت ایک قومی اعضاء"
"کی خاتون ہے اس کا علمی تجربہ صرف ترکی بلکہ یورپ میں مسلم ہے۔"
"یہ ایک ہمہ دان فاضلہ ہے جو معلمہ، ناول نگار، اخبار نویس اور"
"مصنفہ ہے خالدہ خانم وہی خاتون عورت ہے جو آنسکرو وائلڈ کی"
"کتابوں کا ترجمہ کر چکی ہے"

امریکہ کے پریس ٹوپیشن مقیم اناطولیہ کے پریذیڈنٹ مسٹر ڈومیر لکھتے ہیں کہ میں نے انگورہ میں مارشل مصطفٰے کمال پاشا کے بعد جس دلچسپ اور نہایت ممتاز شخصیت سے ملاقات کی وہ خالدہ خانم وزیر تعلیمات انگورہ تھیں جنکا علمی تبحر اور تعلیمی سرگرمیاں اسوقت ترکان احرار سے خراج تحسین وصول کر رہی ہیں۔

انگورہ گورنمنٹ کے صدر اعظم جلالت مآب و دانش آگاہ حضور حسین رؤف پاشا نے

نیویارک ہیرالڈ، کے نمایندہ سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ
شرق نے کئی صدیوں کے بعد ایک مشہور عالم عورت پیدا کی ہے
اور وہ خالدہ ادیب خانم ہیں۔

مذکورہ حصہ خالدہ محترمہ کی خالص علمی و تعلیمی خدمات سے متعلق تھا جس میں
حاصل شدہ اطلاعات کی اس مختصر سی فہرست سے قارئین کرام ممدوحہ کی بلند پایہ
اور فضیلت مآب شخصیت سے واقف ہو گئے ہوں گے، اب ممدوحہ کے ان
حالات کو بھی ملاحظہ کیجئے جنہوں نے خالدہ محترمہ کی دوسری حیرت افزا قوت کا
اظہار کیا ہے اور یہ قوت خالدہ محترمہ کے وہ جنگی کارنامے ہیں جو آپ نے
ترکان احرار کے احرار لشکروں کے ہمدوش انجام دئے خالدہ مکرمہ کی تعلیمی و
سیاسی خدمات کا آخری زمانہ جولائی ۱۹۲۱ء ہے اسوقت تک آپ بحیثیت
وزیر تعلیمات عامہ اناطولیہ میں خدمات انجام دیتی رہیں، لیکن اس ماہ کے آخر میں
ترکی جنگی ہوائی جہازوں کے ذریعہ یہ اطلاع ملی کہ یونانی لشکر انگورہ پر
ایک کاری ضرب لگانے کیلئے بڑے پیمانہ پر تیاریاں کر رہے ہیں۔ یہ وہ تیاریاں
تھیں جو ستمبر ۱۹۲۱ء میں یونان کی ایک خونچکاں پیشقدمی کی صورت میں مقام
"دوسکاریہ" پر مصدق ہو گئیں، اسوقت چونکہ ترکان احرار کی قوت
چنداں قابل اعتماد نہ تھی اس لیے ایسی خبروں سے اگرچہ انگورہ کا جنگی ایوان

مطمئن تھا لیکن عام طور پر اس حملہ کی مدافعت کے لئے اضطراب پھیلا ہوا تھا اور جنگی اسٹاف بھی نہایت وسیع پیمانہ پر مدافعت کی تیاریوں میں مصروف تھا ملک میں نوجوانوں کی بھرتی لے لئے بڑے بڑے انعام دیئے جارہے تھے اور تمام جنگی لیڈر فوجی بھرتی میں مصروف تھے، نئی نئی فوجیں فراہم اور مرتب کیجارہی تھیں، غرض ملک کا گوشہ گوشہ جنگی تیاریوں میں منہمک تھا پس ایسی حالت میں خالدہ ایسی جوان ہمت وقوم پسند خاتون کے لئے ناگزیر تھا کہ وہ ایوان تعلیم میں بیٹھ کر خموشی سے اس جنگی مشکلات ومصائب کو دیکھتی رہے۔ آخر کار اون کا جذبہ ایثار وعمل بھڑک اوٹھا اور اونہوں نے خطبند ہیا اور وطن کی مدافعت کے لئے بکمال جرأت تلوار اوٹھائی اور ایک جنگجو اور تیغ آزما سپاہی کی طرح یہ متہجر عورت میدان عمل میں آگئی،، اونہوں نے فوراً ایک جنگی لائحہ عمل تیار کیا جسکی دفعات کا یہ مقصد تھا کہ

۱- مدافعت وطن کے لئے ترکی خواتین کا ایک جرار لشکر مرتب کیا جائے

۲- بھرتی شدہ خواتین کی خدمات حسب ذیل طریق پر تقسیم کیجائیں

(الف) جو جوان عورتیں چاہیں وہ میدان جنگ مین ترکی پلٹنوں کی پیچھے خدمات جنگ انجام دیں

(ب) جو نوجوان وبہادر خواتین چاہیں وہ میدان جنگ میں ترکی مجروحین کی اعانت کا فرض انجام دیں۔

Marfat.com

(ج) تعلیم پذیرفتہ خواتین کو مردوں کی جگہ مقرر کر کے ان مردوں کو میدان جنگ کے لئے تیار کیا جائے۔

(د) رسد و باربرداری کی تمام خدمات عورتیں انجام دیں

(س) ڈاکخانوں شفاخانوں تجارتی وزراعتی شعبوں میں ترکی خواتین خدمات انجام دیں اور ان آسامیوں سے فارغ شدہ مرد خدمات جنگ ادا کریں

خالدہ محترمہ کا یہ وہ لائحہ عمل تھا جسے انگورہ کے چیف آف ڈی اسٹاف کے صدر مارشل فوزی پاشا نے فوراً منظور کر لیا، اور اس وقت سے خالدہ محترمہ کی جنگی خدمات کا دور شروع ہوتا ہے، چنانچہ اس منظوری کے بعد خالدہ خانم فوراً ملک میں دورہ کے لئے روانہ ہو گئیں۔ آپ کی جگہ عارضی طور پر ملا رشید بیگ کام کرنے لگے جو آجکل گورنمنٹ انگورہ کے مستقل وزیر تعلیمات عامہ ہیں۔ خالدہ موصوفہ نے ابتداء میں ترکوں کے ممتاز جنرل علی احسان پاشا کے ہمراہ دورہ کیا جو اسوقت جنوبی اناطولیہ میں رنگروٹ بھرتی کر رہے تھے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد خالدہ نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور بجائے شہروں کے وہ دیہات میں گئیں، جہاں اونہوں نے ترکی مستورات کے سامنے حفظ وطن اور قومی خدمت، کے موضوع پر ایسی پر زور تقریریں کیں کہ ترکی مستورات کے دل حب وطن و قربانی کے جذبات سے معمور ہو گئے۔ اور اونہوں نے کمال مستعدی سے حفظ وطن اور قومی مدافعت کے لئے خالدہ کی آواز کو لبیک کہا، خالدہ موصوفہ

Marfat.com

ان خواتین کا انتخاب کیا اور جو عورتیں خدمات جنگ کے قابل نہ تھیں اونہیں انگورہ میں
دوسری خدمات کے لئے بھیجدیا۔ خالدہ محترمہ اپنی تقریروں میں عورتوں کو اون کے
شوہروں اور نوجوان بیٹوں کو مذہب ملت پر فدا کرنے کے لئے آمادہ و تیار
کرتی تھیں اور خود انہیں ملک و ملت پر قربان ہونے کی ترغیب دیتی تھیں۔ ممدوحہ کی
ان خدمات کے متعلق لندن کے ممتاز اخبار "ڈیلی میل" نے یہ الفاظ لکھے تھے۔
مشہور ترکی مصنف خاتون خالدہ ادیب جو سمرنا پر یونانی تصرف کے سبب سے
۸ ماہ قبل اتحادی پہرہ داران قسطنطنیہ کی آنکھوں میں خاک ڈالکر مصطفیٰ کمال پاشا
کے مجاہدین میں جا ملی تھیں اور وہاں وزیر تعلیمات مقرر ہوئی تھیں اب وہ دورہ کر رہی ہیں
اور ترکی خواتین کو اکسا رہی ہیں کہ وہ ترک احرار کو مدد دیں اور مردوں کو مجاہدین میں
شامل ہونے پر آمادہ کریں۔ مصطفیٰ کمال پاشا نے کئی زنانہ لشکر بنانیکا فیصلہ کر لیا
ہے، جو ہر فوجی مستقر میں ہر کام کرینگے۔ خالدہ محترمہ کی ان تقریروں نے دیہات
کی عورتوں میں جنگل کی آگ کی طرح اثر کیا اور وہ جوق جوق خدمات جنگ کے لئے
خالدہ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئیں، اور تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی تعداد
ہزاروں تک پہونچ گئی جب ترکی عورتوں کے ہجوم کے ہجوم فوج میں بھرتی ہونے
لگے، تو خالدہ محترمہ نے ان کی فوجی تنظیم کے لئے انگورہ کے جنگی اسٹاف سے
امداد طلب کی، تاکہ ایک فوجی جماعت اس بھرتی شدہ جماعت کو قواعد جنگ کی
تعلیم دے۔ جنگی اسٹاف نے اس درخواست کو منظور کر لیا اور ایک تجربہ کار

جنگی جماعت خالدہ کے ساتھ کر دی جوان عورتوں کو قواعد جنگ سکھلاتی تھی خالدہ خانم کو
جب دیہات میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی تو وہ اندرون ملک تشریف لے آئیں
اور شہروں میں بڑے بڑے جلسے منعقد کیے جن میں شہری عورتوں سے خدمات جنگ
کے لئے اپیل کیے اونھوں نے بھرتی شدہ عورتوں کی تربیت اور فوجی تعلیم کے لئے
قواعد دان خواتین کا انتخاب کیا اور اونہیں بھرتی شدہ عورتوں کو قواعد سکھلانیکا کام
سپرد کیا اونھوں نے شہری اور تعلیم یافتہ خواتین کو بھرتی کا کام سپرد کر دیا۔ اسطرح
اناطولیہ میں بکثرت عورتیں تبلیغی خدمات بھی انجام دینے میں مصروف ہو گئیں
اور اس تدبیر کے ساتھ اونھوں نے اون فوجی افسروں کو دوسری خدمات کے لئے
آزاد کر دیا جو عورتوں کو قواعد جنگ سکھانے پر مامور تھے جب مستورات کی تعداد کافی
ہو گئی تو ایک شش ماہی کے اندر جنگی اسٹاف کے تحت اون کے چھوٹے چھوٹے دستے
بنائے گئے اور اونہیں میدان جنگ کے اون حفاظتی مقامات پر بھیجدیا گیا جہاں سے
اون کے ساتھ ملکر آگے بڑھاوے گئے تھے یہ نسوانی لشکر عموماً پلوں، تار گھر اور ریلوے
اسٹیشنوں کی حفاظت کرتے تھے،

خالدہ خانم نے ان عورتوں میں اپنی تقریروں کے ذریعہ اسقدر جوش اور ولولہ پیدا
کر دیا تھا کہ ہر عورت خود کو میدان جنگ کے لئے پیش کرتی تھی، اودھر ترکی جرنیلوں
نے اُن کی ترتیب میں زبردست جنگی اصول سے کام لیا تھا مثلاً کرنل یعقوب بے نے ترکی خواتین
ایک دستہ رات کو دشمن پر چھاپے مارنے کے لئے تیار کیا تھا، یہ وہ جانباز نسوانی دستہ

جس نے اپنی شبخونوں سے علاقہ اسمد میں دشمن کے حوصلہ پست کر دیے تھے نسوانی لشکر کا ایک حصہ سامان حرب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اپنی نگرانی میں منتقل کراتا تھا خالدہ خانم نے اپنے لشکر کے خود ہی دو حصے کئے تھے جن میں سے ایک تو میدان جنگ کی خدمات انجام دیتا تھا اور دوسرا کاروباری معاملات خصوصاً جنگی اسٹاف سے متعلق خدمات کے لئے وقف تھا۔

غرض خالدہ محترمہ کی یہ جنگی سرگرمیاں انگورہ و اناطولیہ کی بجای خود ترکی عورتوں اور خصوصاً نوجوانوں کے لئے پیغام عمل ، بن گئی تھیں اور بعد میں یہ حالت ہوئی کہ کثیر التعداد مجاہدین محض اس حمیت کے جذبہ سے متاثر ہو کر میدان عمل میں آ گئے کہ اون کے سامنے نسوانی لشکر اور جنگی والنٹیر خدمات جنگ میں مصروف تھے ان خدمات نے اناطولیہ میں خالدہ محترمہ کی ذات کو ایک با اثر لیڈر کی حیثیت میں بدل دیا ، اور انگورہ کے جنگی اسٹاف نے ان کا مع اپ خدمات کے صلہ میں اونہیں نسوانی لشکر و کا [illegible] بنا دیا ، اس اعزاز کے ملتے ہی خالدہ کی خدمات و سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہو گیا ، اب وہ خود محاذ جنگ پر جانے کے لئے تیار ہو گئیں ۔ اونھوں نے چند منتخب نسوانی دستوں کو اپنی رائے کے موافق ایسے موقع پر متعین کیا تھا جہاں سے دشمن پر کامیاب زد پڑتی تھی ، خالدہ محترمہ کو میدان جنگ میں دست بدست جنگ کرنے کا شوق تھا چنانچہ جس وقت ستمبر ۱۹۲۱ء میں مشہور یونانی حملہ شروع ہوا تو خالدہ اس وقت مع اپنے نسوانی لشکر کے میدان جنگ میں موجود تھیں اور آپ اون مجاہدین کو

جو میدان جنگ میں مجروح ہوتے تھے تحریص جنگ دلاتی تھیں مقام ''اینی بولی'' کی مشہور تاریخی جنگ میں جہاں مجاہدین۔ انگورہ سرکردہ احرار فیلڈ مارشل عصمت پاشا کی کمانڈ میں کمال مردانگی دکھا رہے تھے خالدہ ان مجاہد فوجوں کے عقب میں میں اپنے نسوانی لشکر کے ساتھ موجود تھیں، ایک ترکی نامہ نگار نے لکھا تھا کہ اگر اس جنگ میں فیلڈ مارشل عصمت پاشا ان نسوانی لشکروں کو پیشقدمی سے روک نہ دیتے تو یقیناً خالدہ خانم اس جنگ میں تمام آجاتیں کیونکہ اون کی فداکارانہ جذبات میدان جنگ کے چشم دید حالات سے بہت مشتعل ہو گئے تھے اس خبر کی تصدیق میں امریکن پریس بیورو کے صدر مسٹر ڈومیر جو اسوقت عصمت پاشا کے ساتھ میدان جنگ میں موجود تھے لکھتے ہیں کہ

> اس[1] تاریخی معرکہ میں، میں نے خالدہ خانم اور اون کی نسوانی لشکر کو جس بہادری سے صفوف جنگ میں کام کرتے دیکھا اس سے قبل میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ دنیا ایسی شجیع عورتیں پیدا کر سکتی ہے۔

معرکہ سکاریہ کے بعد خالدہ خانم فوجی مسائل میں حصہ لیتی رہیں اور اون کی جنگی دلچسپیاں اس درجہ بڑھ گئیں کہ اونہوں نے حملہ کے بعد ہی یونانی فوجوں جوابی حملہ کئے لیے، ایک جنگی اسکیم مرتب کی جس میں مواقع جنگ کی اطمینان بخش حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضور مارشل مصطفیٰ کمال پاشا پر تساہل و کاہلی کا الزام

[1] الاخبار مصر القاہرہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

ک تھا اور زور دیا تھا کہ وہ فوراً یونانیوں پر جوابی حملہ شروع کردیں، اگرچہ اسوقت
انگورہ کا جنگی اسٹاف جوابی حملہ کیلئے خود تدابیر اختیار کر رہا تھا مگر خالدہ محترمہ کا
جذبہ انتقام اسقدر مشتعل تھا کہ اونہوں نے اس تاخیر پر جنگی اسٹاف کو "کاہل"
اور وقت کو ٹالنے والا لکھا تھا اور اس سستی پر سخت طعن کی تھی
بالآخر اگست ۱۹۲۲ء کو ترکان احرار کا وہ عظیم الشان تاریخی
حملہ شروع ہوگیا جس کے ذریعہ ترکان اناطولیہ نے پورے ایشیائے کوچک اور
قسطنطنیہ تک آزاد کرالیا، اس حملہ کی تاریخی اہمیت فوجی حلقوں میں ہمیشہ یادگار
رہے گی جس میں ڈہائی لاکھ ترکی فوجوں نے فیلڈ مارشل مصطفیٰ فوزی پاشا مارشل
مصطفیٰ کمال پاشا، مارشل عصمت پاشا، مارشل نور الدین پاشا، اور مارشل
قرہ بکر پاشا ایسے جلیل القدر جنگی جرنلوں کی کمانڈ میں پیشقدمی کی تھی کہ
یار و خونریز پیشقدمی کا اس سے اندازہ کیجیے کہ اس حملہ کا محاذ مختلف
میلوں سے چار سو میل طویل و عریض تھا اور جس میں تقریباً ۳۰۰۰ ہزار پختہ کار
تیغ آزما ترکی جنرل کمانڈ کر رہے تھے، اور کامل ڈہائی ہفتہ شبانہ روز یہ معرکہ
جاری رہا گویا ترکی قوم اور حاملانِ خلافت یا اسلام کا یہ آخری اور فیصلہ کن معرکہ
جس میں تمام ترکی فوجوں نے ختم و تمام ہو جانے کی قسم کھائی تھی۔ پس مذکورہ
ات کی بنا پر آپ خیال کرسکتے ہیں کہ اس قیامت خیز معرکہ میں خالدہ ایسی

Marfat.com

جلیل القدر مجاہد عورت شریک ہوگی؟ ہاں وہ بھی اور بڑی جرات سے اس معرکہ میں تیغ آزمائی کررہی تھی، البتہ ہندوستان میں ریوٹر نے خالدہ کی معرکہ آرائی کی کوئی واضح خبر نہ دی لیکن قسطنطنیہ کے ممتاز اسلامی آرگن "توحید افکار" کے نامہ نگار نے جو اس معرکہ کے دوسرے دن مارشل عصمت پاشا کے ہمراہ محاذ جنگ کے معائنہ کے لئے گئے تھے اس جنگجو اور مجاہد خاتون کے حالات سے پردہ اوٹھادیا اور یہ اطلاع عربی اخبارات کے ذریعہ ہندوستان تک پہونچ گئی چنانچہ نامہ نگار ممدوح تحریر فرماتے ہیں کہ:-

جب ہم افیون قرہ حصار میں پہونچے تو میں نے ایک بازار میں دیکھا کہ خالدہ خانم عورتوں کے درمیان تقریر کررہی ہیں، اور وہ عورتیں اون کے سامنے یونانی قبضہ کے مظالم سنا رہی ہیں، وہ اسوقت میدان جنگ سے واپس آکر غنیمت اور مظلومین کے انتظام میں مصروف تھیں۔ؔ

الحاصل یہ معرکہ ۹ ستمبر ۱۹۲۲ء کو فتح سمرنا کی صورت میں ختم ہوگیا، اور ترکی فوجیں سمرنا سے بڑھ کر جب قلعہ چناق پر حملہ آور ہوئیں تو اتحادیوں کی طرف سے ترکوں کے سامنے درخواست صلح اور التوائے جنگ پیش ہوی اور برطانوی کمانڈر مقیم درہ دانیال جنرل ہیرنگٹن اور سر رمبولڈ نے ترکی کمانڈر مارشل عصمت پاشا سے پیش قدمی روکدینے اور مقام مدانیہ میں معاہدہ التوائے جنگ

ؔ- الاخبار- مصر ذریعہ نجات مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۲ء

کے لئے استدعا کی، جسے ترکی کمانڈر نے منظور کر لیا، اور ترکان اناطولیہ کا اس طرح یہ کامیاب حملہ ختم ہو گیا جس کے بعد ہی ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو ترکی جرنل، حضور رافت پاشا نے قسطنطنیہ پر ترکان احرار کے قبضہ کا اعلان کر دیا، اور اسی طرح کامل تین سال کی خونریز قربانیوں کے بعد مارشل مصطفیٰ کمال پاشا قائد اعظم کی زیر کمان بہادر ترکوں نے مقام خلافت کو آزاد کرا لیا پس اس آزادی و کامرانی کے بعد جنوری ۱۹۲۳ء میں ڈاکٹر عدنان بے نے حسب الحکم انگورہ گورنمنٹ عہدۂ صدارت سے استعفیٰ دیکر قسطنطنیہ کی گورنری کا رافت پاشا سے چارج لے لیا، اور ماہ جنوری ۱۹۲۳ء میں فاضل جلیل اور اسلام و اسلامیت کی یہ مایہ صد نازش خاتون خالدہ خانم اپنے شوہر کے ساتھ مقام خلافت قسطنطنیہ میں بخیر و خوبی اور پوری کامیابی اور فتحمندی کے ساتھ داخل ہوئیں

زندہ باد خالدہ خانم

اب ذیل میں ممدوحہ کی ان تمام عظیم الشان اور حیرت فزا قربانیوں اور سرگرمیوں کا اندازہ کرنے کے لئے دو خبریں ایسی درج کرتا ہوں جن سے محترمہ مذکورہ کی گرامی قدر ذات کا خدا ساز مرتبہ پہچانا جا سکیگا اور ان ہی خبروں سے معلوم ہو گا کہ خالدہ محترمہ کا ترکوں میں کس قدر زبردست اقتدار قائم ہے؟

جب انگورہ گورنمنٹ کے صدر اعظم شوکت نشان حضور قدر قدرت حسین رؤف پاشا

بحیثیت فاتح سمرنا میں داخل ہوئے تو آپ نے باشندگان سمرنا کے ایڈریس کے جواب میں جو سرکاری تقریر فرمائی اوس میں مخدومہ خالدہ اور آپ کے نسوانی لشکروں اور رہنما کار عورتوں کے لئے ارشاد فرمایا کہ

"مجھے وہ الفاظ نہیں ملتے جنکے ذریعہ میں آپکا اور آپ کی مجاہد خواتین کا"
"شکریہ ادا کروں"

وزیر اعظم نے خالدہ محترمہ کے شکریہ میں جو الفاظ صرف کیئے وہ سرکاری حیثیت رکھتے ہیں اس کے بعد خالدہ محترمہ کی بلند مرتبہ خدمات کے اعتراف میں سب سے آخری مگر حد سے سوا شرف اندوز وسعادت نصیب اطلاع یہ ہے کہ ممدوحہ کو انہی خدمات کی بدولت نائب مناب نبی سرور انقیا سالار اصفیا سرکار دین پناہ خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان شہنشاہ بحر و بر حضور خلیفۃ المسلمین غازی عبدالمجید خان خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہ نے بارگاہ خلافت میں باریاب فرما کر بنفس نفیس مخاطب فرمایا جو ترکی نسوانی تاریخ میں سب سے پہلا شرف ہے جس سے خالدہ محترمہ بہرہ اندوز ہوئیں

حلیہ وخصائص | خالدہ خانم محترمہ کا بچپن اسکول کالج میں گذرا ہے اسوقت خالدہ خانم امریکن وترکی طالبات میں ممتاز خوبیوں کی سرمایہ دار تھیں۔ خالدہ محترمہ کے بچپن کا سنگھار اونہی عام ترکی عورتوں کے مانند تھا جو ترکی حرم کی زینت سمجھی جاتی تھیں، اسوقت خالدہ ایک نہایت نرم ونازک اندام لڑکی تھیں۔ آنکھیں باوجود یورپین ہونے کے قدرے سیاہ، پیشانی کشادہ اور ناک کسی قدر موٹی ہے، پیشانی کے

سنہری کاکل ان کے نقاب سے باہر نکلے رہتے تھے، ان کی پلکوں پر ہلکا سرمہ لگا رہتا تھا وہ ہونٹوں پر بطریق فیشن سرخی ملتی تھیں، غرض زمانہ طفولیت میں وہ ہر طرح ان نئی فیشن ایبل عورتوں کے خلاف وضع رکھتی تھیں، جن کی آگے چل کر وہ قائد و رہنما بننے والی تھیں لیکن اس زمانہ میں بھی وہ جب تقریر کرتی تھیں تو بہت کچھ ظاہری نقاب سے آپ کے بلند و روشن مستقبل کا نور چھن چھن کر نکلتا تھا، وہ اس وقت بھی تقریر میں آتش بیان تھیں اور اُن کی قدرتی فصاحت و بلاغت اور جوش و سرگرمی کی وجہ سے تمام ہم جماعت لڑکیاں ان کی مداح و معترف تھیں۔

خالدہ خانم نہایت دور نرم طبع، مستقل مزاج، اور کافی دلفریبیوں کا مجموعہ ہیں آپ کی آواز میں دلکش شیرینی ہے لیکن کسی معرکتہ الآراء تقریر کے دوران میں یہی رعد بار کی آواز گرجتے ہوئے بادلوں کی مانند تیز تر ہو جاتی ہے جو شرکائے مجلس کو مرعوب و مبہوت کر دیتی ہے، پچھلے زمانہ میں تو خالدہ موصوفہ اس اپنی مغربی تعلیم و تربیت کی وجہ سے یورپین معاشرت کی طرف مائل تھیں، لیکن کچھ دن بعد ہی وہ یورپ کی ہر چیز سے بیزار ہو گئیں، خالدہ مخدومہ عموماً ترکی لباس زیب تن فرماتی ہیں لیکن وہ میدان جنگ میں کبھی سبز اور کبھی سیاہ عمامہ باندھ کر شریک جہاد ہوتی تھیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مخصوص لباس جہاد میں داخل رہا ہے، خالدہ ممدوحہ جب سیاہ عمامہ باندھ کر میدان جنگ میں پہنچتی تھیں تو فوجوں میں زلزلہ انگیز جوش و خروش پیدا ہو جاتا تھا۔

Marfat.com

خالدہ محترمہ بلند پایہ مدبرین کی طرح نہایت متین و خموش رہتی ہیں، لیکن وہ جلسوں میں آٹھ آٹھ گھنٹہ مسلسل تقریر کرتی رہتی ہیں پھر بھی اثنائے تقریر میں اونکے چہرہ پر تھکان کے آثار ظاہر نہیں ہوتے، خالدہ خانم کو غصہ بہت کم آتا ہی بلکہ وہ کبھی کبھی گفتگو کرتے ہوئے کھل کھلا کر ہنس پڑتی ہیں، لیکن اون کی فطرتی متانت اونہیں فوراً خموش کر دیتی ہی، آپ طبعاً اسقدر جفاکش اور محنتی واقع ہوئی ہیں کہ موجودہ میدان جنگ و سیاست کی سرگرمیوں سے قبل بھی آپ کالج میں محنتی لڑکی کے نام سے پکاری جاتی تھیں، آپ کا عزم و ثبات ترکی عورتوں میں مشہور ہے،

ان خوبیوں میں سب سے نمایاں خصوصیت آپ کی رقت قلب ہے، اور یہی وہ قلبی نرمی ہے جس نے آپکو بالآخر جنگ و قتال اور ملک و مذہب کی خطرناک مصیبتوں میں بلا تامل ڈالدیا،

مذکورہ حالات سے خالدہ محترمہ کی اخلاقی و معاشرتی زندگی پر روشنی پڑتی ہے اور اسقدر حالات کے بعد میں ممدوحہ کی سوانح ختم کرتا ہوں +

پائندہ باد خالدہ خانم

Marfat.com

نگار ادیب خانم

ترکان احرار کی جدید جدوجہد میں خالدہ خانم کے کارنامے نہ صرف ترکی تاریخ
کے لئے مایہ نازش ہیں بلکہ عالم اسلام خصوصاً اور مشرقی اقوام عموماً اپنی نسوانی
جدوجہد اور عروج وتہذیب میں اس بلند حوصلہ اور فاضل خاتون کے حوصلہ افزا
حالات کو اپنا طراز عنوان بنائیں گی، ممدوحہ کے حیرت زا کارناموں کی نسبت سے
ہر شخص کو قدرتاً ممدوحہ کے خاندانی اور ابتدائی حالات کے معلوم کرنے کا شوق
ہے لہذا میں اس ذوق کی سیرابی کے لئے آپ کی چھوٹی بہن نگار ادیب خانم
کے سوانح حیات پیش کرتا ہوں جنکے ذریعہ معلوم ہوگا کہ

این خانہ ہمہ آفتابست

خالدہ ادیب خانم کی دو بہنیں ہیں، نگار ادیب خانم، اور بلقیس ادیب خانم،
مجھے مشہور انشاپرداز مسٹر محمد مارماڈیوک پکھتال چیف ایڈیٹر بمبئی کرانیکل سے
معلوم ہوا اور اس کے بعد ہی میں نے ان دونوں بہنوں کے حالات کی
جستجو شروع کردی، حاصل شدہ حالات میں افسوس کہ بلقیس ادیب خانم
کے حالات معلوم نہو سکے، البتہ نگار ادیب خانم کے جو حالات مل سکے وہ یہ ہیں۔
نگار ادیب خانم اگرچہ اسلامی ہند میں روشناس نہیں، لیکن وہ حدود ترکی
میں کافی شہرت رکھتی ہیں اونھوں نے جس طرح اپنی بہن کے ساتھ تعلیم حاصل کی

Marfat.com

اسی طرح وہ عملی طور پر بھی ان سے پیچھے نہیں رہیں، البتہ اون کی خدمات علم
ادب سے متعلق ہیں۔

وہ ایک زبردست اور خوش بیان شاعرہ ہیں، وہ جب تعلیم سے فارغ ہوئیں
تو اونہوں نے روس، ترکستان اور ولایت شام کی سیاحت کی، اونہوں نے
شاعری میں مشہور ترکی شاعر نامق کمال بے کا تتبع کیا ہے، اونہوں نے فن
شاعری کی تکمیل کے بعد مضمون نگاری شروع کی، وہ علمی مضامین زیادہ
لکھتی رہیں، مگر زور قلم کا یہ حال تھا کہ اخبار "طنین قسطنطنیہ" کے علمی ضمیمہ سے
نگار خانم کے مخصوص اور تحقیقی مضامین کا ایک علیحدہ مجموعہ شائع ہوا ہے
جو معاشیات سے متعلق ہے، وہ فن ادب میں بھی کافی درک رکھتی ہیں، یہ
اون کی انشاپردازی کا کمال ہے کہ اون کے مضامین کو ایک فرانسیسی خاتون
نے جب قسطنطنیہ میں پڑھا تو اوس نے نگار خانم کو اپنے یہاں دعوت دی
جب نگار خانم اس فرانسیسی خاتون سے ملیں تو اوس نے کہا کہ اگر آپ فرانسیسی
زبان پڑھ لیں تو آپ کے بلند پایہ مضامین کو فرانسیسی عورتیں بکمال قدردانی پڑھیں
نگار ادیب خانم نے اس مشورہ کو قبول کیا اور اونہوں نے خاتون مذکور سے
فرانسیسی زبان سیکھنا شروع کر دیا، اور فرانسیسی خاتون نگار ادیب خانم سے اسلامی
اصول ازدواج اور مسائل فقہ کے متعلق معلومات حاصل کرتی رہی،
ممدوحہ اس قدر غیر معمولی ذہین واقع ہوئی تھیں کہ ایک سال میں اونہوں نے

فرانسی زبان میں اسقدر استعداد پیدا کرلی کہ یہ فرانسی خاتون اون کی ذہانت پر حیران رہ گئی۔

جب نگار ادیب خانم کو فرانسی زبان میں کافی مہارت حاصل ہوگئی تو اونہوں نے اپنی استانی کے مشورہ سے فرانسی ادبیات اور شعراء کے کلام کا مطالعہ شروع کیا، اور تھوڑے عرصہ میں اونہوں نے فرانسی شاعری کے انداز و پرداز اور ادبیات پر کافی عبور حاصل کرلیا، اونہوں نے پہلی مرتبہ فرانسی رنگ میں ایک تضمین لکھی جو ایک فرانسی شاعر کی نظم پر تھی، یہ تضمین قسطنطنیہ کے ایک علمی رسالہ "عقاب" میں چھپی تھی جو ترکی و فرانسی زبان میں ایک ارمن مستشرق کی ایڈیٹری میں پندرہ روزہ چھپتا تھا، اس تضمین نے نگار ادیب خانم کو اس درجہ نمایاں کیا کہ علاوہ ترکی علمی حلقوں کے فرانس میں لوگ نگار ادیب خانم کے شائق ہوگئے، خود ایڈیٹر نے لکھا تھا کہ نگار ادیب خانم کی اس تضمین پر مجھے فرانسی تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے بکثرت خطوط اون کے تعارف کے لئے وصول ہوئے تھے۔

☾✶

اسقدر حالات کے بعد نگار ادیب خانم پر بھی عام ارباب علم و کمال کی طرح ایک ابتلا کا وقت آگیا، اونہوں نے ڈاکٹر اسعد بے سے شادی کرلی جو شاہی خاندان کے ڈاکٹر تھے، اور اس وقت وہ اٹلی میں ترکی قالینوں کی تجارت کرتے تھے، نگار ادیب خانم کے ایک لڑکی پیدا ہوئی ابھی اس بچی کی عمر ڈیڑھ سال ہی کی تھی کہ

Marfat.com

ڈاکٹر اسعد بے کا انتقال ہوگیا، تمام تجارتی کاروبار میں نقصان ہوا اور جو کچھ سرمایہ تھا اُس سے نگار ادیب خانم محروم رہ گئیں، کیونکہ ڈاکٹر اسعد بے کے بڑے بھائی جودت بے نے اس تمام جائداد پر قبضہ کرلیا، اسوقت نگار ادیب خانم زچگی کے مرض میں مبتلا تھیں جس کا سلسلہ کامل دو برس رہا، اور اسی عرصہ میں اون کی بچی کا بھی انتقال ہوگیا، غرض وہ ایک سخت آزمائش میں مبتلا ہوگئیں جس کا دماغ سوز سلسلہ کوئی چار برس قائم رہا، جب نگار ادیب خانم کو ان مصائب سے قدرے فراغت نصیب ہوئی تو اونہوں نے پھر علمی خدمات کا سلسلہ شروع کردیا، اب اون کے مضامین ترکی و فرانسی زبان میں شائع ہوتے رہے جن میں وہ بیشتر شاعری اور مذہب کے متعلق خیالات ظاہر کرتی تھیں، اور اسی سلسلہ میں فرانسی پارلیمنٹ کے ایک ممبر موسیو پاآرے کی بیوی نے جو خود بھی خوش ذوق شاعرہ تھی اونہیں پیرس آنے کی دعوت دی مگر اسوقت نگار ادیب خانم پیرس نہ جاسکیں البتہ اس دعوت کے جواب میں اونہوں نے ایک نظم لکھی جو اسی میزبان فرانسی خاتون کے نام تھی، جسوقت یہ نظم خاتون مذکورہ کو ملی تو اوس نے اس کے ڈیڑھ ہزار نسخے فرانسی زبان میں چھپوا کر فرانسی علمی جماعتوں بالخصوص نسوانی انجمنوں میں تقسیم کرائے۔

نگار ادیب خانم کے یہ وہ حالات ہیں، جنہیں اونہی کے ایک مجموعہ مضمون موسومہ "اشک سیہ" سے اخذ کیا گیا ہے، "اشک" ایک چھوٹا سا مجموعہ ہے جس میں اوکے

Marfat.com

مختصر حالات زندگی مع مختلف نظموں کے شائع ہوے ہیں ان حالات کی لئے مجھے اپنے ایک عزیز دوست کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے مجھے یہ حالات عطا فرمائی اور جو اسوقت جرمنی کے مشہور مقام ''ہامبرگ'' میں بہ سلسلہ تعلیم وتجارت مقیم ہیں۔

اس کے بعد مجھے نگار ادیب خانم کا ایک دوسرا مجموعہ نظم و نثر ہاتھ آیا، یہ ایک چھوٹی تقطیع کا نہایت خوشنما مجموعہ ہے جو ۱۳۱۶ھ میں سرکاری مطبع قسطنطنیہ میں چھپا ہے اس کے سرورق پر ''نگار خانم'' کے قلمی دستخط ہیں، اور یہ عبارت اون کے قلم سے لکھی ہوئی ہے۔

''استانبول بر خاطرہ ناچیز اغقسوسی''

'' ۲ ۔ ۲ ۔ '' نگار بنت عثمان ادیب''

اس مجموعہ کی ضخامت ۲۴۳ صفحات ہیں جس کی ابتدا میں ۱۱۰ صفحہ تک منظوم کلام ہے اور باقی میں نثر۔ ادبی۔ علمی۔ اور اصلاحی'' مضامین ہیں اس مجموعہ کی پر کیف رنگینیوں کو دیکھ کر نگار ادیب خانم کے بہار آفریں قلم کا قائل ہونا پڑتا ہے اس کا ہر شعر وجد آفریں کیفیت کا ایک جام لبالب ہے، جو اس کے دلکشا صفحات سے چھلکا پڑتا ہے، نظم کا پہلا عنوان ''طفل خیال'' ہے جس میں فاضل نگار ادیب خانم تخئیل کے ایسے نازک نکات بیان کئے ہیں کہ روح وجد کرتی ہے اور دل میں کیف وگداز کی ایک دیوانہ تڑپ پیدا

ہوتی ہے، صفحہ سوم سے "امید"، "تقدیر و نامہ"، "عطر یار" اور "ترانہ خزاں" کے وہ دلفریب عناوین شروع ہوتی ہیں جو شاعری اور فن شعر کی اچھوتی مثالیں ہیں "امید" کے عنوان سے جو نظم لکھی ہے اس میں ایک جگہ نگار ادیب خانم انتظار دوست کے موقع پر لکھتی ہیں کہ۔

"جب کرب اضطراب میں رات تمام ہو گئی"،
"اور میری آنکھوں سے خون جگر کی تراوش"،
"بھی بند ہو گئی تو میں تمہاری آمد سے ہی مایوس ہو گئی"،
"کیونکہ خون جگر کا ہر آنسو جو میری آنکھوں سے ٹپکتا تھا"،
"وہ تمہاری آمد کا سچا قاصد ہوتا تھا"

"ترانہ خزاں" کے عنوان سے جو نظم لکھی ہے اس میں عام ترکی مذاق کے موافق "وطن عزیز" کا نوحہ کیا گیا ہے، لیکن غلام ہندوستان کے مذاق کے خلاف اس میں بجائے دلگداز و دل شکن خیالات کے ولولہ انگیز اور جرائت آموز جذبات سے کام لیا گیا ہے، چنانچہ ایک جگہ عثمانی جھنڈے کو مخاطب کر کے لکھتی ہیں کہ ؎

"پہلے پہ مصائب سے اگرچہ تیری فاتحانہ جنبش و حرکت میں قدرے"
"سکون پیدا ہو گیا ہے، لیکن اگر نوجوان تجھ پر فدا ہو چکے ہیں"،
"تو ابھی مایوس نہ ہو بلکہ ان ترکی ماؤں کی طرف دیکھ اور خوش ہو"،

Marfat.com

"جو اپنی لاڈلی گودوں میں چھوٹے چھوٹے ترکی بہادروں کو"
"پرورش کر رہی ہیں، لہٰذا جب یہ جوان ہو جائیں گے تو پھر"
"ایک مرتبہ تیرے عروج اعتلا اور سربلندی کے لئے وہ اپنی"
"گردنیں تجھ پر نثار کر دیں گے"

غرض نگار آدیب خانم کے کلام کا صحیح اندازہ اون کے کلام ہی سے ہو سکتا ہے۔ "دوسرا حصہ میں"، "دریا۔ جہاب۔ اسلامی حمیت۔ عصبیت۔ اور۔ لوح مزار" کے عناوین سے جو نثر مضامین لکھے ہیں اور ان میں کمال انشا پردازی کے جو جوہر دکھلائے ہیں وہ نگار آدیب خانم کی ادبی بلند پایگی کے نہایت روشن نمونے ہیں، خصوصاً لوح مزار اور اسلامی حمیت میں نگار آدیب خانم نے انسانی فطرت کے جن نازک جذبات سے محبت کی ہے وہ دنیا کی بلند بلند ادبیات میں طراز عنوان بنانے کے قابل ہیں الغرض بحالات مذکورہ نگار آدیب بھی خالدہ ادیب، کی طرح ایک مصلح دماغ کی عورت کہی جا سکتی ہیں جنہوں نے اپنے علم و تبحر اور اپنے دماغ و قلم سے ملک و ملت اور دین حنیف کی یادگار خدمات انجام دیں، نگار ادیب خانم ترکستان میں نہایت سربلند اور شہرت یافتہ خاتون ہیں چنانچہ اس قبول عام اور اون کی معروف ذات کا یہ حال ہے کہ بیگم صاحبہ جنجیرہ جب قسطنطنیہ بغرض سیاحت تشریف لے گئیں تو اونہوں نے اپنے سفر نامہ میں ترکی کی مشہور و معروف عورتوں کا

خاص طور پر ذکر کیا ہے اور اس مخصوص حصہ میں اونھوں نے نگار خانم کے متعلق حسب ذیل عبارت لکھی ہے

ایک بی بی سے میں ملی جن کا نام ،، نگار خانم ہے ،، اور یہ ترکی کی بڑی نامی شاعرہ ہیں، یہ میرے پاس آئیں اور جب انہیں یقین آگیا کہ میں مسلمان ہندی خاتون ہون تو وہ بڑی گرمجوشی سے بغلگیر ہوئین اور مجھے اپنے یہاں دعوت دی

{ ملاحظہ ہو سیر یورپ صفحہ ۲۶۷-۲۶۸
مطبوعہ یونین اسٹیم پریس لاہور }

اس عبارت سے یہ اندازہ ہوگا کہ نگار خانم ترکی میں ایک ممتاز شہرت رکھتی ہین اور اون کے علمی و ادبی کارنامے ناقابل فراموشی ہیں

افسوس کہ خالدہ ادیب خانم کی تیسری بہن بلقیس ادیب خانم کی حالات ہیسر نہ آسکے ورنہ معلوم ہوتا کہ عثمان ادیب پاشا کی ہونہار ومایہ نازش صاحبزادیوں نے ترکی خواتین میں کیسی یادگار اور لازوال شہرت واہلیت پیدا کی؟

خواتین قسطنطنیہ

میں نے خالدہ محترمہ کے حالات میں لکھا ہے کہ ممدوحہ نے بکمال تدبر قسطنطنیہ میں جو سرگرم کوششیں انگورہ اور حفظ وطن کی خاطر انجام دیں، اون میں خالدہ محترمہ نے قسطنطنیہ کی خواتین کو آمادہ خدمت کر کے اون کی باقاعدہ جماعتیں متعین کر دی تھیں جو بطریق تقسیم عمل، اپنے اپنے مفوضہ کام کو انجام دینے میں مصروف رہتی تھیں اب ان خواتین کی اون کارناموں کو ملاحظہ کیجئے جو اونہوں نے قسطنطنیہ میں رہ کر باوجود اتحادی نگرانی اور گوناگوں خطرات کے انجام دیں، ان خواتین کی تین کارکن جماعتیں جو بنائی گئی تھیں یہ ہیں۔

(۱) احرار انگورہ کے لئے اسلحہ جنگ فراہم کرنے والی جماعت

(۲) تحریر و تقریر کے ذریعہ انگورہ کو مجاہدین روانہ کرنے والی جماعت

(۳) جاسوسی جماعت،

خواتین قسطنطنیہ کو جب اون کے ماحول اور وطن کی حد سے بڑھی ہوئی بیچارگی نے مجبور کر دیا کہ وہ اپنے فطری حقوق اور وطن کی حفاظت کریں تو وہ بکمال دلیری گھروں سے نکل کھڑی ہوئیں، ان خواتین میں ملک کی تعلیم یافتہ عورتیں زیادہ تھیں، اونہوں نے نہایت ہوشیاری اور

Marfat.com

جرأت سے اپنی خدمات کو تقسیم کر کے کام شروع کر دیا، یہ بہادر عورتیں نہایت
خفیہ کارروائی کرتی تھیں، وہ شب کے وقت اپنے گھروں میں جلسے کر کے ملک
و قوم کو آمادۂ انتقام کرتی تھیں، اونہوں نے سب سے پہلے مردوں کو انگورہ
پہونچکر احرار کے ساتھ ملکر کام کرنے پر آمادہ کیا اور بہت تھوڑے عرصہ میں
اونہوں نے سیکڑوں رضاکار اور مجاہد اناطولیہ پہونچا دیئے۔

ایک جماعت نہایت مستعدی کے ساتھ اسلحہ جنگ فراہم کرنے میں مصروف
تھی اور عورتوں کی بھی وہ جماعت تھی جس کا کام نہایت خطرناک تھا،
لیکن یہ بہادر و ہوشیار سپاہی عورتیں تمام کام شب کی تاریکی میں انجام
دیتی تھیں یہ عورتیں احرار انگورہ کے اس معتبر گروہ سے ملی ہوئی تھیں جو نہایت
احتیاط سے قسطنطنیہ میں احرار کی طرف سے مقرر تھا، یہ عورتیں جس قدر اسلحہ
اور سامان حرب فراہم کرتی تھیں وہ اون کے حوالہ کر دیا جاتا تھا اور پھر
بڑی حفاظت کے ساتھ وہ انگورہ روانہ کر دیا جاتا تھا، یہ عورتیں نہایت
آزادی سے قسطنطنیہ کے محلوں میں گشت لگاتی تھیں اور غریبوں سے لیکر
امراء کے محلوں میں بے تکان داخل ہو جاتی تھیں جہاں وہ اپنی بہنوں کو
گھر سے نکلکر اس خطرناک مگر مبارک خدمت کی دعوت دیتی تھیں ان عورتوں
نے بجائے جلسوں اور مجالس کے اس طرح فرداً فرداً بہت کامیابی حاصل
کی تھی، خواتین قسطنطنیہ کے اس طریق عمل کا یہ عمدہ نتیجہ نکلا کہ وہ اپنے اپنے

کام میں نہایت چستی و مستعدی سے سرگرم رہیں لیکن اتحادیوں کو ان خطرناک
اور مخالف امور کا پتہ بھی نہیں چلا، اور یہی وہ خفیہ طریق کار تھا جسکی وجہہ سے
اتحادی پولیس قسطنطنیہ کی ان عورتوں پر دست اندازی نکر سکی، اونہوں نے
سیکڑوں مجاہد عورتیں جب تیار کرلیں تو اونہیں مشورہ دیا کہ وہ فوراً انگورہ
پھونچکر امکانی خدمات میں احرار کا ہاتھ بٹائیں یہ انہی عورتوں کی تبلیغ و
تحریص کا نتیجہ تھا کہ ڈیڑہ سو زنانہ ڈاکٹر اور دایہ عورتیں، ایک ہی وقت
میں قسطنطنیہ سے فرار ہوکر انگورہ پھونچ گئیں اور ان ڈیڑہ سو عورتوں کی فراری
نے خواتین قسطنطنیہ کے طبقوں میں نہایت گہرا اثر کیا، اور ان کا اسطرح
خدمات وطن کے لئے فرار ہونا ترکی عورتوں کے واسطے تحریص عمل بن گیا،
اس کے بعد ہی قسطنطنیہ میں ایک عام ہیجان و ولولۂ عمل پیدا ہوگیا، جس کی
وجہ سے بیشتر عورتیں انگورہ کے لئے تیار ہوگئیں، ان انگورہ جانیوالی عورتوں
میں تعلیم یافتہ خواتین کا زیادہ حصہ شامل تھا، اونہوں نے کسی نہ کسی طرح
جب خود کو انگورہ پھونچا دیا تو احرار انگورہ نے فوراً اونہیں اون کی قابلیت
کے موافق خدمات سپرد کردیں، ان عورتوں میں زیادہ تر ایسی عورتیں تھیں
جنھوں نے انگورہ پھونچکر تارگھروں، شفاخانوں، وغیرہ میں خدمات
انجام دیں، دوسرا طریقہ جو قسطنطنیہ اور یورپ قسطنطنیہ سے فرار ہوا اوس نے
فوج میں مجروحین کی امداد و خدمت کا اہم اور قابل تعریف کام کیا، یہ انہی

Marfat.com

عورتون کی تدابیر کا نتیجہ تھا کہ قسطنطنیہ کے مدرسہ طیارہ سازی سے سیکڑون طلبہ
اور ماہرین فن انگورہ فرار ہو گئے۔ ان عورتون مین سے بعض ایسی عورتین بھی
تھین جو۔ اناطولیہ مین سامان رسد اور باربرداری کی خدمات انجام دیتی تھین
غرض تھوڑی ہی عرصہ مین خدمات جنگ وغیرہ کے لئے عورتون کی کافی تعداد
فراہم ہو گئی اس کے بعد قسطنطنیہ کی عام آبادی سے عموماً اور ترکی خواتین مین
خصوصاً ان مبلغ عورتون نے چندہ کی تحریک کی۔ یہ تحریک بھی دوسری
تحریکات کی طرح نہایت خفیہ رکھی گئی لیکن تھوڑے عرصہ مین اظہار کر دیا گیا
چندہ کی تحریک مین یہ عورتین حد سے زیادہ کامیاب ہوئین، یہ خدام عورتین
"شاہی خاندان" اور امرائے قسطنطنیہ سے چندہ وصول کرنے مین کامیاب
ہوئین۔ اور انھین ملک و ملت کے مصائب سے متاثر کر کے ہزارون روپیہ
وصول کیا۔ اور انگورہ پہونچا دیا۔ اس چندہ مین ترکی کی عام خواتین کے
مقابل شاہی حرم اور بیگمات کے چندون کی تعداد بہت زیادہ ہے،
ان عورتون نے مجاہدین انگورہ کے لئے کپڑے اور ادویات وغیرہ ضروریات
جنگ بھی فراہم کی تھین، ان عورتون کا انداز بیان اور تقریر اسقدر موثر اور
دلدوز ہوا کرتی تھی کہ مخاطب عورتین اپنے قیمتی زیورات کے دینے مین تامل
نہین کرتی تھین، اور اسی نسبت سے وہ متمول اور غریب عورتین ستائش کی
مستحق ہین جنھون نے حب وطن کے لئے اپنا سب کچھ خرچ کر ڈالا۔

ان خفیہ خدمات کے ساتھ ہی مظالم سمرنا کے متعلق انھون نے بالا اعلان ایک امدادی انجمن قائم کی جسکے ذریعہ سے انھون نے احرار انگورہ کو بہت کچھ مدد دی اس امدادی جماعت نے جو خدمات انجام دین وہ حد سے زیادہ حیرت انگیز اور قابل تعریف ہین مثلاً اس جماعت کی ارکان عورتین سامان جنگ وغیرہ ارسال کرتی تھین اور طریقہ ترسیل اور بھی حیرت فزا تھا یہ عورتین چھوٹے چھوٹے تمنچے۔ ریوالور، وغیرہ اپنے برقعون مین چھپا کر لاتی تھین اور بندرگاہ سے اناطولیہ جانیوالے جہازون کے روئی کے گٹھون اور اشیاء خوردنی کے صندوقون مین بکمال حفاظت انھین رکھدیتی تھین جس پر کسی نگران کو وہم وگمان بھی نہین ہوتا تھا۔ اس طرح بہت سا بھک سے اڑ جانے والا مادہ بھی انگورہ روانہ کیا گیا۔ مگر کسی کو کانون کان خبر بھی نہ ہوئی، ان خطرناک خدمات مین جس چیز نے ان خادم عورتون کی کافی مدد کی وہ ان کا اسلامی لباس خصوصاً "برقعہ" تھا جبکہ قوانین اسلامی اور ترکی حکومت کے آئین شرعی کے تحت کسیکو حق نہین تھا کہ وہ برقعہ پوش خواتین کی تلاشی لے سکے، لہٰذا خواتین قسطنطنیہ نے اس برقعہ سے سیکڑون خطرناک کام لئے یہان تک کہ اسی برقعہ کی آڑ مین کثیر التعداد مرد ادھر سے ادھر نکل گئے مگر کسی کو پتہ بھی نہ چلا، انگورہ کے مخبر بھی زیادہ تر اسی برقعہ کے اندر سرگرم کار رہتے تھے وہ اس برقعہ کے ذریعہ اتحادیون کے مواقع اور اون کے پوشیدہ کامونکو

Marfat.com

معلوم کر لیتے تھے وہ اس برقعہ مین اون مقامات تک پہونچ جاتے تھے جہان ذخائر حرب کے انبارون پر اتحادیون کی نگرانی تھی یہی وہ برقعہ پوش مخبر تھے جنھون نے احرار انگورہ کو اتحادیون کے طریقہ کار اور طرز حفاظت نیز مواقع کی اطلاع بہم پہونچائی - یہ برقعہ پوش قسطنطنیہ کے سرکاری ایوانون اور محلون ہوٹلون گذر گاہون تفریح گاہون تھیٹرون اور بازارون مین بے خوف پہونچ جاتے تھے اور تمام موافق و مخالف حالات کو معلوم کر کے انگورہ اطلاع پہونچا دیتے تھے - یہی وجہ تھی کہ احرار انگورہ کو قسطنطنیہ سے بیشمار امداد حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اونھین وہان کی تمام ترکارروائیون کا ہر وقت علم رہتا تھا - ان خفیہ مخبرون کے متعلق لنڈن کے مشہور اخبار "ٹائمز" کے نامہ نگار نے سنہ ۱۹۲۰ء مین قسطنطنیہ سے حسب ذیل مراسلہ روانہ کیا تھا :-

ایک اجنبی یہان (قسطنطنیہ مین) اگر اطلاعات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب وہ باب عالی کے نہایت محتاط مدبرین سے چند باتین کر لیتا ہے تو سخت دل برداشتہ ہو جاتا ہے - لیکن اگر یہ اجنبی قسطنطنیہ سے روانگی سے پہلے ایک انگریز پولیس مین سے دریافت کرے جو پہرا دے رہا ہے تو وہ بتا دیگا کہ آجکل قسطنطنیہ شہر کا ڈبلن (آئرلینڈ) بنا ہوا ہے جسکے سن فیز کمالی ترک ہین

Marfat.com

قسطنطنیہ کی حقیقت حال کا اندازہ لگانے کے لئے ضروری ہے
کہ اس شہر کا باشندہ ہو۔ اور ترکون کا معتمد علیہ ترکی بازارون
مین جو اسٹنبول کے وسط مین واقع ہین ابھی آپکو وہی
مشرقی آبادی نظر آئیگی۔ قدیم دکانون مین آپ ایک
خوجہ کو دیکھینگے جو بیٹھا ہوا نارگیل پی رہا ہے۔ یہ خوجہ انگورہ
سے آیا ہے اور بھیس بدلا ہوا فوجی کرنل ہے۔ اس
دوکان کے اندرونی حصہ مین ایک چور دروازہ ہے جو
زیر زمین کسی مقام کو جاتا ہے جو قوم پرستون کا مرکز ہے
قوم پرستی کی تحریک کا دماغ تو شائد انگورہ مین ہے
لیکن انکا دل یقیناً قسطنطنیہ ہے قسطنطنیہ براہ راست
اتحادیون کے قبضہ مین ہے۔ مگر یہین سے نصف شب گئے
جرنل اور فوجی افسر فرار ہوتے مین جنھون نے انگورہ مین
ایک بالکل جدید ٹرکی کی بنیاد رکھی ہے۔ باوجود قابض
فوج کی ہوشیاری اور یونانی جنگی جہازون کی چالاکی
کے قسطنطنیہ سے سامان جنگ اناطولیہ جا رہا ہے
اور اسمین کوئی بہت بڑی دقت پیش نہین آتی۔ دول
یورپ اور اتحادی قابض افواج کے مراکز مین جو کچھ

Marfat.com

واقع ہوتا ہے اسکی خبر روزانہ انگورہ کو کسی مخفی تار کے
ذریعہ سے بھیجی جاتی ہے۔ اس قسطنطنیہ سے جو مشرق
کی کاروان سرائے ہے مکہ شریف اور عالم اسلام کی طرف سے
مظلوم اسلام کی چیخین جاتی ہین۔ مجاہد محترم غازی مصطفٰے
کمال پاشا کا زبردست ہاتھ یہان ہر جگہ کام کر رہا ہے
جبری بھرتی کے طریقہ سے لوگون کو فوج مین بھرتی کیا
جا رہا ہے لیکن اس جبری بھرتی کے آثار ایسے ہی زبردست
ہین جیسا کہ وہ ہاتھ جس نے یہ حکم جاری کیا۔ قسطنطنیہ
مین ترکی قوم پرست مخفیہ طریق سے کاروبار کر رہے ہین
وہ عظیم الشان ذخائر خرید کر اور انمین نہایت ہوشیاری
سے اسلحہ چھپا کر انگورہ روانہ کرتے ہین۔ اگر آپ غلطہ
کے بندر پر جا کر دیکھین تو وہان آپکو روئی کے کثیر التعداد
گٹھے نظر آئینگے جو انگورہ کو بھیجے جا رہے ہین۔ یہ
یونانی توپون کے منہ کے سامنے کیا جا رہا ہے جو
سامان جنگ کی حفاظت کیلئے متعین ہے کوئی نہین
جانتا کہ اس روئی مین کسقدر زبردست بھک سے
اڑ جانے والے مادے نہان ہین۔ اسی طرح قوم پرودن

کو ہر طرح کی جنگی سہولیتن میسر ہین۔ اس سلسلہ مین مظلوم ترکی عورتون نے برقعہ مین بڑا کام کیا اور اس قومی تحریک پیدا کرنے مین بڑی مدد کی ہے جب انگورہ کو قسطنطنیہ کی حکومت انقلاب لپسند دن کا مرکز خیال کرتی تھی اور جب غازی محترم مصطفیٰ کمال پاشا کا علانیہ نام لینا بھی حکومت کے خلاف ایک ناقابل معافی جرم خیال کیا جاتا تھا تو ان ترکی عورتون نے خفیہ انجمنون کے قیام مین بڑی مدد کی جواب بھی موجود ہین۔ ابتدا مین تو یہ عورتین اپنے برقعہ کی وجہ سے بہت مفید ثابت ہوئین۔ کیونکہ انھین کوئی روک نہین سکتا اور انھین عورتون نے ابتداء مین انہی عجیب و غریب رسومات پردہ مین انگورہ کو رسد بھم بھیجے۔

مارشل مصطفیٰ کمال پاشا کے دوستون نے جو میگزین برطانیہ کے زیر اہتمام تھا اُسے ایک رات مین خالی کر دیا یہ ایک زیر زمین راستہ کے ذریعہ کیا گیا جو ایک ماہ سے بھی کم عرصہ مین کھودا گیا تھا۔ یہ کس نے کھودا کون شخص تھا اس کے افشا کی آج تک کسی نے جرأت نہین کی ورنہ اوسکی جان خطرہ مین تھی ہر رات

ریوالوروں کی آوازیں اور سٹیاں باسفورس کی سمت سنی جاتی ہیں ۔ اکثر یونانی جہازوں میں جو سقوطری کے سمندر میں لنگر انداز ہیں ۔ افسر اور سپاہی مرے ہوئے پائے گئے ہیں لیکن کوئی نہیں جانتا کہ کس نے انھیں قتل کیا ہے ۔

(لنڈن ٹائمز بذریعہ الایمان مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء)

مذکورہ خلاصہ سے ترکوں کی خواتین مقیم قسطنطنیہ کے اہم ترین کارناموں کا اندازہ ہو گیا ہو گا یہ خواتین علاوہ ان خفیہ اور جرائت آزما خدمات کے بظاہر جو کام کرتی تھیں اُن میں وہ خواتین بھی کچھ کم قابل تعریف نہیں جو ترکی لاوارث اور بھوکے پیاسے بچوں کی حفاظت و خدمت میں مصروف رہتی تھیں سنہ ۱۹۲۱ء کا ابتدائی زمانہ قسطنطنیہ کی ترکی آبادی کے لئے قیامت سے کسی طرح کم نہیں تھا ۔ اسوقت اتحادی قبضہ اور جنگ فرنگ کی ناقابل برداشت شکست اور اندرون ترکی لاکھوں غیر اقوام کے مفلوک و فاقہ کش افراد کی کثرت خصوصاً جنرل رینگل ڈینکن کی شکست پذیر افواج کے قیام قسطنطنیہ نے گورنمنٹ قسطنطنیہ کی مالی حالت تباہ کر دی تھی قسطنطنیہ سے ایشیائے کوچک کا زرخیز علاقہ تو یونان و احرار کے قبضہ میں چلا گیا تھا فقط تراقیہ بھی

Marfat.com

ترکان احرار کے زیر اثر تھا اسلئے قسطنطنیہ کی گورنمنٹ بہ اعتبار مالی
حالت کے اس قابل نہ تھی کہ وہ اپنی لاکھون کی تعداد والی رعایا کا
بندوبست کرتی ملک مین اشیاے خوردنی کا کال تھا بڑے بڑے
تاجر سوداگر دیوالیہ ہوچکے تھے عارضی التواے جنگ یا ترکان احرار
نے جو حالت پیدا کردی تھی اوسکی وجہ سے تمام ترکی تجارت بند
پڑی تھی اور اس تجارت کے بند ہوجانے کے باعث قسطنطنیہ کے بڑے
بڑے صاحب جائداد اور متمولین مجبور ہوگئے تھے کہ اپنی جائدادین اور
مکانات فروخت کرکے اپنے گذارہ کا انتظام کرین۔ پس اسی تہ دست
اور ابتر حالت کا یہ لازمہ تھا کہ اندرون ملک ڈاکہ زنی اور غارتگری
کی وارداتون مین ناقابل بیان اضافہ ہوگیا تھا یونانی و روسی لوٹیرے
غارت گری مین مصروف تھے اور اُن کے ساتھ بالشویکون سے
شکست خوردہ جنرل ڈینکن و رنیگل کے لاکھون سپاہی بھی شریک تھے
جو ترکی بازارون اور محلون مین دن دہاڑے لوٹ مچاتے رہتے
تھے پس ان وجوہ کی بنا پر اسوقت قسطنطنیہ کی آبادی بھوکون
مر رہی تھی اور اس عام تباہی کا سب سے زیادہ اثر ان بیکس ترکی
عورتون اور یتیم بچون پر پڑ رہا تھا جنکے ورثا میدان جنگ مین
کام آچکے تھے مگر داخلی حالت کی ابتری کی وجہ سے ابھی گورنمنٹ

قسطنطنیہ اونکے گذارہ کا قابل اطمینان سرانجام نہین کرسکتی تھی لہذا خیال ہی نہین بلکہ یقینی طور پر لاکھون ترکی عورتین اور یتیم بچے اسوقت بھوک وپیاس کی تکالیف برداشت کررہے تھے۔ اور قریب تھا کہ وہ اسی حالت مین لقمہ اجل ہوجاتے قسطنطنیہ کی اس عام فاقہ زندگی کے متعلق ایک انگریز سوداگر نے حسب ذیل نقشہ کھینچا تھا:

جب کوئی شخص قسطنطنیہ مین داخل ہوتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس شہر کی حالت اور کاروباری حالت مین کوئی فرق نہین آیا، ٹریم گاڑیان اور مزدورون کی جماعتین ادھر سے اودھر جاتی دکھائی دیتی ہین بیل گاڑیان بھی اپنے وقت پر آتی جاتی ہین لیکن اس شہر مین رہتے ہوے ابھی ہفتہ نہین گذرتا کہ تمام اصلی اور افسوسناک حالات [illegible] ہوجاتے ہین ہزارون آدمی بیکار بیٹھے ہین ترک بچے بھوکے پیاسے چیتھڑے لگائے ہوے کھانے کی تلاش مین بازارون مین ادھر اودھر مارے پھرتے ہین

اسوقت قسطنطنیہ مین کوئی قابل ذکر تجارت بھی نہین ہے اور جن لوگون نے اپنے کاروبار سے کچھ روپیہ پس انداز

کر رکھا ہے وہ اوس پر گذر کر رہے ہیں غیر مصافی آبادی بلکہ تمام سرکاری عہدہ داروں کو تین ماہ سے تنخواہ کا ایک حبہ بھی نہیں دیا گیا۔ اور اوسکی وجہ صرف یہ ہے کہ سرکاری خزانہ خالی پڑا ہے ترکوں کے قدیم شریف ونجیب خاندان اپنی جائدادیں چپ چاپ بیچے چلے جا رہے ہیں“

مزدوروں کی اجرت میں تیس فیصدی سے پچاس فیصدی تک تخفیف کر دی گئی ہے اور غربا کے طبقوں کو فاقہ کشی کا بہت خوف زدہ بنا رہا ہے عوام کی اخلاقی حالت قطعًا قعر مذلت میں گر چکی ہے کسی کو معلوم نہیں کہ کیا ہونیوالا ہے فساد اور خونریزی کا بازار گرم ہے لوٹ غارت گری ہر طرف پھیل پڑی ہے لاکھوں بچے بھوک اور پیاس کے لقمہ بن رہے ہیں۔

ایوننگ ٹیلیگراف لنڈن

۲۲ فروری ۱۹۲۱ء

مذکورہ اطلاع کی بنا پر قسطنطنیہ کی داخلی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اصل آبادی کن تباہ کن مصائب میں گھری ہوی تھی اور ایسی صورت

مین یہ امر ناممکن تھا کہ ترکی قوم کے ایسے لاتعداد بچے تباہ نہ ہو جاتے
جو کل ترکون کے ہونہار اور بہادر سردار سپاہی بننے والے تھے لیکن
قابل صد تحسین وہ ترکی خواتین جنھون نے قوم کے ان نونہالون کو موت کے
پنجے سے بچا لینے کا ایک ایسے وقت مین تہیہ کیا جبکہ وہ خود چارون
طرف سے مصائب مین گھری ہوئی تھین ان بہادر عورتون نے
چھوٹی چھوٹی جماعتین انجمن ہلال احمر کے تحت قائم کی تھین جو ایسے
ترکی بچون اور عورتون کی کفالت کا سر انجام کرتی تھین جنکا ذریعہ
زندگی بجز قومی مدد کے کچھ نہ تھا۔ یہ مجاہد عورتین مساجد و مقابر پاسرائون
اور بازارون کے اُن مقامات مین کپڑا اور روٹی تقسیم کرتی تھین
جہان یہ مظلوم و بیکس ہستیان زندگی کے تلخ لمحات گذار رہی تھین انجمن
ہلال احمر کی یہ خدمت گذار بیبیان اُس سلسلہ جد وجہد سے تعلق رکھتی ہین
جو "حفظ وطن" کیلئے ملک مین طبقہ نسوان کی طرف سے جاری وساری
تھا، لیکن ان خواتین نے بجائے کسی دوسرے شعبہ مین کام کرنے کے
یہ زیادہ پسند کیا کہ وہ ان بیکس بچون کو موت کے منہ سے بچا لین جو
بشرط زندگی آئندہ ملک وقوم کے لئے قابل اعتماد طریق پر سرپرست
وجان نثار نے والے تھے ان خدمت گذار خواتین کی جماعتین ملک کے
جو کچھ چندہ فراہم کرتی تھین اوسکے ذریعہ ان بچون اور بیکس عورتون

Marfat.com

اور بوڑھوں کے اسباب زندگی بہم پہنچائے۔ ان خواتین نے نہ صرف اندرون ملک ان مظلوم افراد کے لائق تحسین خدمات انجام دین بلکہ تعلیم یافتہ خواتین ہونیکی حیثیت سے انھون نے اپنے اثر انداز قلم سے ہزار گونہ خدمات انجام دین انھون نے ان تباہ شدہ اور فاقہ کش بچون کی امداد اور استعانت کے لئے دنیائے انسانیت سے عموماً اور عالم اسلام سے خصوصاً طویل سے طویل مراسلون اور اپیلون کے ذریعہ چندے اور کپڑے طلب کئے مذکورہ گرامی قدر خواتین کو جب انگلستان مین مسلمانان ہند کی کارکن جماعت کا علم ہوا تو انھون نے مشہور خادم خلافت حضرۃ مشیر حسین صاحب قدوائی بی۔ اے کو ایک طویل مراسلہ لکھا تھا جسکا مضمون یہ ہے۔

جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی جنرل سکرٹری مرکزی اسلامی سوسائٹی از مقام قسطنطنیہ ۴ فروری ۱۹۱۲ء

جناب من ۲۹ جنوری ۱۹۱۲ء کو انجمن ہلال احمر کی خواتین کے صدر مقام مین قسطنطنیہ کی تمام نسوانی انجمنون کا متفقہ جلسہ منعقد ہوا۔ جسمین اتفاق رائے سے یہ تجویز منظور کیگئی کہ جناب کی وساطت سے مندرجہ ذیل واقعات تمام اہل عالم کے روبرو پیش کئے جائین۔

ہمارے مشہور اور نامور ماہرین کی تحقیقات سے یہ امر پایۂ ثبوت تک پہونچ گیا ہے کہ اسوقت صرف قسطنطنیہ مین بیرونی صوبون کے علاوہ پانچ لاکھ عورتین اور بچے ایسے موجود ہین جنکو اگر بروقت مدد نہ پہونچی تو بھوک کے مارے وہ موت کا شکار ہو جائینگے ہزارہا روسی پناہ گزین اسوقت قسطنطنیہ مین آچکے ہین جن علاقون پر یونانیون کا قبضہ ہے وہان سے اجناس خوردنی کا قسطنطنیہ مین لانا قطعًا ممنوع ہے مسلسل آتش زدگی سے شہر مین مکانون کی سخت قلت ہے ان تمام تکلیفون نے مل ملاکر زندگی اجیرن کر رکھی ہے اور ترکی آبادی سخت مصیبت مین ہے ؎

استنے ترک جنگ کے دوران مین نہین مرے جتنے آجکل بھوک و پیاس کی تکلیف سے مر رہے ہین اور ان مصیبتون کا اثر صرف غریبون ہی پر نہین ہے بلکہ بڑے بڑے خوشحال اور معزز و متمول خاندان کے خاندان بھی ضروریات زندگی سے محروم ہو گئے ہین اور آخری صورت مین وہ اپنے باپ دادون کی جائیدادین بیچ رہے ہین اور روز بروز ان کی حالت اسقدر خراب ہوتی جاتی ہے

Marfat.com

کہ نہ رہنے کے لئے مکان ہین نہ کھانے کے لئے ٹکڑا ہے اور یہ لوگ نہایت دردناک حالت مین زندگی بسر کر رہے ہین۔ مردون کو روٹی کھانے کے لئے کام نہین ملتا ہے بھوکی پیاسی ماؤن کی چھاتیون مین دودھ نہین رہا کہ اپنے چاند سے بچون کو پلائین اور ان کو موت سے بچالین بیمارون کی دیکھ بھال بھی اچھی طرح نہین ہوتی کیونکہ شفاخانون مین ہر ضروری چیز کی کمی ہے باہر کے پناہ گزین مسلمان جب تک اپنے گھرون مین تھے عیش و آرام سے بسر کرتے تھے لیکن اپنی جانین بچانے کے لئے سب کچھ وہین چھوڑ کر بھاگ آئے اور آج وہ ناز و نعمت کے پلے ہوئے بازارون مین نیم برہنہ پھر رہے ہین اور برف و بارش مین ٹھٹھر ٹھٹھر کر سکڑے جاتے ہین۔ مسجدون اور دوسری عمارتون مین زنانہ اور مصیبت زدہ بھرے پڑے ہین اموات کی تعداد روز بروز خوفناک طور پر بڑھ رہی ہے مقامی مسلمان اور رفاہ عام کی انجمنین ہر توڑ کوشش اور محنت سے ان مظلومون کو مدد پہنچا رہے ہین لیکن جہان لاکھون مدد کے محتاج ہون وہان

چند ہزار مسلمان اور چند انجمن کیا حیثیت رکھتی ہین ؟
ان تمام حالات کو پیش نظر رکھ کے ہم قسطنطنیہ کی خواتین کی طرف سے تمام مہذب دنیا کے باشندون سے اپیل کرتے ہین کہ آج دار الخلافت اسلامیہ مین ان آفات کا نزول جاری ہے اور اگر ان مصیبتون کے اسباب دور کر دیئے جائین تو آج ہی یہ تمام مظلوم خوش حال ہو سکتے ہین - لہذا ہم شجاع و نجیب انسانون کی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت اوٹھ کھڑے ہون اور ان لاکھون انسانون کو تباہی اور ہیبت کے پنجہ سے بچا لین "

یہ ہین آپکی اسلامی بہنین ارکان انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ اس مراسلہ سے ان خواتین کے جذبہ حب وطن " ایثار و فدویت " اور خلوص و خدمت کے جن گرانبہا جذبہ و خیالات کا اندازہ ہو سکتا ہے وہ کسی مزید تشرح کا محتاج نہین اور یہی وہ مراسلہ ہے جسکے الفاظ سے میرے اوس قول کی کافی تصدیق ہوتی ہے جسمین مینے کہا تھا کہ قسطنطنیہ مین حفظ وطن کے لیئے خواتین کی متحدہ انجمنین قائم کی گئی تھین غرض اسقدر حالات کے بعد مین خواتین قسطنطنیہ کے کارنامون کو

Marfat.com

اسلئے ختم کرتا ہون کہ مجھے ان مجاہد عورتون کے متعلق اس سے زیادہ ذخیرہ اور معلومات حاصل نہین ہوئین لہذا بربنائے حالات کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح ترکی قوم نے جنگ فرنگ کی ذلت اندوز شکست کے بعد بے نظیر شجاعت وکمال مردانگی سے عدیم المثال فتح حاصل کر کے یورپ مین دوبارہ اسلامی پرچم اڑایا اوسی طرح اس جدید ترکی تعمیر و تنظیم اور حصول آزادی مین خواتین ترکی بالخصوص قسطنطنیہ کی عورتون نے اپنے تمام عملی قوائے کو صرف جدوجہد کر کے نہ فقط ترکی شاہنشاہی اقتدار کو زوال وبربادی سے بچالیا بلکہ انھون نے اسلام و سلامیت کو دوبارہ زندہ کرنے مین جو قربانیان کین وہ الفاظ اور تاریخی صفحات کی تنگ دامانی مین بیان نہین کی جا سکتین اور یہی وہ قربانیان ہین جنکی بنا پر دین و دنیا کی تمام عظمتین ان مجاہدہ اسلام خواتین کے لئے وقف ہین "

مقالہ زیر بحث ختم کر دینے کے بعد اب مین بعض اون خواتین کے نام پیش کرتا ہون جنھون نے قسطنطنیہ مین گورہ قابل قدر خدمات انجام دین ان نامون سے ان عورتون کی بلند مرتبہ پوزیشن اور عملی حالت کا اندازہ ہوگا۔ اور یہ سمجھا جا سکیگا کہ اسوقت جبکہ قسطنطنیہ پر مصائب کے بادل منڈلا رہے تھے ترکی خواتین نے جو خدمات عامہ انجام دین اون مین

ترکی قوم کے معمولی یا ادنیٰ درجہ کی عورتیں شریک نہ تھیں بلکہ اس قومی مصیبت میں جن عورتوں نے ان تھک خدمات انجام دیں اور اصل میں ترکی قوم کے طبقہ اعلیٰ سے تعلق رکھنے والی عورتیں تھیں۔ اور اسی سے ترکی کے طبقہ اعلیٰ کا یہ بھی اندازہ ہوگا کہ اس نے اپنی عورتوں کو علم و خدمت کے لئے کس قدر تیار و مستعد کیا۔ اُن محترم خواتین میں ذیل کی عورتیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

جنابہ سلمہ خانم رضا۔ آپ ایک بلند مرتبہ تعلیم یافتہ خاتون ہیں آپکے والد کا نام نامی۔ علی رضا پاشا ہے جو حکومت قسطنطنیہ کے سفیر رہ چکے ہیں آپ قسطنطنیہ کے محلہ غوزتیپی میں رہتی تھیں اور آپ نے انجمن تحفظ بیوگان میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔

جنابہ عزیزہ فروح خانم۔ آپ بھی ایک روشن خیال تعلیم یافتہ خاتون ہیں آپ جناب نور الدین فروح بے کی اہلیہ ہیں جو سابق صدر اعظم محمد پاشا کے زمانہ وزارت میں مدار المہام کے جلیل القدر عہدہ پر مامور رہ چکے ہیں آپ قسطنطنیہ کے محلہ کندیلی واقع باسفورس میں رہتی تھیں اور انجمن نسوان کی نائب صدر تھیں۔

جنابہ رفیقہ ادہم خانم۔ آپ مشہور ترکی قائد مزاکسلنسی ادہم پاشا بیوی ہیں جو محمد پاشا کے زمانہ میں وزیر جنگ وغیرہ رہ چکے ہیں

Marfat.com

آپ بھی کندیلی واقع باسفورس مین رہتی تھین اور مجلس خواتین قسطنطنیہ کی رُکن تھین۔

جنابہ فیضی رؤم بے او غلو ظہیر الدین۔ آپ ایک ممتاز رکن تھی ہین آپ کے شوہر کا نام ہز اکسلنسی رؤم بے او غلو ظہیر الدین ہے جو سابق مین وزیر ڈاکخانہ تھے یہ جوشیلی خاتون قسطنطنیہ کے محلہ شیشلی واقع ...طنیہ مین رہتی تھین اور انجمن یتامی کی صدر تھین۔

جنابہ سعدی خلیل۔ یہ فاضل خاتون قسطنطنیہ مین ایک ممتاز درجہ رکھتی ہین آپکے شوہر کا نام نامی ہز اکسلنسی خلیل ادہم بے ہے جو قسطنطنیہ کے شاہی عجائب خانہ کے ڈائرکٹر جنرل تھے، موصوفہ خاتون سعدی کا ترکی خواتین مین خاصہ اثر ہے اور آپکے ذمہ امراد بیگمات سے چندہ وصول کرنا تھا۔

جنابہ صفیہ حسین۔ خاتون محترم کپتان حسین بے کی اہلیہ ہین جو قسطنطنیہ کے جنگی بیڑہ مین کپتان کے عہدہ پر ممتاز و مامور تھے آپ عورتون کے لئے کپڑون اور غذا کا اہتمام کرتی تھین اور اپنی خدمات کے لئے ہر وقت وقف تھین۔

جنابہ نابعلی خانم۔ آپ کی فضیلت اور علم دوستی قسطنطنیہ مین مشہور ہے آپ فرنچ زبان مین کامل مہارت رکھتی ہین آپ جناب

ولی شمسی بے کی اہلیہ ہیں جو پہلے برس میں ترکی حکومت کے قنصل جنرل کے ممتاز عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں آپ قسطنطنیہ کے محلہ محمود پاشا جدیدی میں رہتی ہیں اور نہایت سرگرم خاتون ہیں۔

قسطنطنیہ کی یہ وہ عالی خاندان اور تعلیم یافتہ خواتین ہیں جنہوں نے ملک و ملت کے لئے اپنے عیش و آرام کو ترک کر کے اپنی تمام قوتوں سے قوم کی خدمت انجام دی، اور یہی وہ خدمت ہے جسکی بنا پر ان محترم خواتین کے نام تاریخ کے روشن ترین صفحات میں ہمیشہ جلوہ گستر رہینگے

Marfat.com

چشم دید حالات

مجھے مسرت ہے کہ مین اپنی کتاب مین جہان صحیح حالات فراہم کرنے مین کامیاب ہوا ہون وہان میری تحقیق مین ایک قابل اطمینان حصہ ایسا ہے جس مین ترکی خواتین کے چشم دید حالات مین نے حاصل کئے ہین؛

ان چشم دید حالات کے لئے مین ایک ترک مخلص کا ممنون کرم ہون جنھون نے مجھے یہ حالات بتلائے ہین؛

اس مخلص ترک کا نام عارف محمد طاہر آفندی ہے موصوف کا وطن آرمینہ ہے آپکی عمر ۳۲ سال ہے اور آپ قط العمارہ کی مشہور مہم مین زیر کمان فیلڈ مارشل ہز اکسلنسی خلیل پاشا کے شریک رہے ہین۔

آپ سنہ ۱۹۱۶ء مین گرفتار ہوے تھے اور سنہ ۱۹۲۱ء مین سابر متی جیل سے رہا ہوے،

مجھسے اور موصوف سے برہان پور اسٹیشن پر ملاقات ہوئی جسکا سلسلہ کامل دو گھنٹہ رہا آپ عربی نہایت شستہ اور روان بولتے تھے؛

مین نے اس ملاقات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محمد فرح
ترکی خواتین کے حالات دریافت کیے اور آپ نے بڑی
مسرت سے مجھے عراقی مہم کی بعض اون خواتین کے
حالات بتلائے جو عراقی محاذ پر نمایان خدمات انجام دے چکی
تھین ان مجاہد خواتین کی تعداد جو خالص ترکی النسل تھین تقریباً
ڈیڑھ ہزار تھی اور یہ سب کی سب میدان جنگ یا محاذ جنگ
پر نہایت قیمتی خدمات انجام دیتی تھین انہین سے بعض خواتین
یہ ہین۔

زینب خانم وطن "داغستان" عمر ۱۷ سال، نا کتخدا،
عارف محمد طاہر فرماتے تھے کہ یہ وہ ترکی مجاہدہ تھی جس کی حیرت فزا خدمات
نے لشکر کو مبہوت بنا رکھا تھا، موصوفہ کے باپ ترکی رسالہ کے افسر اعلیٰ
تھے اور یہ وہ رسالہ تھا جسے ترکی زبان مین "گولا غاسی قرا طابور عثمانیہ"
کہتے ہین اس رسالہ کا یہ فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے غنیم کے
توپخانہ پر گولہ باری کی حالت مین حملہ آور ہوتا ہے زینب خانم اپنے
باپ کے ساتھ جہاد کے شوق مین وطن سے ساتھ ہو گئی تھین مگر نا کتخدا
ہونے کے باعث آپ کو میدان جنگ مین خدمات انجام دینے کا موقع
نہین ملتا تھا، لیکن شوق فدویت اس درجہ بڑھا ہوا تھا کہ آپ ترکی مجروحین

Marfat.com

کی خدمت کے لئے جنگی شفاخانہ میں کام کرتی تھیں اور کسی وقت آرام سے نہیں گذارتی تھیں غازی محترم فیلڈ مارشل ہز ایکسلنسی خلیل پاشا نے آپ کے شوق جہاد کو دیکھتے ہوئے آپ کو ابتداً جنگی شفاخانہ میں نگران افسر کے عہدہ پر ممتاز فرمایا،

حملہ موصل میں آپ کے والد بزرگوار شہید ہو گئے جو وقت زینب خانم نے اپنے باپ کی شہادت کی خبر سنی تو بجائے کسی رنج والم کے آپ کے اندر جہاد و انتقام کے جذبات اور بھی مشتعل ہو گئے اور آپ نے فوراً اپنے باپ کی کمانڈ لینے کے لئے درخواست کی جسے ترکی کمانڈ افسر نے زینب خانم کی مستعدی اور قابلیت دیکھتے ہوئے منظور کر لیا۔

عالی جناب عارف طاہر بے فرماتے تھے کہ جس وقت زینب خانم کو رسالہ کی کمانڈ سپرد کی گئی اوس وقت یہ جوان عمر جوان ہمت عورت مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتی تھی، اور اُسکی زبان سے یہ الفاظ ہر وقت سنے جاتے تھے کہ:۔

اب راحت و آرام کی جگہ تلوار و خون سے میرا مقابلہ رہیگا۔
مجھے آرام کیلئے کوئی گھڑی مرغوب نہیں میں نے اپنے
پدر بزرگوار کی نعش اپنی آنکھوں سے خون آلود دیکھی
لہذا میں ہر وقت غنیم کی نعشوں سے کھیلنا چاہتی ہوں

تاکہ حق پدری اور فرض جہاد ادا ہو"۔

اسکے بعد یہ بہادر خاتون عراق و قطالعمارہ مین گیارہ مہینے کامل و مسلسل جنگ آزما رہی اور اسکی حملہ آوری اس جانبازانہ انداز مین ہوتی تھی کہ خود ممدوحہ کے ماتحت لشکری آپ کی شجاعت و شہامت پر حیران و ششدر تھے۔ خاتون محترمہ اپنی ٹکڑی کے موافق ہمیشہ رسالہ کے آگے رہا کرتی تھین لیکن تعجب یہ ہے کہ وہ کبھی زخمی بھی نہ ہونے پائین اور بکمال حالمیت خود کو محفوظ رکھتی تھین راونڈز سے قریب ایک میدان مین صبح سے دن بھر اپنے رسالہ کو غنیم سے اس قابلیت سے لڑاتی رہی گویا ایک نہایت ہی پختہ کار جنرل اپنی فوج کو لڑا رہا ہے اس مجاہدہ خاتون مین سب سے زیادہ قابل تعریف یہ بات تھی کہ وہ دن بھر میدان قتل و قتال کی خونبار و خونریز جد و جہد کے بعد رات کی بھیانک تاریکیون مین خدائے جلیل و جمیل کی یاد مین بہزاران عجز و انکسار محو و مصروف ہو جاتی تھی جس سے اسلام کے عہد اولین کی اُن مقدس تمام مجاہدہ خواتین کی یاد تازہ ہوتی ہے جنکی خدا پرستانہ خدمات و مشاغل سے تاریخ اسلام کے پُرعظمت صفحات جگمگا رہے ہین۔

غرض کامل گیارہ ماہ بعد خاتون ممدوحہ انتظاماً واپس طلب کی گئین

عائشہ بنت نامق آغا وطن کردستان، عمر ۲۵ سال

ظاہر ہے اس جلیل القدر خاتون کی تعریف مین رب اللسان سے تھے
اور فرماتے تھے کہ مین اس مجاہد خاتون سے بہت زیادہ واقف ہون
کیونکہ ممدوحہ میرے وطن آرمینیہ ہی سے میرے لشکر کے ساتھ تھین
اور جب مشہور و ممتاز ترکی کمانڈر فیلڈ مارشل کاظم قرہ بکر پاشا آرمینیہ پر
یلغار کر رہے تھے یہ جوان ہمت خاتون محکمہ جنگ مین داخل ہو چکی تھی
اور میدان آرمینیہ ہی سے ان کی جنگی خدمات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے
آرمینیہ کی مہم مین آپکے شوہر حامد جلال بے ایک ترکی دستہ کے کمانڈر
افسر تھے اور ان کے باپ نامق آغا بھی فوجی افسر تھے۔ جب تک خاوند
خدمات جنگ انجام دیتے رہے اسوقت تک خاتون موصوفہ گھر سے
باہر نہین نکلین آکی تین صاحبزادیان بھی تھی عمر بالترتیب ۴ - ۷ اور
۱۰ برس کی تھی آرمینیہ کے ایک موضع "اہای" مین آپکے شوہر شہید ہو گئے
تو آپ نے باپ کی اجازت سے فوراً اپنا نام فوج مین لکھا دیا اور ترکی
رنگروٹون مین فنون جنگ سے واقفیت حاصل کرتی رہین پھر آپ نے
درخواست کی کہ انھین میدان جنگ پر بھیجا جائے۔ درخواست منظور
ہو گئی۔ اور آپ میدان جنگ کی طرف روانہ ہو گئین میدان جنگ مین عینی
شاہدات نے آپ کے شوق جہاد کو اور بھی بھڑکا دیا کوئی پوزیشن ملہ

جو ترکی فوج کا وہ حصہ جس مین موصوفہ کے والد تھے جب اناطولیہ جانے لگا تو آپ مع صاحبزادیون کے اس لشکر کے ساتھ بحیثیت ایک فوجی سپاہی کے روانہ ہوگئین یہ دستہ فوج کچھ دن بعد اناطولیہ سے محاذ موصل کی طرف بھیجا گیا جسمین آپ بھی اپنے والد کے ہمراہ محاذ موصل پر آگئین اسوقت موصل پر ترکی فوجون کے ساتھ عراقی مجاہد اور کردستان کے بدو مجاہد بھی شریک تھے چونکہ موصوفہ کی جنگی قابلیت اور بتورسے ترکی افسر بخوبی واقف تھے اسلئے ایک موقع پر آپکو بدو مجاہدین کا کمانڈ افسر کردیا گیا طاہر بے فرماتے تھے کہ مین نے عائشہ خانم کو دوسری مرتبہ راونڈز مین بدون کا کمانڈ افسر دیکھا گویا اب وہ ایک ذمہ دار فوجی افسر تھین ابھی آپ کو اس عہدہ پر مامور ہوئے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ میدان موصل سن آپکے پدر بزرگوار شہید ہوگئے جب نامق آغا شہید ہوگئے تو ترکی قوم کی عدیم النظیر استقامت و شجاعت کے موافق اس خاتون کے جذبا جنگ و رتھوروانتقام اور بھی بھڑک اوٹھے اور اب بڑے تیغ ہی سے میدان جنگ مین بدو مجاہدین کو لڑاتی رہین جب آپ حملہ یا میدان جنگ سے فارغ ہوتی تھین تو اپنے ماتحت دستہ کو فواعد جنگ سکھانے مین مصروف رہتی تھین اور اسی طرح آپ

Marfat.com

مجاہدین میں ولولۂ جہاد قائم رکھنے کے لئے تقریریں بھی کرتی تھیں حملہ اور میدان جنگ سے واپسی کے وقت تکبیریں کہنا آپکا شعار تھا۔

اس نوجوان ہمت خاتون کا سب سے نمایاں وصف یہ تھا کہ باوجودیکہ آرمینیہ میں شوہر اور موصل میں باپ کو شہید ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا لیکن کبھی ان سرپرستوں کا تذکرہ اس صابرہ اور مستقل مزاج عورت کی زبان سے نہیں سنا گیا میدان جنگ کے علاوہ یہ مجاہدہ خاتون اپنے مستقر پر بھی ایک ہی وقت کھانا کھاتی تھیں نماز کے بعد وظیفہ پڑھنے کی بڑی پابند تھیں۔

آرکویہ بنت حاج ملا سلیمان گرجی قوقازی وطن باطوم عمر ۳۵ سال

ترکی مجاہد عورتوں میں یہ خاتون سب سے زیادہ قابل احترام ہیں آپ باطوم کے ایک نہایت متمول خاندان سے تعلق رکھتی تھیں عراق کی ترکی آبادی اور مجاہد عورتوں میں آپ کا تمول مشہور تھا اور یہ تمول اس لئے اور بھی شہرت پذیر ہوا کہ آپ تمام مصارف خود ہی برداشت کرتی تھیں اور باوجود ترکی فوج میں قابل قدر خدمات انجام دینے کے کبھی ایک پیسہ کی روادار نہ ہوئیں جب باطوم سے ترکی مجاہدین کے لشکر اناطولیہ میں جنگ آزمائی کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے محض شوق شہادت کی بنا پر اپنا نام بھی ترکی والنٹیرس میں لکھا دیا اور اناطولیہ روانہ ہوگئیں جہاں آپکو باقاعدہ اصول جنگ سے واقفیت

Marfat.com

حاصل کرائی گئی اور بعض طلایہ دستون مین آپکی درخواست کے موافق غنیم کی سراغرسانی کا کام آپکے سپرد کیا گیا۔ خداداد ذہن اور قوت برداشت کی وجہ سے آپ نے طلایہ گرد دستون مین اس خوش اسلوبی سے خدمات انجام دین کہ ترکی محکمہ جنگ کو آپ کے ولولہ عمل اور ترقی پذیر جذبہ کا کافی اندازہ ہوگیا تو ترکی محکمہ جنگ نے سرحدی طلایہ گرجماعتہ کا افسر دوم مقرر کردیا۔ جب آپکو یہ خدمت سپرد کیگئی تو آپکی حیثیتی افندیہ مین تحیر خیز اضافہ ہوگیا۔ اور آپ دشمن کی تلاش اور اوسکی جستجو مین اسقدر سرگرم رہنے لگین کہ بعض اوقات ان کے ہمراہی بھی ان کی پیہم جستجو اور میلون دور سفر سے تنگ آجاتے تھے مگر خاتون محترمہ جبتک دشمن کا پتہ نہ لگا لیتی یا کافی مسافت تک آپکو اطمینان نہ ہوجاتا آپ کو چین نہ آتا تھا خصوصاً شب کے وقت آپ بہت زیادہ سرگرم کار رہتی تھین آپ ایک وقت بخار مین مبتلا ہوگئین اور بخار بھی اسقدر شدت کا تھا کہ آپکو کبھی کبھی غفلت طاری ہوجاتی تھی لیکن اس شجیعہ خاتون نے اس حالت مین بھی اپنی ڈیوٹی سے رخصت لیکر علیحدہ ہونا پسند نہ کیا طاہر بے کہتے تھے کہ ممدوحہ کی اس حالت کی اطلاع جب نجیب بے طلایہ کمانڈر افسر کو ہوئی تو انھون نے موصوفہ کو آرام اور علاج کے لئے کہا اس کے جواب مین ممدوحہ نے

کہلا بھیجا کہ

"میں ترکی سپاہی نہیں ہوں بلکہ اسلامی مجاہد ہوں جسے آرام سے کوئی سروکار نہیں"

موصوفہ کے بخار کی شدت بڑھتی گئی یہاں تک کہ آپ غافل ہوگئیں اس غفلت کی حالت میں کمانڈ افسر نے آپکو جنگی ہیڈ کوارٹر پر پہونچا دیا جب جنگی ہیڈ کوارٹر پہونچکر آپکو قدرے افاقہ ہوا تو آپ نے فوراً اپنی خدمت پر بھیجدینے کی درخواست کی لیکن چونکہ ابھی آپ کی صحت خدمات جنگ کے قابل نہ تھی اسلئے آپکو اجازت نہ دی گئی جب موصوفہ کو اجازت نہ ملی تو آپ نے روزے رکھنا شروع کر دیئے اور کامل ایک ماہ تک روزہ و نماز میں مصروف رہیں جب صحت قابل اطمینان ہوگئی تو آپنے پھر خدمت کے لئے درخواست پیش کی اور اپنی جگہ پر چلی گئیں اب ممدوحہ کی خدمات اور قابلیت سے تمام جنگی اسٹاف واقف ہو چکا تھا اسلئے کچھ دن بعد جب عراقی محاذ پر ترکی کمک روانہ کی گئی تو اوس میں ممدوحہ بھی شریک ہوئیں اور اب عراق میں آکر آپ توپخانہ میں لیلی گئیں آپ نے بڑی سرگرمی سے توپخانہ کے کام کو سیکھ لیا چنانچہ جسوقت مقام کرکوک میں اتحادی فوجوں سے مقابلہ ہوا تو اوسوقت موصوفہ ترکی توپخانہ میں کام کرتی تھیں توپخانہ کے کام سے واقفیت

حاصل کر کے آپ نے ہوائی جہاز اڑانے والی مشین گن کا کام شروع
کیا اور یہ کام بھی تھوڑے ہی وقت میں سیکھ لیا ممدوحہ کی تمام تر جد و جہد
میں یہی امر قابل حیرت و استعجاب ہے کہ آپ نے علاوہ جنگی خدمات کے
تمام تر فنون جنگ آراستہ اور مختصری میں حاصل کئے اور اپنی شبانہ
روز سرگرم جد و جہد کے باعث آپ ترکی فوج میں ایک ذی عزت
اور فنون جنگ سے ماہر عورت ہیں۔ مذکورہ خدمات و حالات کے بعد
خاتون موصوفہ اناطولیہ واپس بھیجدی گئیں جہاں انھوں نے کرد خواتین
کو فنون جنگ اور قواعد سکھانے کا ارادہ کیا تھا اور اناطولیہ پہنچکر وہ
اس خدمت پر مامور کر دی گئیں۔

عراقی محاذ پر ترکی خواتین میں سے مذکورہ خواتین کے متعلق عارف
طاہر بے کو چونکہ اسقدر تفصیل کے ساتھ حالات معلوم تھے اسوجہ سے
میں نے انھیں لکھ لیا تھا، لیکن ان کے سوا موصوف فرماتے تھے
کہ عراق میں خالص ترکی النسل خواتین کی تعداد تقریباً ڈیڑھ ہزار تھی
اور یہ سب کی سب محاذ جنگ یا محکمہ جنگ سے متعلق خدمات
میں معروف رہتی تھیں میں نے ممدوح سے جب عربی خواتین کے
متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس موقع پر عربی و بدوی خواتین
کی خدمات جنگ سے انکار کرنا بھی ایک اخلاقی خطا ہے جبکہ میدان

عراق و فلسطین مین کوئی اٹھارہ ہزار بدوی و عربی خواتین برابر مصروف
خدمات رہی ہین اور انھون نے اسلامی لشکرون کے ساتھ ہر طرح
کی خدمت انجام دی ہے ایک کردی خاتون مسمی کلثوم خانم کے متعلق
طاہر بے فرماتے تھے کہ موصوفہ میدان جنگ مین مجروحین کو پانی پلانے
کی خدمت انجام دیتی تھین یہ نہایت ضعیف العمر کردی خاتون تھین انھون نے
تین حج بھی کئے تھے لیکن اس ضعیف اور کبر سنی کے عالم مین بھی
وہ میدان جنگ مین نہایت جبت و مستعد خاتون تھین یہ راتون کو
میدان جنگ اور خندقون مین سپاہیون کے لئے پانی لیکر پہونچ
جاتی تھین، وہ دشمن کے حملہ یا اوسکی فوجون کو کبھی خاطر مین نہ لاتی
تھین انھین سپاہی "وجّا" کہتے تھے یہ اکثر مجروحین کو کرب و تکلیف
مین دیکھکر اونھین شوق جہاد اور جنت الفردوس کی ابدی نعمتون کی
طرف تحریص دلاتی تھین اور کہتی تھین کہ تم نوجوان ہو اسلام کے
لاڈلے بچے ہو دیکھو اگر آج میرے قوی اس قابل ہوتے کہ مین
صفوف جنگ مین اعدا سے مقابلہ کرسکتی تو تم سے ہمیشہ آگے
رہتی غرض موصوفہ ایک نہایت جوان ہمت اور سچی فدائے اسلام
خاتون تھین یہ ایسی ہی وہ خدمات تھین جنھین خدائے رحمان و رحیم نے
قبول فرمالیا اور مقام کرکوک مین دشمن کے ہوائی جہاز کی گولہ باری سے

Marfat.com

شہید ہو گئیں"۔

عارف طاہر بے فرماتے تھے کہ اس بڑھیا کا جنازہ اسقدر اہتمام کے ساتھ اٹھایا گیا تھا کہ میں نے کسی دوسرے شہید کا جنازہ اس طرح اٹھتے نہیں دیکھا تمام ترکی سپاہی اپنی اپنی خندقوں سے اس جنازے کی شرکت کے لئے نکل آئے تھے اور ہر سپاہی محبت کے آنسو بہاتا ہوا کہتا کہ۔

"محترمہ" "بجا" "تمہارے خون کا بدلہ پوری" "ترکی قوم لیگی کیونکہ تو تو ہماری شفیق ماں تھی"

Marfat.com

لطیفہ کمال خانم

محترمہ خالدہ خانم کے بعد ترکی سیاسی جدوجہد میں لطیفہ کمال خانم زوجہ غازی اعظم مصطفی کمال پاشا کے وجود سے جو اہم انقلاب پیدا ہوا ہے اور اسکے زرین فوائد ترکی کے تابناک مستقبل کا پتہ دیتے ہیں۔

ممدوحہ محترمہ کا وطن شہر سمرنا ہے عمر ۱۹ سال آپکے والد بزرگوار کا اسم گرامی محترم اوشاکی بے" ہے جو سمرنا کے ایک کروڑپتی تاجر اور نہایت بلند مرتبہ اور روشن خیال آدمی ہیں محترم اوشاکی ممدوح گو خود ایک نہایت ممتاز تجارت پیشہ آدمی ہیں مگر انھوں نے اپنی اولاد کی تعلیم تربیت میں کمال دانشمندی سے کام لیکر ممدوحہ لطیفہ خانم کو یوربی تعلیم کے لئے تیار کیا لطیفہ خانم کی ابتدائی تعلیم مکان پر ہوئی لیکن دو برس بعد آپکو انگلستان بھیجدیا گیا، انگلستان میں آپ "ٹیورٹو ہائی اسکول جیزلیہرسٹ" میں ایک سال تک تعلیم پاتی رہیں جہاں آپکی تعلیم و تربیت پر بہت معقول خرچ ہوا آپکی نگرانی کے لئے دو قابل انگریز لیڈیاں تھیں جو تربیت کی خدمت انجام دیتی تھیں ممدوحہ لطیفہ خانم نے ان انگریز لیڈیوں کی تربیت میں رہکر جو ترقی کی وہ نہایت اطمینان بخش تھی جب آپ یہاں سے

فارغ ہوئیں تو روشن خیال باپ نے آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے فرانس بھیجدیا کچھ عرصہ تک آپ بورڈو میں رہیں جہاں علاوہ فرانسیسی زبان کے علم ہیئت فلسفہ اور جغرافیہ کی تکمیل کی اس کے بعد آپنے ادب و تاریخ میں اعلےٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی دوران تعلیم میں ترکی معاملات کے لئے آپکو فرانسیسی سوسائٹی سے قیمتی معلومات بہم ہوئیں کیونکہ اسوقت فرانسیسی ترکوں کو قدر محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے لطیفہ خانم کی تعلیم و تربیت کا یہ زمانہ نہایت بیدار کن تھا جبکہ اکثر مواقع پر آپکو فرانسیسی خواتین کی مجالس اور بڑے بڑے جلسوں میں شرکت کا اتفاق ہوا کرتا تھا، انہیں طبعی طور پر ایسے علمی جلسوں اور مذاکروں میں شرکت کا بہت شوق تھا اور یہ اسی قیمتی صحبت کا نتیجہ ہے کہ لطیفہ خانم میں بیداری بلند حوصلگی اور روشن خیالی کے گراں پایہ جذبات و خیالات پیدا ہوئے آپ فرانسیسی خواتین کے قومی جذبات اور حب وطن اور ان کی علمی و سیاسی سرگرمیوں سے بہت متاثر ہوئیں اور آخر کار

جمال ہمنشین در من اثر کرد"

کے مصداق وہ ایک پاکیزہ اخلاق اور تعلیم یافتہ خاتون کی حیثیت سے

Marfat.com

ترکی قومیات مین دلچسپی لینے لگین فرانسیسی خواتین کی طرح وہ بھی اپنے ملک و مذہب اور قوم کی صلاح و فلاح کے ذرائع سوچتی تھین لیکن ابھی وہ اس قابل نہ تھین کہ ملکی و قومی معاملات مین حصہ لیتین کیونکہ ابھی انکا دور تعلیم ختم ہوا تھا اور وہ رات دن علمی کتب کے مطالعہ مین مصروف رہتی تھین اور اس تمام سیاحت مین انھین کسی قومی و ملکی تحریک سے کوئی علاقہ نہ تھا بلکہ محض ایک تعلیم یافتہ سیاح کی طرح وہ اکثر ممالک کا دورہ کرتی رہتی تھین آغاز جنگ فرنگ یعنے سنہ ۱۹۱۴ء مین وہ برلن ہی مین تھین التواے جنگ سنہ ۱۹۱۸ء مین وہ ایک ماہ تک جرمنی مین رہین اور دوران سیاحت مین انھین نہایت اعلے تعلیم یافتہ عورتون کی صحبت میسر آئی جس نے لطیفہ خانم ایسی فاضل خاتون پر سونے پر سہاگے کا کام کیا۔

جب ۵ مئی سنہ ۱۹۱۹ء کو یونانی فوجون نے آپ کے وطن عزیز سمرنا پر قبضہ کر لیا اور آپکے والد قبلہ کو نظر بند کر دیا گیا تو آپ اس حالت سے بہت زیادہ متاثر ہوئین اسوقت بھی آپ یورپ ہی مین مقیم تھین بقول امریکن پریس نمایندہ مسٹر وارڈ پرائس ابھی آپ کا ارادہ تھا کہ یورپی سیاحت سے فارغ ہو کر ترکی زبان مین بعض فراہم کردہ قیمتی کتب کا ترجمہ شروع کرین کہ آپ کے گھر پر ظالم یونانی فوجین چڑھ دوڑین آخر کار مجبور ہو کر آپ سنہ ۱۹۲۱ء مین سمرنا واپس آگئین اور والد بزرگوار کی خدمت مین ایک علمی زندگی اختیار کر لی یہ وہ زمانہ تھا

جبکہ ساری ترکی قوم ایک قیامت خیز جدوجہد اور ہنگامہ آرا آزمائش مین مبتلا تھی اناطولیہ مین مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کی تحریک کا جو خونچکان آغاز ہو چکا تھا اوسنے ترکی کے بچہ بچہ کے دل مین ایثار و عمل خدمت و فدویت اور استقلال و حریت کے حوصلہ فزا جذبات پیدا کر دیئے تھے لہذا نا ممکن تھا کہ لطیفہ خانم ایسی وسیع النظر اور اعلےٰ تربیت یافتہ نوجوان خاتون اس قومی جدوجہد سے متاثر نہ ہوتی؟ بس ان حالات کے تحت آپ نے اپنی پر سکون و پر عشرت زندگی کو خیرباد کہتے ہوے ترکان انگورہ کے دوش بہ دوش قومی و ملکی خدمت گذاری کا فیصلہ کر لیا لیکن لطیفہ خانم ایسی بلند مرتبہ خاتون کے لئے یہ ناممکن تھا کہ آپ بلا ایک میدان جنگ یا میدان عمل مین کود پڑتین بلکہ آپکو ضرورت تھی کہ پہلے کسی معتبر شخصیت پر اپنے خیالات کا اظہار کرین اور پھر اسکی تائید سے آپ اصلاح و خدمت کا کام شروع کرین چونکہ خداے علیم و حکیم اپنے جس بندہ کو کسی اہم خدمت کے لئے چن لیتا ہے اوسکے اوسی نہج کے ذرائع بھی فراہم کر دیتا ہے اور اسکے جذبات و خیالات کی سطح کو بھی عام جذبات و خیالات سے بلند بالا کر دیتا ہے۔ لہذا لطیفہ خانم نے سب سے پہلے یہی مناسب سمجھا کہ وہ براہ راست ترکی کے جلیل القدر قائد اعظم مارشل مصطفےٰ کمال پاشا سے رابطۂ خیال پیدا کرین جبکہ ممدوحہ ایسی مدبرہ کے خیالات کو کوئی ایسا ہی بلند مرتبہ دانشور سمجھ سکتا تھا الغرض

Marfat.com

آپ نے مشہور معرکہ "سکاریہ" کے بعد جب کمالی فوجین اسکی شہر تک بڑھ آئی تھین، مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کو ایک طویل مگر خفیہ خط روانہ کیا جس مین آپنے اپنے ..م ونسب کے ساتھ اپنے قومی خدمات وخیالات کا بڑی قابلیت کے ساتھ اظہار فرمایا اسوقت مارشل مصطفےٰ کمال پاشا یونانیون پر ایک کاری ضرب لگانے کے ساتھ ساتھ اندرونی اصلاح تنظیم کیلئے بھی بہت منہمک تھے اور گو بقول "ڈیلی میل لنڈن" لطیفہ خانم اور مارشل مصطفےٰ کمال پاشا مین ایک قسم کا ربط خیال ضرور پیدا ہو گیا تھا لیکن ابھی ایک دوسرے کو کسی سکون بخش قربت کا موقع نہین ملا تھا پھر بھی محترمہ لطیفہ خانم کو مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کی کامیابی پر پختہ اعتماد تھا اور وہ نہایت اطمینان سے اسوقت کا انتظار کر رہی تھین جبکہ مجاہدین اسلام کا یہ سرتاج وسالار اپنی قہار افواج کے ساتھ سمرنا مین لطیفہ خانم سے آکر ملے۔

---

۹ ستمبر ۱۹۲۲ء کی صبح نہ صرف لطیفہ خانم بلکہ کل عالم اسلام کے لئے مسرت وشادکامی نصرت وکامرانی کی وہ سعادت اندوز صبح تھی جبکہ اسلام واسلامیت کا یہ مظفر ومنصور سپاہی نپولین بونا پارٹ اور اسکندر اعظم کی عظمت وبلند آوازگی کو روندتا ہوا سمرنا مین داخل ہوا نہ پوچھو کہ لطیفہ خانم کے امیدون سے بھرے ہوئے دلمین اسوقت کن جذبات اور کن مسرت خیز ولولون کا

ہجوم تھا؟ ابھی ایک ہفتہ پہلے ظالم و کمینہ یونانی فوجون نے لطیفہ خانم کے مکان پر سخت پہرہ بٹھلا دیا تھا اور اون پر جاسوسی کا الزام لگا کر تین ماہ قید رکھا تھا اونکے والد بزرگوار کی تمام املاک و جائداد قلم بند کر لی گئی تھی اور لطیفہ خانم ملک و قوم کی صلاح و فلاح کے وسیع ترین جذبات و خیالات کو اپنے دل و دماغ مین لئے ہوئے ایک قیدی کی زندگی بسر کر رہی تھین کہ یکایک سمرنا مین شیر دل کمالی فوجین داخل ہوئین اور بزدل کمینہ یونانی فوجین آپ کے مکان بلکہ کل سمرنا کو چھوڑ کر فرار ہو گئین۔

دن کے تین بج رہے تھے کہ اسلام عالم اسلام کا سرتاج مصطفیٰ کمال پاشا سمرنا مین داخل ہوا ہر طرف مبارک سلامت کے شادیانے بجنے لگے۔ دوسرے ہی دن محترم اوشاکی بے نے اس فاتح مشرق کو اپنے یہان چاء کی دعوت دی یہ چاء کی دعوت غازی اعظم اور لطیفہ خانم کی متحدہ زندگی کا پیش خیمہ تھی غازی اعظم بھی لطیفہ خانم کے وسیع خیالات کے دلدادہ تھے آپ اس دعوت مین تشریف فرما ہوے جہان لطیفہ خانم کو اس جلیل القدر مدبر سے گفتگو کا موقع ملا خود لطیفہ خانم کا بیان ہے کہ اس دعوت کے بعد ہی میرے والد قبلہ نے ایک دوسری دعوت کا انتظام کیا جس مین انھون نے مفتی شہر کو بھی مدعو کیا گو یہ دعوت سمرنا کے ایک تاجر اعظم کی دعوت تھی اور اسمین چالیس کروڑ مسلمانون کا محبوب و جانباز سپہ سالار اعظم

دولہا بنے والا تھا مگر اسلامی سادگی کا یہ عالم تھا کہ کسی کو کانون کان خبر بھی نہ ہونے پائی اور معزز مہمانون کے جمع ہوتے ہی لطیفہ خانم اس مجمع مین طلب کی گئین اور رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ومحترم دستور کے موافق فوراً آپ کا نکاح پڑھا دیا گیا، سپہ سالار اسلام کے اس نکاح مین جس قدر سادگی اور عجلت سے کام لیا گیا وہ تمام مسلمانون کے لئے کفایت شعاری اور اتباع شریعت کی ایک بابرکت نذیر ہے، شرعی احکام کے مطابق انگورہ گورنمنٹ کے چیف آف دی اسٹاف کے صدر فیلڈ مارشل مصطفےٰ فوزی پاشا لطیفہ خانم کے وکیل اور فاتح آرمینیہ مارشل کاظم قرہ بکر شاہ اور فاتح سلیشا مارشل نورالدین پاشا لفٹنٹ گورنر سمرنا گواہ تھے اس قدر شرعی امور کی تکمیل کے بعد یہ دونون عظیم المنزلت ہستیان متحد ہوگئین جن سے عالم اسلام کی سیکڑون امیدین وابستہ ہین، اس مبارک ومسعود تقریب کے بعد حاضرین نے جو تعداد مین صرف پچاس تھے ان دونون محترم دولہا دلہن پر مبارک سلامت اور عقیدت وشیفتگی کے پھول نثار کئے۔

مارشل مصطفےٰ کمال پاشا فاتح مشرق کی اس تقریب مین جس سادگی اور اتباع شریعت اسلامیہ کا پہلو مدنظر رکھا گیا۔ کاش مسلمانان ہند خصوصاً طبقۂ اعلےٰ کی مان بہنین اس پر عمل پیرا ہون اور اپنی اولاد کی شادی بیاہ مین

ان گنت روپیہ اور فضولیات مین دولت برباد کرنے سے احتیاط کرین۔

ممدوحہ لطیفہ خانم کے نکاح ہو جانے کے بعد آپ غازی اعظم کے ساتھ انگورہ تشریف لیگئین جہان آپ غازی ممدوح کے محل واقعہ جانقیہ مین ٹھہرائی گیئن غازی اعظم کی اس تقریب سے تمام ترکی قوم مین مسرت و شادمانی کی ایک لہر دوڑ گئی چنانچہ جسوقت لطیفہ خانم انگورہ پہونچین تو تمام شہر نے عظیم الشان طریق پر آپ کا استقبال کیا، لطیفہ خانم ایسی زبردست تعلیم یافتہ خاتون کا غازی اعظم کے ساتھ شریک زندگی ہو جانا ترکی قوم کے لئے جسقدر مفید ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے اور اس کا بہترین ثبوت یہ ہے کہ آپ انگورہ پہونچتے ہی مصروف عمل ہو گیئن لطیفہ خانم ہی وہ پہلی ترکی خاتون ہین جو انگورہ پارلیمنٹ مین زبردست اور کثیر آراء سے ممبر منتخب ہوئین۔ آپ اکتوبر ۱۹۲۳ء مین انگورہ پارلیمنٹ مین تشریف لے گیئن تمام ارکان پارلیمنٹ نے نہایت پرتپاک استقبال کیا، جس وقت آپ پارلیمنٹ کے کمرہ مین داخل ہوئین تمام ارکان پارلیمنٹ اور وزراے حکومت نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا، محترمہ لطیفہ خانم نے ارکان پارلیمنٹ اور وزرائے حکومت کے استقبال پر بطریق شکریہ ایک معرکۃ الآرا تقریر کی اس تقریر مین آپنے جس روانی فصاحت اور مدبرانہ خیالات کا اظہار فرمایا اوس پر تمام ارکان پارلیمنٹ نے انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور صدر پارلیمنٹ نے آپکی خداداد قابلیت کے

اعتراف مین تقریر کرتے ہوئے ترکی قوم کی طرف سے آپکو مبارکباد دی، یہ آپ کی پہلی تقریر تھی جو آپ نے دنیا کے عظیم الشان مدبرین اور وزرائے حکومت کے سامنے کی اس کے بعد آپ غازی اعظم کے ساتھ ملکی و اصلاحی کاروبار مین شرکت فرمانے لگین نومبر سنہ ۱۹۲۲ء مین غازی اعظم نے فوجون کا معائنہ شروع کیا، اور دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء مین آپ نے تمام مقبوضہ علاقون کا دورہ شروع کیا اس دورہ مین محترمہ لطیفہ خانم نے جو خدمات انجام دین اور نئی نئی اصلاحات تجویز کین اون پر تمام ملک نے آپکی دانشمندی اور قابلیت پر اعتماد و مسرت کا اظہار کیا، لطیفہ خانم نے اس دورہ مین فوجون اور جنگی رضاکارون کے سامنے جو پرجوش تقریرین کین اُنسے فوجون مین اشتعال و ولولہ پیدا ہوگیا، آپ نے ترکی عورتون کے سامنے بکثرت تقریرین کین اور انھین مردون کے دوش بدوش ملکی خدمات انجام دینے کے لئے ابھارا، لطیفہ خانم ممدوحہ وہ خوش قسمت خاتون ہین جنھین حضور اقدس و اعلیٰ مقام العلیٰ شہنشاہ بحر و بر حضرت خلافت پناہی سلطان عبد المجید خان خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ نے عید مبارک کا تار بھیجا تھا جس کے جواب مین لطیفہ خانم نے بندگان حضور اقدس کے قدمون پر اپنی عقیدت کے جذبات نثار کئے تھے :-

Marfat.com

اسقدر حالات کے بعد مین لطیفہ خانم کی ایک ملاقات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہون جسکے ذریعہ محترمہ لطیفہ خانم کے اخلاق وعادات اور تہذیب و شائستگی اور اپنے شوہر غازی اعظم کے ساتھ آپکی ہمدردیون کا اندازہ ہوگا۔ لطیفہ خانم کی یہ وہ ملاقات ہے جو ایک دعوت کے موقع پر انگورہ مین غیر ملکی اخبار نویسون کے ساتھ ہوئی تھی غیر ملکی اخبار نویسون کو یہ دعوت خود محترمہ لطیفہ خانم نے دی تھی جسمین برطانی اور بلغاری اخبار نویس اور بعض فوٹوگرافر شامل تھے دعوت "قصر چانقیہ" پر دی گئی جو غازی اعظم کی اقامت گاہ ہے اس جلسہ دعوت مین جو اخبار نویس شریک تھے اونکے سرگروہ مسٹر وارڈ پرائس امریکن پریس نمایندہ لکھتے ہین کہ،

ہم لوگ محل چانقیہ کے دروازے پر پہونچے جہان ایک گارڈ ہمارے استقبال کے لئے تیار تھا پہلے ہم ایک کمرہ مین داخل ہوے جس کے درمیان سنگ مرمر کا فوارہ لگا ہوا تھا، وہان سے ہمکو دوسرے کمرے مین لیجایا گیا جہان حکومت انگورہ کے صدر اعظم حسین رؤف پاشا نے ہمارا غازی اعظم اور اُن کی بیگم لطیفہ خانم سے تعارف کرایا غازی اعظم کی نشست گاہ بھی غازی موصوف کی شخصیت کا پرتو تھی اور وہ مشرق ومغرب کا ایک دلچسپ

Marfat.com

مجموعہ ہے یعنی زمین پر تو بھاری مشرقی قالینون کا فرش تھا
اور کھڑکیون پر جدید قسم کے بہلدار پردے پڑے ہوے تھے
جن پر ایرانی بیل ٹکی ہوئی تھی جہان ایک نقل نویس اپنے کام
مین مشغول تھا درمیانی برنجی منقوش میز پر کتابون اور رسالون
کا ڈھیر لگا ہوا تھا دیوارون پر تلوار خنجر اور تصاویر آویزان
تھین جن مین سے ایک تصویر شہر بیروت کی جانب سے بطور تحفہ
ملی تھی اور جس مین یہ دکھلایا گیا تھا کہ غازی اعظم عربون اور
ہندوستانیون کی فوج مرتب کر رہے ہین میزدن اور آتش دانون
پر طلائی فتیلہ سوز اور مشرقی فانوس رکھے ہوے تھے دیوار کی جانب
جھکی ہوئی یونانی طرز کی ایک سنگ مرمر کی تصویر رکھی تھی جس سے
ظاہر ہوتا تھا کہ ترکان احرار نے فتح حاصل کرکے غلامی کی زنجیرون
کو توڑ پھینکا ہے اور ادائی نماز کے بعد بیگم لطیفہ خانم نے خواتین ترکی
کے فرائض کے متعلق سلسلہ گفتگو شروع کیا اور فرمایا کہ میرے
بہت سے امریکن دوست ہین اور میرا باپ نیویارک کا ئن اکسچینج
کا قدیم ممبر ہے، لیکن مین کبھی امریکہ نہین گئی بلکہ مین نے انگلستان
و فرانس مین تعلیم پائی ہے اور اس لئے مین برطانوی خواتین
کی سرگرمیون سے پوری طرح واقف ہون آپ نے تھتھہ

Marfat.com

لگایا جبکہ ایک نامہ نگار نے کہا کہ امریکہ کی عورتین بلا ذمہ داری
کے مردون کی مراعات کو غصب کر جاتی ہین اور امریکہ ایک
ایسا ملک ہے جہان شوہر کا قتل روا رکھا جاتا ہے بیگم صاحبہ نے
فرمایا کہ ترکی خواتین کا یہ مقصد نہین بلکہ مین اور میرا شوہر خواتین
کے طرز عمل کے متعلق بالکل متفق الرائے ہین جیسا کہ ہم دیگر
سیاسی مسائل پر متفق ہین اسکے بعد آپ نے اس تمام گفتگو
کا جو انگریزی زبان مین ہو رہی تھی غازی اعظم کو ترجمہ سنایا
جسپر غازی ممدوح نے فرمایا کہ عورت کو مرد کا شریک اور
ساتھی سمجھنا چاہیے جب غازی اعظم سے سوال کیا گیا کہ
کیا ترکی قوم اس بات کے لئے تیار ہے کہ خواتین کو آزادی
دیجائے ؟ تو غازی اعظم نے ایک طویل اور مبسوط تقریر
فرمائی جس کا ترجمہ صدر اعظم رؤف پاشا اور بیگم لطیفہ خانم
نے کیا آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یورپ
ترکی عورتون سے پوری طرح واقف نہین حقیقۃً ۹۰ فیصدی
خواتین مردون کیطرح آزادی کا لطف اٹھاتی ہین اور کاشتکارون
کی عورتین جو دن بھر مردون کے ساتھ کھیتون مین کام کرتی
اور مویشی چراتی ہین رات کو مردون کی طرح کاروباری

Marfat.com

زندگی مین حصہ لیتی ہین اور بقیہ فیصدی خواتین جو قسطنطنیہ ایسے
بڑے شہرون مین رہتی ہین وہ البتہ ابھی آزادی سے
محروم ہین مسٹر واڈ برائس لکھتے ہین کہ اس قدر مباحثہ کے بعد
ہم اوس کمرے مین داخل ہوے جہان بیگم صاحبہ نے ہماری
چاء نوشی کا نہایت خوش سلیقگی کے ساتھ انتظام فرمایا تھا اس
کمرہ مین مشرقی اور مغربی سامان آرائش کی کوئی کمی نہ تھی
اور ظروف کی ترتیب سے پتہ چلتا تھا کہ لطیفہ خانم باوصف
اس علو مرتبت کے خانگی کاروبار مین کافی دلچسپی اور
محنت سے کام لیتی ہین جس وقت ہم لوگون کو اس کمرہ
مین داخل ہونے کا حکم ملا اُسوقت غازی اعظم اور صدر اعظم
تو ملاقات کے کمرہ ہی مین رہے لیکن بیگم صاحبہ بڑی مہربانی
سے ہمارے کمرہ مین میزبانی کے لئے تشریف لے آئین
اور چاء کی پیالیان اپنے دست مبارک سے ہماری
طرف بڑھائین جس وقت ہم لوگ چاء پینے مین مصروف
ہوے بیگم صاحبہ تقریر فرما رہی تھین مین نہین کہ سکتا
کہ صحافت کی بتیس ۳۲ سالہ زندگی مین مین نے ایسی اثر انداز
اور پرمغز تقریر کبھی سنی ہو جیسی کہ بیگم صاحبہ کی تقریر تھی،

بیگم صاحبہ علاوہ سیاسی سرگرمیون کے جووہ اپنے محترم شوہر کے ساتھ ظاہر فرمارہی ہین ملک وملت کی ایک علحدہ خدمت بھی انجام دے رہی ہین اور وہ خدمت تعلیم نسوان کی اصلاح وترویج ہے آپ نے اپنے محل کے پاس ایک چھوٹا سا اسکول کھولا ہے جسمین بتیس یتیم لڑکیان آپ سے تعلیم پارہی ہین۔

ممدوحہ لطیفہ خانم سے متعلق یہ وہ بیان ہے جو ایک غیر ملکی اور غیر قومی شخص نے مغربی اخبارات مین شایع کرایا ہے جس سے ممدوحہ کی خداساز فضیلت کا کافی اندازہ ہوسکتا ہے۔

حلیہ اور خصائص لطیفہ خانم کا قد متوسط اور رنگ پاکیزہ اور کھلا ہوا ہے۔ لمبی سیاہ پلکون مین سیاہ آنکھیں رسیلے پن سے چمکتی ہین۔ ہنسنے مین آپ کے دہان مبارک مین خوشنما دانتون کی پوری قطار نظر آتی ہے آپ معمولی سیاہ ساٹن کا ترکی لباس زیب تن فرماتی ہین اور برقعہ نہین اوڑھتی البتہ شرع اسلام کی پابندی کیلئے آپ ایک سیاہ رومال منھ سے باندھ لیتی ہین جسکی وجہ سے آپکی صرف آنکھیں دکھائی دیتی ہین کبھی کبھی یہ رومال کھولدیا جاتا ہے لیکن کسی مجمع مین تقریر کے وقت آپ اس رومال کو علیحدہ نہین کرتین۔

Marfat.com

آپ طبعاً حلیم اور نہایت رحم دل واقع ہوئی ہیں، عزم واستقلال اور ضبط و صبر میں وہ ممتاز ملکہ رکھتی ہیں بلا کی جفاکش واقع ہوئی ہیں وہ اپنے شوہر کے ساتھ دورہ کے زمانہ میں کبھی تھکتی نہیں ہیں، وہ سفر میں گھوڑے کی سواری کو زیادہ پسند فرماتی ہیں مغربی تعلیم مکمل ہے مگر مشرقی اشیاء سے زیادہ محبت ہے، ہنسی بہت کم آتی ہے البتہ دوران گفتگو میں نازک لبوں پر تبسم کی ہلکی ہلکی موجیں رواں رہتی ہیں تقریر اسقدر پر زور اور دل نشین ہوتی ہے کہ بڑے بڑے مدبر اور عالم آپ سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔

دعا ہے کہ غازی اعظم اور لطیفہ خانم کے اس جوڑے کو خدا تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

موہتا فرید خانم

مین اپنی دوسری کتاب تاریخ انگورہ مین تفصیل کے ساتھ لکھ چکا ہون کہ عہد حاضر مین مغربی ممالک خصوصاً یورپی حکومتون کا ایک یہ بھی نہایت زبردست اور کامیاب سیاسی طریق کار ہے کہ جب وہ اہم ترین سیاسی نقطہ نظر اور لایحہ عمل کو مقبول عام بنانا چاہتی ہین اور اختیار کردہ پہلو پر دنیا بھر کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتی ہین تو اوس خاص امر کو اپنے مبلغین کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور یہ مبلغین اپنی طاقت کے موافق اس خاص مقصد کو عوام تک پہونچا کر اون کی ہمدردی حاصل کرتے ہین اُن مبلغین کے قابل شمار چار حصے ہین۔

۱- انشاء پرداز

۲- مقررین

۳- مصنفین

۴- اخبارات

یہ وہ چار جماعتین ہوتی ہین جو اس خاص مسئلہ کو بکمال خوبی دنیا بھر مین مشتہر کرتی ہین اور رائے عامہ کو اپنا ہمنوا بنانے کے لئے کوشان رہتی

مین مثلاً انشا پرداز اپنے قلم سے مقررین اپنی تقریرون سے مصنفین اپنی کتابون کے ذریعہ اور اخبارات اپنے کالمون مین اس موضوع کو عوام تک پہونچاتے ہین تاآنکہ اُنکے مخاطبین اور ناظرین کا ایک ایسا گروہ پیدا ہوجاتا ہے جو زیر بحث مسئلہ کا موئد ہوتا ہے پس ان حالات کے اعتبار سے نوجوان ترک جبکہ اپنی صدہا سال کی عظمت و برتری اور ملک و حکومت کھو چکے تھے وہ انگورہ کے ویران میدانین اپنی فطرتی آزادی کے تحفظ کیلئے تنہا مصروف ہوئے تو انھین بھی ضرورت تھی کہ دنیا مین اونکی معصومیت و مظلومیت پر کوئی طاقت اٹھ کھڑی ہو اور کم ازکم انکی اعانت نہ سہی اخلاقی تائید ہی کے لئے تیار ہوجائے کہ بین الاقوامی اور اجتماع معاملات و علائق مین کوئی تنہا قوم و حکومت کبھی امن و سکون سے زندگی بسر نہین کرسکتی لہٰذا ترکان انگورہ نے بھی اس سیاسی حربہ سے کام لیا اور اپنے ملک سے ایک طاقتور جماعت اس کام کے لئے منتخب کی جو ترکون کی بے گناہی اور حق تلفی کا اظہار کرکے دنیا کی اخلاقی ہمدردی حاصل کرے لیکن اسکے یہ معنی نہین کہ ترک کسی حکومت یا جماعت سے مادی و فوجی اعانت حاصل کرنا چاہتے تھے، جبکہ جنگ ترکی دیونان مین ثابت ہوگیا کہ ترکون نے بلا مشارکت غیرے یونانیون کو کچل کے رکھدیا اور انگورہ گورنمنٹ کے پریذیڈنٹ حضور والا قدر مصطفےٰ کمال پاشا

Marfat.com

نے سرکاری وغیر سرکاری طور پر ہمیشہ اس امر کا اعلان کیا کہ ترک کسی حکومت کی فوجی اعانت کے حاجتمند اور متمنی نہین ہین بلکہ وہ تو صرف اوس بین الاقوامی مجلس مین اپنے لئے دنیا کی اخلاقی ہمدردی بہم پہونچانا چاہتے ہین جو ترکی مسائل کا تصفیہ کرنا چاہتی ہو پس اس خاص غرض کے حصول کے لئے ترکون کی جو جماعت آمادہ کار ہوئی اوسکے جامع تر حالات تو آپ کو میری کتاب تاریخ انگورہ کے حصہ مبلغین مین ملین گے یہان صرف اُن ترکی خواتین کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنھون نے اپنی خداداد قابلیت سے دنیا مین ترکون سے ہمدردی اور اخلاقی اعانت کا اپیل کیا لہذا انھین مبلغ خواتین مین ایک جنابہ محترمہ مونہا خانم بھی ہین۔

مونہا خانم ایک ضعیف العمر اور صاحب اولاد خاتون ہین آپ انگورہ گورنمنٹ کے وکیل مختار تدبر پناہ حضرۃ احمد فرید پاشا مقیم پیرس کی اہلیہ ہین آپکی ابتدائی تعلیم قسطنطنیہ مین ہوئی اوسکے بعد خاندانی کمتول کے باعث آپ نے یورپ کی کافی سیاحت فرمائی۔ آپکو سیاسیات کے مقابل علم دین کا کامل ترین درک حاصل ہے، تاہم آپ نے اپنے فاضل شوہر کی صحبت مین سیاسیات کا اسقدر عمیق مطالعہ کیا ہے کہ اچھے اچھے مدبرین بھی آپ سے آنکھ ملاتے جھجکتے ہین، مونہا خانم کے متعلق اگرچہ اس سے پہلے ہندوستان مین کوئی تفصیلی اطلاع نہین پہونچی لیکن جب آپ

دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء مین اپنے شوہر احمد فرید پاشا کے ساتھ مین تشریف لائین تو آپنے انگورہ تحریک کی تبلیغ و اشاعت کے لئے خود کو وقف فرمادیا اور فرنچ زبان دانی اور یورپی سیاسیات مین کافی دستگاہ ہونے کی وجہ سے آپ معاملات سفارت مین اپنے شوہر کا ہاتھ بٹانے مین مصروف ہوگئین سفارت خانہ پیرس مین حضرۃ احمد فرید پاشا کو اپنی فاضل اہلیہ کی وجہ سے معقول امداد حاصل تھی جبکہ حملۂ سفارت پر موہنا خانم ہی کی چھوٹی نگرانی رہتی تھی اور فرید پاشا ممدوح کو اس طرح ترکی و فرانسی اہم سیاسی مسائل کو حل کرنے کے لئے کافی وقت ملجاتا تھا اور موہنا خانم سفارت کے چھوٹے موٹے کامون سے ہمیشہ اپنے شوہر کو آزاد رکھتی تھین لیکن باوجود ان اہم اور ذمہ دارانہ خدمات کی انجام دہی کے موہنا خانم انگورہ تحریک کی تبلیغ و اشاعت سے غافل نہین رہتی تھین۔

آپکی تبلیغ کا طریق و قاعدہ یہ تھا کہ آپ فرانسیسی مدبرین اور تعلیم یافتہ عورتون سے بالخصوص ملتی تھین۔ اور اُنکے ذریعہ اپنے خیالات کو فرانسی ذمہ دار افراد تک پہونچانے مین کامیاب ہوتی تھین بہت تھوڑے عرصہ مین آپ کی جدوجہد کا یہ اثر ہوا کہ فرانس کی بعض تعلیم یافتہ اور سیاست پسند خواتین موہنا خانم کی ہمدرد اور اُن کی ملاقات کی مشتاق ہوگئین جب آپ نے فرانسیسی خواتین کو اپنی طرف کافی طور پر متوجہ کرلیا تو آپنے ان خواتین سے تمنا ظاہر کی کہ وہ مین اپنی فرانسیسی بہنون کے جلسہ مین تقریر کرکے عام طور پر تبادلہ خیالات کرنا چاہتی ہون

آپ کے اس خیال کی فرانس مین عام طور پر تائید کی گئی اور فرانسیسی تعلیم یافتہ خواتین نے فوراً موہنا خانم کو جلسون مین تقریر کے لئے مدعو کیا ان جلسون مین موہنا خانم انگورہ اور بین الاقوامی معاملات وغیرہ مناسب مواضع پر تقریرین فرماتی تھین جو نہایت مقبول و کامیاب رہین ان مین ممدوحہ کی دو تقریرین خصوصیت سے نہایت ممتاز قابل ذکر ہین اور انھی دونون تقریرون سے ممدوحہ کی علمی فضیلت اور خداساز تبحر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ان مین سے ایک تقریر تو وہ ہے جو وسط سنہ ۱۹۲۱ء مین مشہور ترکی ہمدرد فرانسیسی مدبر وانشا پرداز مسٹر پال ہیرلوٹی کے ترکی سے واپس وطن آنے کی تقریب مین آپ نے اُنکے مکان پر مدبرین فرانس کے جلسہ مین ارشاد فرمائی اور دوسری علمائے فرانس کی کانفرنس مین بحیثیت صدر کے پیرلوٹی وہ ممتاز انشاپرداز ہے جس نے اپنی عمر کا کافی حصہ اور اپنا زور قلم ترکون کی ہمدردی مین صرف کیا ہے یہ وہی ترکون کا ہمدرد ہے جو سنہ ۱۹۲۱ء مین اپنی کبرسنی کے باعث قسطنطنیہ سے فرانس واپس ہوا تو وانش پژوہ مصطفیٰ کمال پاشا نے انگورہ سے بطریق شکر وسپاس آپکے لیے مختلف ہدایا و تحفہ روانہ کئے تھے اور قسطنطنیہ کے ترکون نے آپکی یادگار قائم کی تھی جب یہ ممتاز ترکی ہمدرد فرانس مین واپس آگیا تو اُس نے اپنے مکان پر فاضل ترین احباب کو دعوت دی جن مین فرانس کے مشاہیر ارباب قلم واصحاب

Marfat.com

سیاسیات شریک تھے چنانچہ ڈیلیان فرانس کے اس جلسہ مین پیر لوٹی نے ترکی سفیر متعینہ فرانس جناب احمد فرید پاشا کو بھی مدعو کیا تھا لیکن فرید پاشا ممدوح کو اُس دن کوئی نہایت اہم سیاسی مرحلہ درپیش تھا جسکی وجہ سے محتشم الیہ جلسہ مین شریک نہین ہوسکتے تھے لہذا آپ نے اپنی طرف سے اپنی فاضل اہلیہ کو اس جلسہ کی شرکت کے لیئے بھیجدیا جب فاضل موصوفہ خانم اس جلسہ مین اپنے شوہر کی نیابت کیلئے پہونچین تو پیر لوٹی جو اس بلند پایہ جلسہ کا بانی اور میزبان تھا آپکو مکان کے دروازے تک لینے آیا اور نہایت تپاک اور اعزاز کے ساتھ آپ کا تعارف حاضرین جلسہ سے کرایا اسکے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور پیر لوٹی نے اپنی اُن خدمات کو بیان کیا جو اُس نے ایک حق پسند فرانسیسی انشاپرداز ہونے کی حیثیت سے ترکون کی ہمدردی مین انجام دی تھین جب پیر لوٹی اور اسکے احباب اپنی تقریرین ختم کرچکے تو فاضل موصوفہ خانم کھڑی ہوئین اور آپ نے ترکی اور پیر لوٹی کے موضوع پر ایسی معرکۃ الآرا تقریر ارشاد فرمائی کہ آپ کی فرنچ زبان دانی اور آپکی فصاحت و بلاغت اور معلومات پر حاضرین عش عش کرنے لگے آپ نے سب سے پہلے اپنے شوہر کی طرف سے عدم شرکت کی معافی چاہی اور اسکے بعد فرمایا کہ میرے شوہر نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین ترکی خیرخواہ بزرگ پیر لوٹی کو اُن کے وطن واپس ہونے پر پرجوش مبارکباد پہونچاؤن اور پھر ان خدمات کا شکریہ ادا کرون جو انھون نے ترکی قوم کے قیام و بقا اور اصلاح و فلاح کے لئے اپنے دماغ و

قلم کے ذریعہ انجام دی ہین -

اے بزرگ محترم ہیرلوٹی!

میرا پہلا فرض یہ ہے کہ مین اپنے عزیز شوہر کیطرف سے اُن کی عدم حاضری پر آپ سے معافی چاہون اُس کے بعد اون کا وہ شکر و سپاس آپ تک جو آپ کی طرف سے اُن کے دلمین ایک پر جوش آرزو کی طرح موجزن ہے -

محترم خیرخواہ ترکی!

خدائے اقدس و برتر کا شکر ہے کہ آپ بخیر و خوبی اپنے وطن واپس تشریف لے آئے اور گو آپ کی ترکی سے واپسی ایک کامیاب واپسی ہے - تاہم آپکی اس جدائی سے جو قلق ترکی قوم کو ہوا ہے اُسکا صحیح اندازہ تو آپ نے باسفورس کو چھوڑتے وقت کیا ہوگا؟ لیکن اسی کے ساتھ آپکی اون گرانبہا خدمات کے اعتراف مین جو آپ نے اپنی گذشتہ زندگی کے دور مین ترکی افراد کی خیرسگالی کے لئے انجام دین انگورہ اور اناطولیہ سے گذرتے وقت ترکان احرار کا وہ منت پذیر خدا حافظ کہنا تھا جو آپ کو رخصت کرتے وقت انھون نے پرسوز انداز مین کہا جنھون نے ہمارے سردار محترم والاجاہ مارشل مصطفےٰ کمال پاشا کا

آپ کی خدمت میں پیام شکر اس بات کی بدیہی دلیل ہے
کہ ترکی قوم کے بچے سے لیکر ہمارا ذی اثر سے ذی اثر سردار
بھی آپ کی خدمات اور احسانات کے جذبہ سے کامل طور پر
متاثر ہے۔

آئے ترکی کے سچے محسن،

اب کہ آپ اپنے وطن عزیز واپس آگئے ہیں۔ اور اون
خدمات کا سلسلہ ایک حدتک ختم ہوگیا ہے جو قیام ترکی کے
زمانہ میں بکمال ثابت آپ نے جاری رکھا پھر بھی مجھے
توقع ہے کہ آپ کی خدمات کا اثر دنیا ے انصاف اور منت
پذیر ترکون کے دلون سے قیامت تک محو نہیں ہو سکتا
اور مجھے اب بھی توقع ہے کہ گو آپ نے اب بقیہ زندگی کو
ایک خداپرست انسان کی طرح یاد الٰہی مین صرف کر دینے کا
تہیّہ کر لیا ہے لیکن ترکون کی نظرین ابھی آپ سے مایوس
نہین ہوئی ہین۔

مین آخر مین بڑے زور سے کہون گی کہ آپ نے ترکی قوم کی
جو خدمت انجام دی ہے اسکے معنی یہ ہین کہ آپ مشرق و مغرب
کے درمیان ایک ایسا نقطہ ہین جس پر آپ نے دنیا کو

Marfat.com

اتحاد و محبت انصاف و مساوات کے لیے جمع ہو جانے کی مفید
دعوت وہی ہے اور آپ کا یہ قائم کیا ہوا نقطہ اتحاد ایسا ہے
جس پر اگر آج اقوام عالم جمع ہو جائیں تو مین کہونگی کہ دنیا
از سر نو امن و اطمینان کی روح پرور گھڑیون سے معمور
ہو جائیگی۔

میرے بزرگ پیر لوٹی

آپ سن لیجیے کہ آپ کی خدمات کو ترکی قوم کبھی فراموش نہین
کریگی بلکہ اس کے بچے بھی آپ کو محبت اندوز الفاظ سے
یاد کرینگے اور عمن پیر لوٹی کا لفظ انکی زبانون پر آکر آپ
کی عظمت کو ہمیشہ تازہ کرتا رہیگا میری دعا ہے کہ خدا آپکو
صحت و آرام کی زندگی عطا فرمائے۔

مونا خانم کی تقریر کا یہ وہ خلاصہ ہے جسکے سننے سے نہ صرف حاضرین جلسہ
مبہوت و ششدر رہے بلکہ جسوقت مونا خانم نے تقریر کے آخری الفاظ کو
ادا کیا تو اشکبار ہو گئے اور وہ انہی حالت مین مونا خانم کو جواب دینے
کے لئے اٹھے اور فرمایا

محترم حاضرین اور میری لائق بہن

Marfat.com

آپکے خیالات کا مین شکریہ ادا کرتا ہون ترکون سے مجھے جو محبت ہے اوسکی وجہ کسی اہم تشریح کی محتاج نہین بلکہ مین نے ترکی قوم کی جو ناچیز خدمات انجام دی ہین اُنپر میرا علم ذہن اور میری انصاف پسند طبیعت نے خود ہی مجبور کردیا ہے ترکی قوم کے برسونکے مطالعہ کے بعد مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ مسلمانون کی یہ برگزیدہ قوم جن حیثیات کے ساتھ یورپ والیشیا مین حکومت کررہی ہے وہ سیاست و تمدن اور تہذیب و اصلاح کے اُن بلند و بالا اصول پر مبنی ہے جو انسانی نجات و سعادت کے ضامن ہین، ترکون کا جسطرح یورپی اقوام سے اتحاد خطرناک نہین اُسی طرح وہ ہماری امداد و موانست کے سب سے پہلے مستحق بھی ہین - لہذا اگر مغرب نے مشرق کی اس نجیب و شریف قوم کی طرف الفت و اتحاد کا ہاتھ بڑھایا تو مین سمجھونگا کہ میری محنت ٹھکانے لگ گئی -

آخر مین آپ نے حاضرین کو خاص طور پر جنمین فرانس کے ممتاز ارباب قلم بھی تھے مخاطب کرکے کہا کہ اب میرا زمانہ تو ختم ہو گیا اور مین اب دنیا مین چند ساعتون کا

مہمان ہون البتہ آپ حضرات کے عمل کا وقت ہے اور خدا نے آپ کو وہ سب کچھ دیا ہے جسکے ذریعہ آپ دنیا مین انصاف ومساوات اور اصول تہذیب کی حفاظت وامداد کر سکتے ہین پس جب آپ اس خدمت کیلیے مستعد ہوکر میدان عمل مین آئین تو میری پیاری ترکی قوم کو فراموش نہ کیجیے گا۔

مونہا خانم اور بیرلوٹی کے جلسہ کے یہ وہ حالات ہین جنسے مونہا خانم کی معلومات اونکی اہلیت وفضیلت اور ان کے زور تقریر کا اندازہ ہوسکتا ہے اور اس جراءت کی تعریف نہین کیجا سکتی کہ آپ نے اخبار نویسون اور انشاپردازون کے اسقدر ممتاز جلسہ مین اپنے خیالات کو صاف صاف ظاہر فرما دیا کہ یہی معیار ہے ایک فاضل وکامل کی فضیلت کا

اب آپ کی ایک دوسری تقریر کا خلاصہ آپکی خداساز قابلیت کا اظہار کرے گا۔

ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء مین فتح سمرنا کے موقع پر فرانس کے ممتاز علماے دین کی کانفرنس ہوئی تھی جس مین ٹونس والجزائر وغیرہ کے اکابر علماء بھی شرکت فرما تھے ظاہر ہے کہ جو مجلس علماء کرام کی کانفرنس ہو اسکی فضیلت وبلند پائیگی کا کیا عالم ہوگا۔ اور اس مجلس مین کیسے کیسے معتزاد

جید عالم و ماہر شریک ہوئے ہوں گے، لیکن موہنا خانم کی ذی علم اور مسلم الثبوت قابلیت کا اندازہ کیجئے کہ اس مجلس نے ممدوحہ سے صدارت کی درخواست کی اور آپ نے اس درخواست کو قبول فرمالیا اور جلسہ کی صدارت فرمائی افسوس کہ محترمہ کی وہ صدارتی تقریر حاصل نہ ہوسکی جو آپنے علمائے فرانس کی کانفرنس مین ارشاد فرمائی تھی تاہم آپکی تدبیر آپ کے علمی تبحر اور خصوصاً آپکے علم دین مین ممتاز درک کا اندازہ کرنے کیلئے صرف یہی اطلاع کافی ہے کہ آپ نے علمائے فرانس کی مجلس مین صدارتی خدمات انجام دین۔

غرض موہنا خانم نے فرانس مین ترکان انگورہ اور حفظ وطن کے لئے خواتین ترکی مین ممتاز ترین خدمات انجام دی ہین جنھین آسانی سے بھلایا نہین جاسکتا۔

موہنا خانم کی ایک صاحبزادی بھی ہین۔ آپ بھی اپنی قابلیت مین ماں سے کسی طرح کم نہین ہین آپ کا نام فریدہ خانم ہے اور آپ فرانس مین ترکان انگورہ کے مقاصد کی تبلیغ مین نہایت سرگرم اور قابل ستایش طریق پر خدمات انجام دے رہی ہین آپ بہترین مقررہ ہین اور فرنچ زبان مین کافی درک رکھتی ہین آپکے متعلق جو اطلاعات ہندوستان مین شایع ہوئین اون سے آپ کے تبلیغی کارناموں پر کافی روشنی پڑتی ہے اور یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے،

کہ کس طرح ممدوحہ بھی فرانسیسی خواتین اور پبلک مین انگورہ تحریک کو فروغ دینے کے لئے سرگرم کار رہتی تھین ایک موقع پر آپ نے فرانیسی خواتین کے عظیم الشان جلسہ مین ایک معرکتہ الآرا تقریر کے دوران مین اعداد وشمار کی رو سے یہ ثابت کیا تھا کہ انگورہ کی تحریک حریت مین خواتین ترکی نے قابل فخر طریق پر حصہ لیا ہے اس تقریر اور خواتین ترکی کی خدمات اور اون کی مصروفیت اور میدان جہاد مین اپنے مردون کے ساتھ شریک عمل رہنے والے حالات نے فرانسیسی خواتین کو بہت زیادہ متاثر کیا تھا فریدخانم کی اس زبردست تقریر کے متعلق ریوٹر نے اپنے ایک تار مین اشارہ کیا تھا۔ وہ تار یہ ہے۔

اخبار توحید افکار قسطنطنیہ کی ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے، کہ ترکی سفیر متعینہ پیرس کی صاحبزادی فریدخانم نے ۷ رجون ۱۹۲۲ء کو ایک زنانہ جلسہ مین جس مین فرانس کی اکثر خواتین شریک تھین ایک تقریر کے دوران مین یہ ثابت کیا کہ ترکی خواتین قومی جہاد مین کسقدر حصہ لیتی رہی ہین۔

(خلافت بمبئی ۲۰ رجولائی ۱۹۲۲ء)

فی الجملہ فرانس مین مونہا خانم اور آپ کی صاحبزادی ــــ

Marfat.com

انگورہ تحریک اور حفظ وطن کے لئے جو خدمات انجام دین وہ ایسی نہین
ہین جنہین ترکی تاریخ کے صفحات آسانی سے بھلا سکین ۔

Marfat.com

فاطمہ رضیہ خانم

مذکورہ مبلغ خواتین میں ایک نوجوان انشا پرداز خاتون فاطمہ رضیہ ہیں
یہ ہونہار اور وسیع الخیال خاتون ترکی مبلغین کے مرکز سوئٹزرلینڈ میں رہتی
ہیں جو التوائے جنگ فرنگ کے بعد سے بقول برادر گرامی سید سلیمان ندوی
ترکی مدبرین و انشاپردازوں کا مرکز تھا فاطمہ رضیہ خانم ایک روشن خیال
تعلیم یافتہ خاتون ہیں آپکو بین الاقوامی مسائل و معاملات میں بے مثل عبور ہے
سیاسیات میں اُن کی رائے مغز و پختگی رکھتی ہے اُنھوں نے انگورہ تحریک کے
سلسلہ میں تحریر و تقریر سے نمایاں خدمات انجام دیں ہیں ۱۹۲۰ء میں جب
ترکان انگورہ نے اپنی جد و جہد کو ایک منتظم لائحۂ عمل کے تحت شروع کر دیا
تو سوئٹزرلینڈ کے ترکی انشاپردازوں نے بھی اپنے اپنے قلم کو جنبش دی یہ
وہ وقت ہے جبکہ سوئٹزرلینڈ کے ترکی انشاپردازوں کے سرگروہ حضرت
احمد رستم پاشا سابق سفیر ترکی متعینہ واشنگٹن۔ یورپی جرائد میں انگورہ تحریک
پر ہنگامہ آرا مضامین لکھ رہے تھے چنانچہ کیسے ہو سکتا تھا کہ فاطمہ رضیہ خانم
ایسی ہمہ دان خاتون خموش رہتی جبکہ وہ بھی اپنے اندر ایک غیور پر جوش دل رکھتی
فی الجملہ حضرت خانم فرانس پیرس و انگلستان کی سیاحت کر چکی تھیں اور وہ ان حکومتوں

Marfat.com

کی سیاسی زندگی سے کماحقہ واقف تھین وہ انگریزی زبان مین کامل دستگاہ رکھتی ہین
لہذا اوائل ۱۹۲۰ء مین آپ انگلستان کے جرائد مین روشناس ہوئین اور ترکی بین الاقوامی
مسائل پر آپ نے ایسے معرکۃ الآراء مضامین لکھے کہ پڑھنے والے آپ کی
اصابت رائے اور پختگی پر حیران رہ گئے جن لوگون نے لندن کے ممتاز اسلامی
آرگن مسلم اسٹینڈرڈ کا مکمل فائل پڑھا ہے انھین اسکے کالمون مین فاطمہ رفیعہ خانم
کے وہ مضامین ملینگے جنمین ترکی اور یورپی تعلقات پر مفید المثال خیالات کا
اظہار کیا گیا ہے ممدوحہ کے قلم نے ترکی حمایت مین جو خدمات انجام دی
ہین وہ نہایت طویل اور جامع ہین البتہ آپکی وسعت خیال اور سیاست
دانی کے نمونہ کے لئے مین ذیل مین آپ کا وہ خط نقل کرتا ہون جو آپ نے
ترکی اور بین الاقوامی مسائل پر ایڈیٹر مسلم اسٹینڈرڈ لنڈن کو لکھا تھا جس کا
مفاد یہ ہے ۔

میرے عزیز اسلامی بھائی ۔ السلام علیکم

مین آپکی ان خدمات کے لئے جو آپ نے اسلام کو بام
رفعت پر پہونچانے کے لئے انجام دی ہین آپ کی خدمت
مین بصمیم قلب سے ہدیۂ تہنیت پیش کرتی ہون ۔
مین اور میری دوسری بہنون نے آپ کے ممتاز اخبار سے
جو صحیح معنی مین مسلم اسٹینڈرڈ ہے بہت کچھ استفادہ کیا ہے

Marfat.com

اور کثرت سے معلومات حاصل کئے ہین اگر آپ کے
اخبار مین شایع شدہ حالات عالمگیر طریق پر شہرت
پذیر ہو جائین تو دنیا مین مسلمانون کے دشمنون کی تعداد
کم ہو جائے مجھے یقین ہے کہ اسوقت کوئی مغربی طاقت
خود مختار یورپین اقوام کی ظاہر داری کو بہتر طریق پر
نہین سمجھ سکی ہے تاہم وہ اس بات کو خوب سمجھ سکتی ہین
کہ امور واقعہ کو زبردست طاقت کے حسب منشا کیونکر
ظاہر کیا جا سکتا ہے جس صورت مین یورپ امریکہ اور
جرمنی صداقت وانصاف اور انسانیت سے بیگانہ
محض ہین مجھے حیرت ہے کہ کیون مسلمان اور ہندوستانی
حکومتون کے پاس اپنے وفود بھیجکر ان سے انسانیت
انصاف اور صداقت وغیرہ کے نام پر اپیل کرتے
ہین کیا انھین ابھی تک تہذیب جدید کا اصول
معلوم نہین ہوا ؟ مین تبلیغ مقاصد کے خلاف نہین
ہون اگر یہ وفود وغیرہ تبلیغ کی غرض سے بھیجے جاتے
ہین تو کچھ نقصان نہین مگر یاد رکھیے کہ اس تہذیب
جدید کا حاصل خود غرضی ہے خواہ قومی یا انفرادی

Marfat.com

فعل اس قاعدے کے مطابق انجام دیا جاتا ہے جب مراسم دوستانہ عہدنامے، وعدے، اور معاہدے متذکرہ صدر قاعدہ کے خلاف عمل پذیر ہوں تو وہ پرزہ کاغذ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اس بات کو پیش نظر رکھیے اور جو جی چاہے کیجیے۔

آپ دھوکے میں نہیں آئینگے میں چاہتی ہوں کہ آپ کامیاب ہوں اور میں آپ کو مرفہ حال دیکھنا چاہتی ہوں مگر آپ اپنی ہی تہذیب کو اپنا شعار بنائیے اکثر یورپین ایک جدید تمدن اور ایک بالکل ہی نئی تہذیب کے متمنی اور منتظر ہیں ان کی آنکھیں مشرق کی طرف لگی ہوئی ہیں ان میں سے اکثر ہندوستان کی طرف بھی دیکھ رہے ہیں اور زیادہ تر بدھ مذہب کا خیال کر رہے ہیں لیکن میں فطرۃً اسلام کا خیال کر رہی ہوں اور مجھے اسلام مسلمانان عالم اور ان کی نقل و حرکت کا جسقدر بھی کہ ہے مجھے ہندوستان کے مسلمانوں سے بڑی امیدیں ہیں میرے خیال میں اسلام کی ترقی اور عروج کے لئے یہ ایک مناسب ترین ملک ہے

یورپ اپنی طاقت کی تنظیم و ترتیب کے باعث اسقدر زبردست
اور طاقتور بن گیا ہے پھر بھی مین کہونگی کہ اسلام اور مسلمانون
کے برابر دنیا مین کوئی قوم تنظیم و انصرام کی سرمایہ دار
نہین فی الحقیقت اسلام تنظیم و تنسیق کے بغیر زندہ نہین
رہ سکتا اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو پکار پکار کہ رہا ہے

اگر تم تین فرد ہو تو اپنا ایک سردار منتخب کر لو
خدا جماعت کی مدد کرتا ہے جو شخص جماعت سے
الگ ہو جاتا ہے وہ بھڑکتی ہوئی آگ کی
طرف گامزن ہے اور مسلمانون کی جماعت
کوئی گمراہ کن کام نہین کر سکتی ایک سے دو،
دو سے تین تین سے چار بہتر ہین، اس
لئے جماعت مین شریک ہونا تمہارا فرض ہے
ہے اپنے کامون مین مشورہ کر لیا کرو جو شخص
جماعت سے علحدہ مریگا وہ جاہلیت کی
موت مریگا۔

یہ بعض چند حوالے دئیے گئے اس قسم کے بے شمار حوالے
ملسکتے ہین جن سے مسلمانون کا آسمانی دستور العمل (قرآن حکیم)،

Marfat.com

بھرا پڑا ہے یہ حوالے اس امر کے ضامن ہیں کہ اسلام تنظیم و
انضرام کے بغیر ہرگز اسلام نہیں اگر مسلمان واقعی بیدار ہو گئے
ہیں تو انھیں ان اصول کے مطابق تنظیم و انضرام قائم کر کے
نشیب و فراز کی طرف قدم بڑھانا چاہیے اگر وہ اس تنظیم و
تنسیق پر کاربند ہو گئے تو کوئی طاقت یا متحدہ طاقتیں بھی
کبھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں بے شک مسلمانوں کی تنظیم و تنسیق
تعمیری ہو گی بہت سے یورپین ان کے ہوا خواہ بن جائینگے
جب دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگی کہ اب مسلمان مہذب خیالات
کی ایک متحدہ اور آزاد جماعت کے طور پر ارتقاء و ترقی
کی طرف گامزن ہیں اور محض یورپ ہی کی اندھی تقلید کو
اپنا شعار نہیں بنا رہے ہیں تو بے شمار و کثیر التعداد لوگ
اسلام کے حامی و مؤید پیدا ہو جائینگے یورپ خود اپنی
ذات سے غیر مطمئن ہے اس کے ساتھ کسی قسم کا وعدہ
کرلو اس سے کسی قسم کے امکان کا اظہار کرو پھر آپ اور
میں معجزانہ واقعات کا نظارہ کرینگے -

آپکی بہن - رضیہ

رضیہ خانم کا یہ وہ مراسلہ ہے جس میں زیادہ حصہ مسلمانان ہند کی اُس جد و جہد سے

Marfat.com

متعلق ہے جو خلافت کی آزادی کے لئے انجام دے رہے تھے یہ وہ وقت
تھا جبکہ یورپ مین مسلمان ہند کا وفد خلافت مسٹر محمد علی- بی اے - آکسن
اڈیٹیر کامریڈ دہلی کی سرکردگی مین دورہ کر رہا تھا اور اسکے ارکان سوئیزرلینڈ
بھی پہونچے تھے لنڈن مین مسٹر مشیر حسین قدوائی- بی- اے مرکزی اسلامی جماعت
کے ساتھ خلافت کی آزادی کے لئے سرگرم عمل تھے پس انھین حالات وحوادث
کے متعلق فاطمہ رضیہ خانم نے اسلامی ہند کی جدوجہد کے لئے جو اصول بتلائے
ہین اُنکی وسعت دیکھنگی کے سوا رضیہ خانم نے انگورہ تحریک کے اُس سلسلہ کو بھی
ہم تک پہونچانے کی کوشش کی ہے جسکا ایک حصہ عالمگیر اتحاد اسلامی ہے
اس مراسلہ سے یہ بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ترکی خواتین نے موجودہ انقلاب
کو مسلمانون کے لئے کسقدر مفید انقلاب سمجھا ہے اور کہ وہ نہ صرف ترکی قوم
بلکہ عالم اسلام کو ایک طاقتور اور منتظم جماعت دیکھنے کی متمنی ہین وہ صاحب
علم وکمال ہونے کے ساتھ اسلام کے سیدھے سادھے اصول کے دلدادہ
ہین اور انھون نے بھی عالم اسلام کے لئے فلاح وکامرانی اسی نکتہ مین
مضمر پائی ہے کہ تہذیب مغرب کو قدیم تہذیب مشرق سے بدل دیا جائے
لغرض فاطمہ رضیہ خانم کی خدمات دیگر ترکی مبلغ خواتین سے کسی طرح
کم نہین ہین

Marfat.com

متفرق

یہ تو اون مخصوص خواتین کے حالات تھے جو مجھے میسر آسکے لیکن ظاہر ہے کہ
ترکی مین اسوقت باعتبار قابلیت باعتبار علم و تجربہ سیکڑون عورتین پروفیسری
معلمی اور ڈاکٹری کے علاوہ موجد انشاپرداز لیکچرار سیاسی ممبر عہدہ دار اور جنگی
سپاہی کی حیثیت سے موجود ہین جنکی تفصیلی حالات یا تو کسی جدید ترکی مورخ سے
یا پھر عرصہ دراز کے بعد ہندوستان تک پہونچینگے البتہ مجھے بطریق مختلف اُن خواتین
کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے جو بحیثیت مجموعی اس جنگ مین انگورہ گورنمنٹ
اور قومی مدافعت کے لئے رضاکارانہ سرگرم عمل رہین -

چنانچہ ان خواتین مین سب سے زیادہ تحسین و ستایش کی مستحق ایشیائے کوچک
کی خواتین مین جنھون نے ترکان احرار کی تحریک شروع ہوتے ہی خود کو جنگی و
غیر جنگی خدمات کے لئے وقف کردیا اُنھون نے کامل تین سال تک حالت جنگ
مین کمال صبر و تحمل سے اپنے فرائض کو ادا کیا اور اپنے شوہرون اور اپنے
بیٹون اور بھائیون کو خدا کی راہ مین قربان ہونے کے لئے دیکر مسرت بشاشت کے
خود بھی صف شامل ہوگئین انھون نے انگورہ گورنمنٹ کے تمام شعبون مین خدمات
انجام دین اور اپنے برابر مردون کی تعداد کو میدان جنگ مین بھیجتی رہین ان
عورتون نے تارگھر ریلوے ڈاکخانون شفاخانون میونسپل اور محکمہ جنگ

Marfat.com

مین پرجوش طریق پر وہ خدمات انجام دی ہین جنکے صحیح اظہار کے بعد دنیا ان اسلامی مجاہد خواتین کے کارنامون پر عش عش کریگی یہی وہ خواتین ہین جنھون نے دنیا کو دکھلا دیا کہ وہ باعتبار تمدنی کس مرتبہ پر پہونچ چکی ہین اور انھون نے قومی جنگ مین کس ہمت اور مردانگی اور قابلیت کا اظہار کیا ہے ایشیائے کوچک کی تعلیم یافتہ خواتین کے بعد وہان کی رضاکار خواتین نے ان سے بھی زیادہ قابل حیرت طریق پر خدمات انجام دی ہین ایسے رضاکار اور مجاہد خواتین کے جو اعداد پچھلے دنون اللواء المصری نے شائع کئے ہین وہ پچاس ہزار ہین یہ مجاہد عورتین بجز علمی خدمات انجام دیتی تھین انگورہ گورنمنٹ کے محکمہ رسد رسانی مین ان عورتون نے وہ خدمات انجام دی ہین جو کسی طویل سے طویل تعریف سے مستغنی ہین یہ عورتین محکمہ جنگ کے لئے جس طرح خدمات انجام دیتی تھین ان مین سے ایک خدمت یہ بھی تھی کہ یہ جوان ہمت عورتین فوج کے لئے سامان رسد وغیرہ ضروریات اپنے سرون اور کاندھون پر لاد کر لاتی تھین جیسا کہ انگورہ گورنمنٹ کے شعبہ تبلیغ واشاعت کے ممتاز و فاضل چیف ڈائرکٹر علامہ احمد اوغلو نے روس سے انگورہ واپس آتے ہوئے ان رضاکار خواتین کے متعلق ایک چشم دیدہ لکھا ہے فرماتے ہین کہ

جب مین مقام "انی بولی" مین پہونچا تو مین نے دیکھا کہ ریلوے اسٹیشن کے قریب فوج کے لئے ذخائر جنگ کے انبار لگے ہوے ہین جن مین خصوصیت سے

ہیزم سوختنی کے بڑے بڑے گٹھرین جو ترکی خواتین نے اندرون
ملک سے ترکی سپاہ کی رہایش کے لئے فراہم کی تھین ہم نے
ترکی خواتین اور بوڑھون کی ایک طویل قطار دیکھی جو اپنے
کاندھون اور سرون پر لکڑیون کے گٹھے لئے آرہے تھے
یہ لکڑیان اس طرح جمع کی گئی تھین کہ انکا کوئی معاوضہ انگورہ
کے محکمہ رسد کی طرف سے انھین ادا نہین کیا گیا تھا

(اللواء مصر)

ایشیاے کوچک کی ترکی خواتین کے بعد یورپین ترکی خصوصًا قسطنطنیہ کی
وہ خواتین ہین جو کسی نہ کسی طرح قسطنطنیہ سے فرار ہو کر اناطولیہ مین قومی
مدافعت کے لئے ترکان احرار سے مل گئین ان رضاکار خواتین کے دو حصے
ہین ایک تو وہ جو قسطنطنیہ سے بھاگ کر اناطولیہ آگئین دوسرا وہ جو قسطنطنیہ
مین رہ کر مصروف عمل رہین قسطنطنیہ مین رہنے والی خواتین کا تذکرہ تو اوپر
ہو چکا ہے اب اناطولیہ مین پہونچنے والی خواتین کے حالات مین وہ ڈیرہ سو
زنانہ ڈاکٹر قابل ذکر ہین جو قسطنطنیہ سے اناطولیہ محض خدمت وطن کیلئے آئی تھین
انکے علاوہ سیکڑون عورتین جو یورپین ترکی سے اناطولیہ پہنچین انھون نے
خود کو انگورہ کے جنگی و غیر جنگی محاکم مین داخل کر دیا اور ہر ایک شعبہ مین انھون
مردون کا کافی ہاتھ بٹایا ان خواتین مین ایسی بے شمار تعلیم یافتہ خواتین تھین

جنھون نے اناطولیہ محکمہ تعلیمات مین اپنی خدمات پیش کین انھون نے اپنی خداداد علم و لیاقت سے اناطولی عورتون کو تھوڑے عرصہ مین فن جراحی ڈاکٹری اور دوسرے مفید علوم و فنون کی تعلیم دی انھون نے دوران ملازمت مین کمال اعتدال و ضبط سے کام لیکر انگورہ گورنمنٹ سے کسی معقول و گران قدر تنخواہ کا مطالبہ نہ کیا بلکہ ابتدا مین حسب اطلاع تنبی لوون آنگورہ نین ماہ تک تنخواہ کا ایک پیسہ نہ لیا اور اپنے فرائض مین پوری تندہی سے مصروف رہین اسکے بعد انھون نے انگورہ کی نسوانی فوج مین خود کو شریک کیا اور اس شجاعت و ہمت سے جنگی خدمات انجام دین کہ مخالفین حیران رہ گئے یہ انھین خواتین کے ایثار کا نتیجہ تھا کہ ستمبر ۱۹۲۲ء مین جنابہ خالدہ خانم کی زیر کمانڈ اسی ہزار ترکی خواتین میدان جنگ مین خدمات انجام دے رہی تھین اب مین ذیل مین ایک ایسی اطلاع درج کرتا ہون جسکے ذریعہ ترکی خواتین کے چھوٹی مگر حیرت افزا کارنامے نمایان ہونگے وہ اطلاع یہ ہے۔

وقت آگیا ہے کہ ان لوگون کی خدمات کا اعتراف کیا جائے جنھون نے دماغ ملی کی تحریک مین جوش وہیجان پیدا کرنے اور آزادی ملت کی امداد و حمایت مین سرگرمی سے کام لیا ہے۔

ٹرکی کے موجودہ نظام اجتماعی مین جو جنگ فرنگ کے بعد

رونما ہوا ہے ترکی خواتین نے اپنی محنت اور بے نظیر ثابت قدمی سے ایسی اعلیٰ حیثیت حاصل کرلی ہے جسکا زمانہ ماضی مین خواب و خیال بھی نہ تھا۔

ان تمام ممالک کی طرح جو شریک جنگ تھے ترکی مین بھی کارخانے اور دیہات مزدورون اور کسانون سے بالکل خالی ہو گئے تھے کہ میدان جنگ مین سپاہیون کی قلت نہ رہے آخر ایک وقت ایسا بھی آگیا کہ جنگ مین جانے والے نوجوانون کی جگہ بڑے آدمی اور چھوٹے لڑکے کافی کام نہ دے سکتے تھے ترکی مین سب سے پہلے محکمۂ ڈاکخانہ تھا جس نے اپنے دفاتر مین عورتون کو ملازم رکھنے کی جرأت کی پہلے پہل جب خواتین ترکی ڈاکخانے کی کھڑکیون مین بیٹھکر ٹکٹ بیچنے لگین تو ملک مین ایک سنسنی سی پھیل گئی لیکن ان عورتون نے اپنے فرائض کو ایسی خوش اسلوبی سے ادا کیا کہ نکتہ چینیون کی زبانین بہت جلد بند ہو گئین اور آئندہ کے لئے راستہ کھل گیا بہت ہی جلد لوگ عورتون کو بنکون اور بازارون اور دکانون مین دیکھنے کے عادی ہو گئے اور اس طرح

آزادی نسوان نے دیانتدار کارکنان ملکی کی وساطت سے
عملی صورت اختیار کر لی ۔

دیہات مین عورتون نے اپنے مصروف کارزار بھائیون
اور شوہرون کی جگہ کام کرنے مین اور بھی عجلت اور
سرعت سے کام لیا کیونکہ کاشتکاری کے کام مین تو زمانہ
سلف ہی سے عورتین اپنے مردون کے ہاتھ بٹاتی رہی
ہین یہی وجہ تھی کہ انھون نے زراعت کا کام دوسرے
کامون کی نسبت جلد سنبھال لیا۔

پرانے تعصبات کی آگ فرو کرنے مین سب سے زیادہ
اس امر نے کام دیا کہ عورتون نے فوج کی امداد و اعانت
کے بہت سے کام انجام دیئے بالخصوص جنگی شفاخانون
مین خدمات انجام دینے لگین جنگ کے پہلے ہی مہینے سے
ہلال احمر کے شفاخانون مین ترکی خواتین کی محنت و سرگرمی
کے مناظر نظر آنے لگے اور انھون نے اس خدمت کو
بہت خلوص و سرگرمی اور محبت سے انجام دیا تجارت
اور زراعت کے کام تو صرف طبقہ ادنیٰ اور طبقہ متوسط
کی عورتون نے اختیار کئے تھے ۔ مگر زخمیون کی دیکھ بھال

Marfat.com

اور شفاخانون کے فرائض مین طبقۂ اعلےٰ کی معزز خواتین نے حصہ لیا اس طرح نسوانی سرگرمی اور کارگذاری تمام طبقات اور تمام مدارج معاشرت مین جاری و ساری ہوگئی۔

بہت سی عورتون نے فوج کے عقب مین کام کرنے کی خدمات اپنے ذمہ لین سرزمین اناطولیہ کے وسیع و صحرائی علاقے جہان حمل و نقل کے ذرائع مفقود ہین اور سال کے بڑے حصے مین سڑکین ناقابل گذر ہو جاتی ہین ان جفاکش عورتون نے جنگ کا ساز و سامان اپنی پیٹھون اور کاندھون پر اٹھا کر مجاہدین کو پہونچایا تاکہ جہاد کے تسلسل و تواتر مین فرق نہ پیدا ہو جائے عالی جاہ دانش پناہ حضور گرامی سرکار حسین رؤف پاشا صدر پارلیمنٹ انگورہ نے ایوان پارلیمنٹ مین قومی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے ان بہادر خواتین کی خدمت مین ہدیہ شکر و سپاس پیش فرمایا کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہین ہین جنسے مین اپنی اون ماؤن بہنون کا شکریہ ادا کرون جنھون نے برفانی علاقے مین ننگے پاؤن چلکر ہماری فوجون کو

اشیائے خوردنی اور سامان جنگ کے ذخائر بہم پہونچائے ہیں

[مسلم آؤٹ لُک پیرس زمیندار
۱۳ جنوری ۱۹۲۳ء]

Marfat.com

فاطمہ خانم

یہ نوجوان خاتون بھی احرار میں ممتاز و سر بلند حیثیت کی سرمایہ دار خاتون ہیں جب تاریخ انگورہ لکھی جائیگی تو اُس کے روشن ترین صفحات اس مجاہد خاتون کے کارناموں سے جگمگا اوٹھینگے۔

فاطمہ خانم کسی بڑے ترکی خاندان سے تعلق نہیں رکھتی ہیں بلکہ اسکی شہر کے ایک فوجی افسر کی صاحب زادی ہیں آپ نے اپنے شوہر سے فنون جنگ میں کامل مہارت حاصل کی تھی آپ کے دل میں قومیت کے وہ ممتاز و ولولہ خیز جذبات موجزن تھے جو حفظ وطن اور ناموس ایزدی کی صیانت کیلئے ہر غیور ترک کے دل ودماغ کو گرمائے رہتے ہیں، فاطمہ خانم کے اندر جذبہ جہاد کے جذبات بھڑکانے والی خالدہ خانم ہیں جنکی آتش ریز تقریریں سنکر وہ ان جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکیں جو قومی مصائب اور اناطولیہ کی عام تباہی نے آپکے اندر پیدا کر دیئے تھے لہذا آپ فوراً میدان عمل میں آگئیں۔

خالدہ خانم کی طرح آپ نے بھی اپنے شوہر سے میدان جنگ کی اجازت چاہی جسے شجاع و قوم پسند خاوند نے بخوشی منظور کر لیا۔ فاطمہ خانم سب سے پہلے مقام دلیری عثمان میں نمودار ہوئیں جہاں آپ نے ترکی خواتین کا ایک جرار لشکر جمع کیا فاطمہ نے ابتدا میں اپنے قبضہ کی عورتوں کو میدان میں آنیکی

Marfat.com

ترغیب دی متعدد تقریرین کین اور جب وہ خدمات جنگ کے لئے تیار ہو گئین
تو موصوفہ نے انگورہ کے جنگی اسٹاف کو اس خدمت اور مصروفیت سے بھی
بچالیا کہ وہ ان مجاہد خواتین کے قواعد جنگ وغیرہ کا انتظام کرے بلکہ ممدوحہ
نے خالدہ خانم کو اطلاع دی کہ مین نے عورتون کا جو لشکر فراہم کیا ہے مین خود ہی
اوسے قواعد جنگ سکھاؤن گی اس اطلاع کے بعد آپ اونکی جنگی تربیت
مین مصروف ہو گئین اور تھوڑے عرصہ مین آپ نے ایک نسوانی دستہ فوج کو ضروری
فنون جنگ سے واقف کر کے اپنے قصبہ کی حفاظت کے لئے متعین کر دیا پھر آپ
قریب کے دیہات مین گئین اور وہان کی عورتون کو بڑی قابلیت سے آمادہ
جنگ کر کے بھرتی شدہ عورتون مین شامل کر لیا اکی مرتبہ آپ نے ان خواتین کا
انتخاب کیا اور جو عورتین خدمات جنگ انجام دینے کے قابل نہ تھین انھین آپ نے
انگورہ کی جنگی ہیڈ کوارٹر کو روانہ کر دیا اور جو اس قابل بھی نہ تھین اونکو مقامی خدمات
سپرد کرین غرض آپکی ایسی ہی دوسری خدمات کے دیکھتے ہوے دین پناہ
سرکار محترم حضور والا جاہ مارشل مصطفے کمال پاشا نے آپ کو اس علاقہ
کا مختار کمانڈر بنا دیا - اور حکم دیا کہ آپ ان مجاہد خواتین سے اپنے اختیار تمیزی
کے موافق خدمات لے سکتی ہین اس حکم کے بعد فاطمہ خانم نے اپنے بڑھے ہوے جذبات
کی بنا پر فوراً اس نسوانی دستہ کے ساتھ غنیم پر حملہ شروع کر دیا لیکن جب
آپ کے اس حملہ کی اطلاع جنگی ہیڈ کوارٹر کو ہوئی تو اوس نے فاطمہ خانم کو

Marfat.com

اس استعجال و سرعت سے جنگی مصالح کی بنا پر روک دیا، اگرچہ اسوقت فاطمہ خانم اور آپکی ماتحت خواتین کے جذبات قابو سے باہر تھے تاہم انھون نے عام اسلامی شعار کی مناسبت سے اس حکم کی پوری پوری تعمیل کی اور بجائے اقدام کے آپ نے علاقہ اسمد کا دورہ شروع کر دیا اس دورہ مین آپ نے پہلے سے بھی زیادہ محنت و قابلیت سے کام لیا آپ نے اس دورہ مین علاوہ بھرتی کے اپنے نسوانی دستون کے لئے سامان حرب بھی مہیا کیا اس سامان مین اکثر ہتیار یونان ہی کے تھے جنھین یونانی فوجین کمالی دستون کے مقابلہ مین چھوڑتی گئی تھین اور کمالی جرنلون نے انھین دیہات کی آبادی مین تقسیم کر دیا تھا۔ آپ نے تمام آبادی سے اس طرح اسلحہ فراہم کئے کہ فی کس ایک بندوق چھوڑ کر باقی تمام ہتیار نسوانی لشکر کے لئے طلب کر لئے آپ کی اس ترکیب کو دیہات کی آبادی نے بھی بہت پسند کیا اور ہر شخص نے ضرورت سے زیادہ اسلحہ کو فاطمہ خانم کے سپرد کر دیا۔

اسلحہ کی معقول تعداد فراہم ہوجانے کے بعد یہ محترم خاتون اپنے دستون کیلئے رسد وغیرہ ضروریات جمع کرنے مین مصروف ہوگئین۔ آپ کے اس مقصد کی کامیابی مین مقام ولیسری عثمان اور مضافات اسمد کی عورتون نے بہت زیادہ اور معقول حصہ لیا یہ بلند ہمت خواتین سامان رسد کے لئے گانؤن گانؤن پھرتی تھین اور سامان کو کسی ایک جگہ جمع کرتی جاتی تھین پھر جمع شدہ سامان کیلئے

انھون نے انگورہ کے جنگی اسٹاف سے کوئی امداد طلب نہ کی بلکہ بعض اوقات گاڑیان
نہ ملنے کی صورت مین یہ خواتین اپنے کاندھون پر سامان رسد لاد کر اپنی جنگی مستقر
پر لیجاتی تھین اور انگورہ کو جب تک ان خواتین کی اس محنت و جانفشانی کی
اطلاع نہ ملی اسوقت تک خود فاطمہ خانم نے کوئی استدعا نہ کی لیکن جب
دوسرے ذرائع سے انگورہ کے جنگی اسٹاف کو آپ کی ان سرفروشانہ
مساعی کا علم ہوا تو وزیر باربرداری نے فاطمہ خانم کی امداد کے لئے چند
موٹر لاریان وغیرہ ضروریات رسد بھیجدین اب فاطمہ خانم نے بھرتی شدہ
خواتین کے متعدد دستے بنائے جنھین حسب منظوری خالدہ خانم آپ نے
علاقہ اسمدیہ پر حملہ آور ہونیکا حکم دیا اور دشمن پر یکایک حملے شروع کردیئے
جن سے یونانی افواج مین تہلکہ مچ گیا اور یونانی سپہ سالار کو جب اس امر
کا علم ہوا کہ اُس کی مورچہ بند افواج پر شب کے وقت ترکی عورتین حملہ آور
ہوکر سخت سے سخت نقصان پہونچاتی ہین تو اُسنے بھی ایک زبردست
پلٹن ان عورتون کے مقابلہ کے لئے روانہ کی اس پلٹن سے ان عورتون نے
مقابلہ کیا اور آخرکار یونانی دستہ ان بہادر خواتین کو اپنی خدمات سے
باز نہ رکھ سکا بلکہ یہ شیر دل عورتین پہلے سے بھی زیادہ جراءت سے لڑتین
یہان تک کے فاطمہ خانم کو اس کا علم ہوا کہ یونانی دستے عورتون کے
مقابل زیادہ طاقتور بنادیئے گئے ہین تو یہ بہادر خاتون خود میدان مین

ان عورتوں کی کمانڈ کرتیں، ایک معرکہ مین آپ نے اسقدر شدت سے مقابلہ کیا کہ یونان کا مقابل دستہ سراسیمہ ہوکر بھاگ گیا یہ وہ زبردست مقابلہ تھا جسمین کئی مجاہد عورتین بھی شہید ہوئین لیکن فاطمہ خانم کی دلیرانہ مساعی کم نہ ہوئین آخر کار آپکی ان خونبار خون چکان خدمات کا یہ فائدہ ہوا کہ یونان کے غارت گر دستے اب اندرون ملک عنسٹ غارتگری سے باز آگئے اور ترکی علاقہ کی پریشان آبادی اب اطمینان و راحت کی نیند سونے لگی اور اُسے یونانی اقدام و پیشقدمی کا کوئی خطرہ باقی نہ رہا فاطمہ خانم کی ان خدمات کا اثر معمولی نہ تھا بلکہ آپکی ان مصروفیتون اور جانبازیون کی شہرت نے اناطولی مستورات مین زبردست غیبی روح پیدا کردی اور وہ بربنائے غیرت و حمیت نسوانی لشکر مین داخل ہونے لگین اور اس طرح نسوانی لشکرون مین ترکی عورتون کی معقول تعداد شریک و داخل ہوگئی آپ کے اس بڑھتے ہوئے اثر اور آپ کی مردانہ خدمات کا شہرہ اناطولی حدود سے نکلکر اب انگلستان تک پہونچ گیا چنانچہ ذیل مین بعض انگلستانی جرائد کے وہ الفاظ نقل کرتا ہون جو انھون نے فاطمہ خانم کے ان قربانیون اور حیرت افزا کارگذاریون کے متعلق لکھے تھے لنڈن کے ایک اخبار نے لکھا تھا کہ

انگورہ کے اخبارات مظہر ہین کہ مضافات اناطولیہ مین بعض دیہات کی عورتون نے محاذ اسکی شہر پر یونانیون کے خلاف داد شجاعت دی اور خوب جان توڑ کر لڑین اس معرکہ مین تین مجاہد

عورتین شہید بھی ہوئین ہین اور سات زخمی ہوئین۔

ملاحظہ ہو اخبار اسٹار لنڈن

مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

رلوٹر کے ایک اور تار کو ملاحظہ کیجئے جسمین اوسنے فاطمہ خانم کی جنگی معروفیات اور عملی انہماک کا نہایت واضح الفاظ مین اعتراف کیا ہے تار یہ ہے۔

علاقہ اسمرنا مین ایک ترکی خاتون فاطمہ خانم نے کئی خواتین کی ایک پلٹن بنائی ہے جو علاقہ مذکور مین یونانیون سے برسر پیکار رہی اور یہ پلٹن کئی مرتبہ جنگ آزما ہو چکی ہے۔ اسکے لئے ساز و سامان حرب اور رسد وغیرہ کا انتظام بھی فاطمہ خانم ہی کرتی ہین ملاحظہ ہو سیاست لاہور۔

مورخہ ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

یہ وہ مختصر سی روداد ہے فاطمہ خانم کی جنگی خدمات کی جو آپ نے حفظ وطن اور بقاے مذہب کے لئے انجام دین اور ان نہایت ہی مختصر حالات مین اگرچہ ان ترکی خواتین کا ذکر نہین جنھون نے فاطمہ ممدوحہ کے ساتھ اہم کارنامے دکھلائے تاہم یہ مجاہد عورتین فاطمہ خانم کی زیر کمانڈ دشمن کو تباہ کرنے کے لئے جو خونچکان خدمات انجام دیتی رہین وہ آسانی سے بھلائے جانے کے قابل نہین۔

نزہت خانم صدر انجمن لنسوان قسطنطنیہ

نزہت خانم اُن جلیل القدر ترکی خواتین میں ہیں جنھوں نے قومی عزت ومذہب کے حفظ وبقار کے لیے ترکان انگورہ کی رفاقت میں سب سے پہلے اپنی قیمتی جذبات پیش کین۔ ممدوحہ کے حالات گو مجھے ابتدا مین لکھنے چاہیے مگر افسوس کہ آپ کے حالات مجھے اوس وقت دستیاب ہوے جب مین کتاب ختم کرکے دائرہ کو روانہ کر چکا تھا۔

نزہت خانم، ایک نہایت روشن خیال اور اعلی تعلیم یافتہ خاتون ہین۔ آپ سنہ ۱۹۱۰ء مین انگورہ گورنمنٹ کے محکمۂ تعلیمات عالیہ مین سپرنٹنڈنٹ رہ چکی ہین۔ اور وطنی خدمات کے سلسلہ مین آپ نے خالدہ خانم کے دورۂ وزارت مین نہایت ممتاز خدمات انجام دی ہین۔ آپ نے ترکی خواتین کو مردون کے دوش بدوش خدمات کیلئے اُبھارا، اس موضوع پر آپ نے تحریر وتقریر سے بہت زیادہ کام لیا۔ انگورہ مین بھی آپ عورتون کو ایک ایسے مرکز پر جمع کرنے کی کوشش فرماتی رہین جہان سے وہ وطنی خدمات اور اپنے مردون کی امداد مین زیادہ سودمند ہون۔ وزارت معارف انگورہ آپ کی طویل اور سودمند خدمات کی بہت زیادہ معترف ہے۔

دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء مین نزہت خانم قسطنطنیہ مین واپس تشریف لائین اور آپ نے

Marfat.com

یہان کی مستورات کو ملکی و سیاسی امور مین حصہ لینے کیلئے آمادہ کرنا شروع کیا۔
آپ نے خواتین قسطنطنیہ مین تبلیغ و اشاعت کیلئے متعدد تقریرین کین۔ چونکہ
ممدوحہ نزہت خانم ایک نہایت ہی پرجوش مقررہ ہین نیز وہ سرکاری طور پر احرار
انگورہ کی نظرون مین نہایت احترام و عزت رکھنے والی خاتون ہین اس لئے
انھین قسطنطنیہ مین اپنے مقصد کی تکمیل کیلئے زیادہ سہولتین بہم پہونچین۔
نزہت خانم نہ صرف ترکی خواتین کو ترکی مردون کے شانہ بشانہ کام
کرنے کی ترغیب دلاتی ہین بلکہ ملکی اور سیاسی امور مین ترکی خواتین کے ذریعہ
اہم خدمات اور حقوق حاصل کرنے کی خواہشمند ہین۔ اس لئے اُنھون نے
قسطنطنیہ کی تعلیم یافتہ خواتین کی ایک انجمن بنائی ہے اور چونکہ نزہت خانم
خود ایک نہایت قابل و متبحر خاتون ہین اس لئے خواتین قسطنطنیہ نے اُن کو
اپنی انجمن کا صدر منتخب کیا ہے۔ اس صدارت کے بعد سے نزہت خانم ترکی
خواتین کی بیداری اور ان کے حقوق کے تحفظ مین حد درجہ کوشان ہین چونکہ
ترکی قوم کو معاہدہ صلح لوزان کے بعد سے جنگ و پیکار سے سکون نصیب ہوگیا
ہے اور اب ترکی مرد اندرونی اصلاح اور ملکی ترقی مین مصروف ہو چکے ہین
اس لئے نزہت خانم بھی اپنی ہمجنس جماعت کو مردون کے برابر حقوق
دلانے مین پوری سرگرمی سے مصروف ہین، اور چونکہ ترکی مدبرین نزہت خانم
کی بلند پایہ شخصیت اور ذی اثر حیثیت سے اچھی طرح واقف ہین لہذا ترکی
گورنمنٹ بھی نزہت خانم کی موجودہ سرگرمیون کو دلچسپی کی نظر سے دیکھ رہی ہے
نزہت خانم ترکی عورتون کو سیاسی امور مین کس درجہ تک ترقی دینا

Marfat.com

چاہتی ہین اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ آپ نے اگست ۱۹۲۳ء کے
عام پارلیمنٹری انتخابات کے موقع پر وزیر داخلہ انگورہ علامہ علی فتحی بے کو
منجانب انجمن نسوان قسطنطنیہ ایک نہایت مبسوط عرضداشت پیش کی تھی جسکا
خلاصہ یہ تھا کہ اب کہ جنگ و پیکار کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور ملکی انصرام
و اصلاح کا آغاز ہو رہا ہے جدید انتخابات مین ترکی خواتین کو اجازت
دیجائے کہ وہ مردون کے برابر اپنی ایک نئی انجمن کی بنیاد ڈالکر ان اہم امور
مین حصہ لین، نزہت خانم کی یہ عرضداشت بظاہر نہایت صاف معلوم ہوتی
ہے لیکن مصر کے مشہور عربی اخبار "الاخبار" نے لکھا ہے کہ وزارت داخلہ
نے اس عرضداشت کو رد کر دیا،

فی الجملہ نزہت خانم کی خدمات اور آپ کے علمی تبحر کا ترکی مین بے حد
احترام کیا جاتا ہے اور آپ کی فضیلت اور بلند شخصیت کا یہ عالم ہے کہ آپ سے
ترکی کے بڑے بڑے اخبارات اظہار رائے کی استدعا کرتے ہین نزہت خانم
انگورہ کی قومی پارلیمنٹ مین ممبر بھی رہ چکی ہین غرض آپ کی ان گوناگون
صفات وخدمات نے آپ کو ترکی مین نہایت مقبول و ممتاز بنا دیا ہے، اب
آپ کی اس عام مقبولیت کے ثبوت مین "الاخبار مصر" کی وہ عبارت نقل کرتا
ہون جو اخبار مذکور نے قسطنطنیہ کے ترکی اخبار "وقت" سے نقل کی ہے وہ
لکھتا ہے کہ

"آستانہ مین ایک نسوانی انجمن کا انعقاد عمل مین آیا ہے
جس مین پچاس تعلیم یافتہ عورتین ممبر ہیں۔ ان کی ایک

Marfat.com

انتظامی کمیٹی ہے جس کی صدر نزہت خانم ہین۔ اور جو آجکل ترکی گورنمنٹ کے محکمۂ تعلیمات مین خدمات انجام دے رہی ہین، نزہت خانم نے حال ہی مین اخبار "وقت" کے نمایندہ سے موجودہ حالات اور ترکی عورتون کی اصلاح و ترقی کیلئے بیان فرمایا کہ

"اس وقت جبکہ قوم کے افراد مین سے بڑے سے بڑا شخص اور چھوٹے سے چھوٹا آدمی ملکی اصلاح و ترقی کی کوششون مین مصروف ہے ترکی خواتین کا اس جانب متوجہ ہونا اور کام مین حصہ لینا نہایت اہم اور سودمند ہوگا، میرا خیال ہے کہ جس ملک مین عورتین کام مین حصہ نہین لیتین وہ بے نتیجہ اور ناکام رہتا ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمنے سلطان محمود کے زمانہ سے اصلاح و ترقی کی کوشش شروع کی لیکن ہر ایک کام مین ہمکو ناکامی ہوئی، اور یہ صرف اسوجہ سے کہ مردون کے ساتھ عورتین شریک نہین تھین"!

اس کے بعد نزہت خانم نے قومی تہذیب کے مسئلہ پر توجہ کی اور اخبار "وقت" کے نمایندہ سے بیان کیا کہ اصلاح کی کوشش کی بنیاد جب تک وطنی تعلیم اور قومی تہذیب پر قائم نہو گی وہ ہرگز کامیاب نہین ہو سکتی کیونکہ اس قسم کی اصلاحی بنیاد کبھی مضبوط نہین ہو سکتی، اور نہ وہ

تہذیب حقیقی طور پر مکمل ہو سکتی ہے جس مین قوم بہ ہئیت مجموعی شریک نہو"

(نجات ۲۳ - اگست ۱۹۲۳ء)

نزہت خانم جدید ترکی سیاسی اصلاحات مین جس سرگرمی سے حصہ لے رہی ہین اوس کے مفصل حالات نہایت دلچسپ ہون گے جو آئندہ اڈیشن مین بالتفصیل لکھے جائین گے انشاء اللہ تعالیٰ

ترک اور ترکی عورتین

مذکورہ حالات تو بعض ان ترکی مجاہدہ اور تعلیم یافتہ خواتین کے ہین - جنھون نے نہایت محدود حاصل شدہ اطلاعات کی بنا پر قومی عزت، اور مذہبی عظمت کے تحفظ مین بیش بہا قربانیان پیش کی ہین، تاہم ان نہایت ہی مختصر حالات سے اسقدر پتہ ضرور ملتا ہے کہ ترکی قوم مین اپنی عورتون کی اصلاح ترقی اور ان کی تہذیب و تعلیم کیلئے اسوقت جو توجہ پائی جاتی ہے اور خود ترکی عورتون مین اپنی ترقی کے جو جذبات پرورش پا رہے ہین ان کی رفتار حد درجہ تیز اور امید افزا ہے، ترکان احرار کے سردار اور مسلمانون کے محترم سپہ سالار غازی اعظم مصطفےٰ کمال پاشا نے ستمبر ۱۹۲۳ء مین ایک سرکاری تقریر مین ترکی خواتین کے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ ترکی قوم کے خیالات کا آئینہ ہے اور اس تقریر سے ترکی طبقہ نسوان کے مستقبل کے لیے جو رائے قائم کی جا سکتی ہے وہ نہایت حوصلہ افزا

Marfat.com

افزا ہے، حضور غازی اعظم نے فرمایا کہ

سال آیندہ مین اسوقت تک وہ سب (عورتین) آزاد ہوجائینگی، اور رسم پردہ کو دور کردیا جائیگا، گو اس مین شک نہین کہ رسم پردہ بالکل ہی مٹا نہین دیجائیگی تاہم اس مین اسقدر سختی بھی باقی نہ رہیگی جس کی وجہ سے عورتین بے بس اور ناکارہ ہورہی ہین، عورتون کا آزاد ہونا اور تعلیم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے، عورتونکو علیحدہ کر کے صرف نصف قوم جمہوری حکومت قائم نہین کرسکتی اسکے سوا مردون کو تو دیگر مشغولیتون سے فرصت نہوگی وہ ملک کی اصلاح اور انتظام مین مصروف ہونگے اس لئے عورتون کو مردون کے ساتھ کام سے روکنا اس تحریک کیلئے مفید نہین۔ بلکہ اون کی شرکت قیمتی فوائد سے مالامال ہے

(ڈیلی میل لنڈن)

اسقدر حالات کے بعد مین اپنی کتاب کو ختم کرتا ہون گو مجھے اپنی کتاب کے متعلق یہ دعوے نہین کہ وہ بہمہ وجوہ مکمل ہے۔ پھر بھی ہندی خواتین کے لئے اس مین عبرت و سبق آموزی کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔

اگر خدا کی توفیق شامل حال رہی تو "خواتین انگورہ" کا دوسرا

ایڈیشن نہایت شاندار ہوگا، اور موجودہ ایڈیشن مین جو شبہات باقی ہین وہ درست کردیے جائین گے۔

وباللہ التوفیق

خاکسار

توحیدی

Marfat.com

فہرست مضامین خواتین انگورہ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	انتساب	۱
۲	مقدمہ	۲
۳	ترکی خواتین کا دور ترقی	۱۶
۴	خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیمات انگورہ	۳۱
۵	نگار ادیب خانم	۸۵
۶	خواتین قسطنطنیہ	۹۳
۷	چشم دید حالات	۱۱۵
۸	زینب خانم	۱۱۶
۹	عائشہ ناشق آغا	۱۱۹
۱۰	ارگویہ بنت حاج	۱۲۱
۱۱	لطیفہ کمال خانم	۱۲۷
۱۲	موہنا فرید خانم	۱۴۲
۱۳	فاطمہ رضیہ خانم	۱۵۶
۱۴	فاطمہ خانم	۱۶۱
۱۵	نزہت خانم	۱۶۷
۱۶	ترک اور ترکی عورتیں	۱۸۱

ذخیرہ محمد وقار الٰہی

Marfat.com

غازیِ اعظم

(مسلمان بچوں اور قومی اسکولوں کیلئے)

وہ کون قوم پرست ہندی اور کونسا مسلمان ہے جو ایشیا کے فاتح اعظم فیلڈ مارشل مصطفی کمال پاشا کے حیرت ناک کارناموں کو پڑھنا نہیں چاہتا؟ کمال پاشا ممدوح کے حالات اس قابل ہیں کہ وہ ہر ایشیائی کے گھر میں رہیں۔ مرد، عورتیں، لڑکے اور لڑکیاں شوق سے پڑھیں، پاشائی ممدوح کے حالات یوں تو اکثر کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں لیکن ان سے صرف تعلیم یافتہ مرد ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، دائرۂ ادبیہ کے رکن ملا توحیدی نے کتاب "غازی اعظم" میں مسئلہ خلافت، مقام خلافت، ترکی قوم، جزیرۃ العرب اور مصطفی کمال پاشا کے سوانح اور جنگی کارناموں کو لڑکوں اور لڑکیوں اور عورتوں کے لئے نہایت درجہ آسان زبان میں لکھا ہے، اور بطرز درسی کتب اس میں متعدد سبق لکھ کر آخر میں مشکل الفاظ کے معنی اور مقامات کے جغرافی حالات لکھدیئے ہیں۔ یہ کتاب خصوصیت سے بچوں کے لیے لکھی گئی ہے جو قومی اسکولوں اور مکتبوں کے نصاب میں داخل کئے جانے کے قابل ہے۔ قومی مکاتب اور قومی اسکولوں کے کارکن اس مفید کتاب کیلئے درخواست بھیجدیں۔ عنقریب دائرے سے اشاعت پذیر ہونیوالی ہے

المشتہر

منیجر دائرۂ ادبیہ لکھنؤ